عربی قواعد و زبان دانی کا ایک مکمل مجموعہ

عربی کا معلّم

مؤلفہ

مولوی عبدالستار خاں

۳

ناشر

قدیمی کتب خانہ۔ آرام باغ۔ کراچی

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ

الجزء الثالث

من كتاب

تسهيل الأدب في لسان العرب

المعروف بہ

عربی کا معلّم

جدید

حصہ سوم برائے مدارسِ ثانویہ

۳

مصنفہ
مولوی عبدالستار خان

ناشر
قدیمی کتب خانہ - مقابل آرام باغ - کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست مضامین کتاب عربی کا معلم حصہ سوم

پچیس سبق پچھلے دو حصوں میں لکھے جا چکے۔ تیسرا حصہ چھبیسویں سبق سے شروع ہوتا ہے۔

دیباچۂ کتاب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وحدہٗ والصلوٰۃ والسلام علیٰ من لا نبیَّ بعدہٗ۔ اللہ تعالیٰ کی توفیق وعنایت سے کتاب تسہیل الادب فی لسان العرب الملقب بہ "عربی کا معلم" کا تیسرا حصہ بھی شائع ہوگیا فللہ الحمد ولہ الشکر

دو سال ہوئے کتاب مذکور کے دو حصے ترمیم جدید کے ساتھ شائع ہو چکے تھے۔ لیکن بندے کی طویل علالت اور دیگر موانع کی وجہ سے تیسرے حصے کی اشاعت میں خلافِ توقع بہت زیادہ تاخیر ہوگئی۔

محض فضلِ خداوندی ہے کہ ان دونوں حصوں کو حیرت انگیز مقبولیت حاصل ہوئی۔ ہر وہ شخص جس نے ان کو دیکھا، پڑھا یا پڑھایا وہ اس کا مداح ہی نہیں بلکہ گرویدہ ہوگیا۔ سینکڑوں خطوط دونوں حصوں کی تعریف اور تیسرے اور چوتھے کی طلب میں ہندوستان کے ہر گوشے سے آگئے اور آرہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان شائقین اور قدرشناسوں کو جزائے خیر دے اور ان کے علم وعمل میں برکت عطا فرمائے کیونکہ یہ انہی کے زوردار، ملامت آمیز، ناصحانہ، مضطربانہ اور مخلصانہ تقاضوں کا طفیل ہے کہ اس عاجز اور بیمار کے افسردہ دل میں کام کی قوت پیدا ہوتی رہی اور کچھ کام ہوگیا۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ کام بہت اچھا ہوا ہے تاہم جو کچھ ہوا غنیمت ہے۔ اس زمانے میں کسی کتاب کو مقبول بنانے اور داخلِ نصاب کرنے کے لئے جتنی اور جیسی کوششوں کی ضرورت پڑتی ہے ان کا عُشرِ عشیر بھی اس عاجز سے اپنی تالیفات کے لئے نہ ہوسکا۔ باوجود اس تقصیر کے اس کتاب کی طرف اہل علم مبتدین وطالبانِ عربی کا یہ میلان بالکل خلافِ عادت ہے۔

صوبہ سندھ کے محکمۂ تعلیم نے اسے ہائی سکولوں کے نصاب میں داخل کرلیا ہے۔ بمبئی، حیدرآباد، یو۔ پی، دہلی، پنجاب اور سرحد کے بعض مدارس میں رائج ہو رہی ہیں۔

اہل علم جانتے ہیں کہ عربی کے علم صرف میں افعال واسماء کی تعلیلات کا مرحلہ بھی ایک دشوار گذار مرحلہ ہے۔ تعلیم کے طرزِ قدیم میں تعلیل کے ایک ایک قاعدے کو قرآنی آیت

کی طرح رٹوایا جاتا ہے۔ یہ کام اس قدر ناگوار، مشکل اور تضییع اوقات کا موجب ہے جس کا متحمل ہر ایک طالب علم نہیں ہو سکتا۔ اسی لئے طرز جدید کی تعلیم میں اس کا بڑا حصہ نظر انداز کر دیا جاتا ہے مگر اس سے طالب عربی ضروری معلومات سے محروم رہ جاتا ہے جس کی وجہ سے قدم قدم پر اس کے دل میں لاعلمی کی ایک کھٹک باقی رہ جاتی ہے۔ اس تیسرے حصے میں اعتدال کے ساتھ اس کٹھن منزل کو بھی بقدرِ امکان سہل اور کچھ خوشگوار بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔ تفصیل و تمثیل کے باعث مضمون بڑھ گیا ہے مگر پڑھتے پڑھتے ہی تمام قواعد بے رٹے ذہن نشین ہو جاتے ہیں۔

اس حصے کا حجم تو بڑھ گیا ہے مگر قواعد کی تعلیم میں نہیں بلکہ ادبِ عربی کی تعلیم میں۔ قواعد کا حصہ دیکھا جائے تو کتاب کا چوتھائی حصہ بھی نہ ہوگا۔ تین چوتھائی سے زیادہ زبانِ عربی کی تعلیم سے بھرا ہوا ہے۔

اس تیسرے حصے کی تعلیم سے طالب علم میں اتنی استعداد آجائیگی کہ قرآن مجید کا بیشتر حصہ سمجھ کر پڑھ سکیگا۔ احادیث کی کتابیں اور عربی ریڈرس بھی بآسانی پڑھ سکیگا۔ عربی میں معمولی خط بھی لکھ سکیگا اور بہت کچھ عربی بول لیگا۔ مگر یہ استعداد اسی وقت ہو سکتی ہے جبکہ خود معلم میں یہ لیاقت بوجہِ احسن موجود ہو۔ یا طالب علم میں بذاتِ خود یہ لیاقت پیدا کرنے کا شوق ہو۔

کلید اس حصے کی بھی لکھی گئی ہے جو بطورِ خود عربی سیکھنے والے شائقین کو اُستاد کا کام دے سکتی ہے

چوتھے حصے میں اسماء عدد کا مفصل بیان، حروف کی باریکیاں، علم صرف و نحو کے اونچے درجے کے ضروری مسائل، علم بیان، بدیع اور عروض کے ابتدائی مسائل آجائینگے۔

وَاللّٰهُ الْمُوَفِّقُ وَالْمُسْتَعَانُ

خادم افضل اللّسان

عبد الستّار خان

ہدایات

۱ ۔ اسباق کے آغاز میں جو مثالیں یا گردانیں لکھی گئی ہیں، سبق شروع کرنے سے پیشتر ان سب کو یا بعض کو تختۂ سیاہ (بورڈ) پر لکھ لیں۔ پھر بورڈ کے پاس کھڑے رہ کر ان باتوں کی فہمائش شروع کریں جو سبق کے اندر لکھی گئی ہیں۔ اس طریقے سے امید ہے کہ سبق ختم ہوتے ہوتے بیشتر حصہ حفظ ہو جائیگا۔ گو اس کیلئے نہایت ضروری ہے کہ خود حضرات معلمین ہر سبق کی پوری تیاری کر کے آیا کریں۔

یہ طریقہ حصۂ سوم میں بہ آسانی استعمال کیا جا سکتا ہے۔ حصۂ اول و دوم میں مثالیں سبق کے درمیان اور آخر میں دی گئی ہیں۔ ہوشیار معلم ان میں سے آسان مثالوں کا انتخاب کر کے بورڈ پر لکھ کر سبق دینا شروع کر سکتا ہے۔

۲ ۔ سبق پڑھاتے وقت کوشش کی جائے کہ سبق کا بڑا حصہ پچھلے معلومات کے سہارے سے سوالات کے ذریعے طلبہ ہی کی زبان سے نکلوائیں۔

۳ ۔ یہ بات اسی وقت ہو سکتی ہے جبکہ جماعت بندی سے سبق دیا جائے۔ ایک جماعت کا سبق ایک ہی ہو۔ اگرچہ بعض طلبہ غیر حاضری کی وجہ سے بعض اسباق میں شامل نہ ہو سکیں۔

۴ ۔ جو شائقین بطورِ خود پڑھیں وہ ہر ایک سبق کو اچھی طرح ذہن نشین کر لیں پھر آگے بڑھیں ترجمین کا کلید سے مقابلہ کر لیا کریں۔ مثالوں میں بہت کم مقامات ایسے ملینگے جن کے اعراب کا قاعدہ آئندہ بیان ہوگا جہاں صرف مثالوں کے ذریعے فہمائش کی گئی ہے۔

اشارات

۱ ۔ مسلسلۂ الفاظ میں کسی اسم کی جمع کے لئے (ج) سے اشارہ کیا گیا ہے۔

۲ ۔ افعال ثلاثی مجرّد کی طرف ن، ض، س، ف، ك اور ح سے اشارہ ہے۔ ثلاثی مزید کے ابواب کی طرف ہندسوں سے اور معتل واوی و یائی کی طرف واو اور ی سے۔

۳ ۔ کسی فعل کے سامنے کوئی حرف جر (لِ، مِنْ، عَنْ، بِ، إِلَى وغیرہ) لکھا گیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب یہ حرف اس فعل کے بعد آئے تو اس کے یہ معنی ہونگے جو اس کے سامنے لکھے گئے ہیں۔

۴ ۔ مثلاً کے لئے دو نقطے : لکھے گئے ہیں اور "یعنی" یا برابر کے لئے یہ نشان (=)۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عربی کا معلم حصہ سوم

الدرس السادس والعشرون

اقسام الفعل

۱۔ عزیز طالبین تم نے اس کتاب کے پہلے اور دوسرے حصے میں افعال ثلاثي مجرّد ومزيد فيه اور رباعي کی تمام گردانیں پڑھ لیں۔ وہ افعال ایسے تھے جو اپنے اوزان پر ٹھیک اترتے تھے مثلاً تم جان چکے ہو کہ ثلاثي مجرّد کے ماضي کا وزن فَعَلَ، فَعِلَ اور فَعُلَ ہے، مضارع کا وزن يَفْعُلُ اور امر کا وزن اِفْعَلْ اور اُفْعُلْ ہے تو ضَرَبَ، يَضْرِبُ، اِضْرِبْ۔ سَمِعَ، يَسْمَعُ، اِسْمَعْ اور كَرُمَ، يَكْرُمُ، اُكْرُمْ ٹھیک طور پر مذکورہ اوزان کے مطابق ہیں۔

اگر عربي کے تمام افعال اور مشتقات ٹھیک اپنے اوزان کے مطابق ہوتے تو عربي کا علم صرف بہت مختصر اور آسان ہو جاتا۔ مگر ایسا

نہیں ہے۔ بہت سے افعال اور مشتقات بول چال اور لکھنے میں اپنے مقررہ اوزان سے دور جا پڑے ہیں۔

ایسے چند الفاظ دوسرے حصے میں بھی خاص ضرورت سے لکھے جا چکے ہیں جیسے كَانَ (ماضي)، يَكُوْنُ (مضارع) كُنْ (امر) کی گردانیں لکھی گئی ہیں اُن میں سے ایک لفظ بھی اپنے مقررہ وزن پر ٹھیک نہیں اُترتا ہے۔ ماننا پڑتا ہے کہ كَانَ اصل میں كَوَنَ = فَعَلَ، يَكُوْنُ اصل میں يَكْوُنُ = يَفْعُلُ اور كُنْ اصل میں اُكْوُنْ = اُفْعُلْ ہے۔ مگر اصل کے مطابق کبھی بولے اور لکھے نہیں جاتے۔

اس تمہید سے تم سمجھ گئے ہوگے کہ عربی افعال اور اسماء مشتقہ پوری طرح سمجھنے کے واسطے ابھی تغیرات کا ایک مرحلہ طے کرنا باقی ہے۔

۲۔ اچھا اب ذیل کے جملے پڑھو اور اُن کے فعلوں میں غور کرو:۔

(۱) فَتَحَ عَلِيٌّ كِتَابَهٗ شَرِبَ الطِّفْلُ اللَّبَنَ حَسُنَ الْبَيْتُ

(۲) اَكَلَ الْوَلَدُ تَمْرَةً سَأَلَ التِّلْمِيْذُ الْمُعَلِّمَ قَرَءَ حَامِدٌ كِتَابًا

(۳) عَدَّ[1] الرَّاعِيْ[9] غَنَمَهٗ[10] فَرَّ[2] الْمَسْجُوْنُ شَدَّ[3] الْوَلَدُ الْكَلْبَ

(۴) وَجَدَ حَامِدٌ قَلَمًا قَالَ الرَّسُوْلُ حَقًّا رَمٰى[4] اَحْمَدُ الْكُرَةَ

(۵) وَعٰى[5] رَشِيْدٌ دَرْسَهٗ وَقٰى[6] مُحَمَّدٌ قَوْمَهٗ طَوٰى[7] زَيْدٌ كُرَّاسَةً

[1] گنا [2] بھاگا [3] باندھا [4] پھینکا [5] یاد رکھا [6] بچایا [7] لپیٹا۔ طے کیا۔ [9] چرواہا [10] بکریاں۔

تنبیہ ۱۔ بہتر ہے کہ نیچے کا بیان پڑھنے سے پیشتر پہلے حصہ میں درس ۸ نقرہ ۳ دوبارہ دیکھ لو ✦

۳۔ اوپر کی مثالوں کو غور سے دیکھو۔ پہلی نظر میں تم سمجھ سکتے ہو کہ ہر ایک فعل تین حرفی ہے یعنی ثلاثی مجرد ہے اور ماضی کا واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ اب پہلی سطر کے فعلوں میں خاص طور پر غور کرو تو معلوم ہو گا کہ ان میں کے تینوں حرف صحیح ہیں، کوئی حرف علت نہیں ہے۔ اس کے علاوہ ان کے حروفِ اصلیہ میں نہ کوئی ھمزہ ہے نہ دو حروف ایک جنس کے ہیں۔ ایسے افعال کو فعل صحیح بھی کہتے ہیں اور فعل سالم بھی ✦

صحیح اس لئے کہ ان میں تینوں حرف صحیح ہیں اور سالم اس لئے کہ یہ افعال اور ان کے مشتقات تغیر و تبدل سے سلامت رہتے ہیں ✦

تنبیہ ۲۔ پہلی سطر کے فعلوں کے سوا بقیہ مثالوں کے افعال غیر سالم ہیں۔

دوسری سطر کے فعلوں کو غور سے دیکھو گے تو ہر ایک فعل میں کہیں نہ کہیں ھمزہ نظر آئیگا۔ ایسے افعال جن کے حروفِ اصلیہ میں کسی جگہ ھمزہ ہو مھموز کہلاتے ہیں ✦

تنبیہ ۳۔ تمہیں یاد ہو گا کہ الف جب مُتحرِّک ہو (: أ ، إ ، أُ)

یا جزم ڈالا ہو۔ فَأْ تو اس الف کو بھی ھمزہ کہتے ہیں (دیکھو
اصطلاح ۲۷)

تیسری سطر کے ہر ایک فعل میں دوسرا اور تیسرا حرف ایک جنس کا نظر آئیگا کیونکہ عَدَّ اصل میں عَدَدَ ہے۔ دونوں دال باہم ملا کر ایک کر دئے گئے ہیں۔ ایسے فعل جن کا ع کلمہ اور ل کلمہ ایک جنس کا ہو مُضَاعَف کہلاتے ہیں +

چوتھی سطر میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر ایک فعل میں کوئی حرفِ علت ہے۔ کسی کے شروع میں کسی کے درمیان میں اور کسی کے آخر میں۔

ایسے افعال جن کے حروفِ اصلیہ میں کسی جگہ حرف علت ہو مُعْتَلّ کہلاتے ہیں +

معتل کی تین قسمیں ہیں۔ حرفِ علت ف کلمہ کی جگہ ہو تو معتلُ الفا یا مثال کہتے ہیں: وَجَدَ۔ ع کلمہ کی جگہ ہو تو معتلُّ العین یا اَجْوَف کہتے ہیں: قَالَ۔ اور لام کلمہ کی جگہ ہو تو معتلُّ اللّام یا ناقِص کہتے ہیں: رَمٰی +

تنبیہ ۴۔ یاد رکھو کہ عربی کے کسی فعل اور اسم میں الف اصلی نہیں ہوتا[1] بلکہ واو یا یا سے بدلا ہوا ہوتا ہے مثلاً

[1] مگر حروف میں الف اصلی ہوتا ہے +

قَالَ اصل میں قَوَلَ ہے کیونکہ اس کا مضارع یَقُوْلُ اور مصدر قَوْلٌ ہے۔ رَمٰی اصل میں رَمَیَ ہے کیونکہ اس کا مضارع یَرْمِیْ اور مصدر رَمْیٌ ہے۔ بَابٌ اصل میں بَوَبٌ ہے کیونکہ اس کی جمع اَبْوَابٌ ہے؛

پانچویں سطر کی مثالوں میں غور کرو ہر ایک فعل میں دو دو جگہ حرفِ علّت نظر آئیگا ایسے فعل کو لَفِیْف کہتے ہیں۔ پہلا اور دوسرا فعل لَفِیْفِ مَفْرُوق ہے کیونکہ دونوں حروفِ علّت کے درمیان ایک حرفِ صحیح نے جُدائی ڈال دی ہے تیسرا فعل لَفِیْفِ مَقْرُوْن ہے کیونکہ دونوں حرفِ علّت باہم قرین ہیں؛

تنبیہ ۵۔ تم نے سمجھ لیا ہوگا کہ کسی فعل میں حروفِ اصلیہ کی جگہ سے ہٹ کر همزه یا حرفِ علّت کا اضافہ ہو جائے تو وہ مہموز یا معتل نہیں کہلائیگا پس اَکْرَمَ بروزن اَفْعَلَ مہموز نہیں کہلائیگا کیونکہ اس میں همزه ف، ع اور ل سے خارج ہے۔ شَرِبَا اور شَرِبُوْا میں الف اور واو تثنیہ اور جمع کی علامتیں بڑھا دی گئی ہیں تو ان کی وجہ سے وہ مُعتل نہیں بن جائینگے، اِحْمَرَّ (بروزن اِفْعَلَّ) میں همزه اور ایک ر زائد ہے تو اس اضافے کی وجہ سے وہ مہموز اور مضاعف نہیں کہلائیگا بلکہ ایسے سب الفاظ سالم ہی کہلائینگے؛

۴۔ مذکورہ تمام بیانات کا خلاصہ یہ ہوگا :۔

فعل اپنے ترکیبی حروف اصلیہ کے لحاظ سے دو قسم کا ہوتا ہے (۱) سالم (۲) غیر سالم ۔ سالم یا صحیح وہ ہے جس کے حروفِ اصلیہ میں نہ تو حرفِ علت ہو نہ ھمزہ نہ دو حرف ایک جنس کے ہوں ۔

غیر سالم کی چھ قسمیں ہیں :۔

(۱) مھموز ۔ جس کے حروف اصلیہ میں کسی جگہ ھمزہ ہو : اَمَنَ ۔

(۲) مُضاعَف ۔ جس کا ع اور ل ایک جنس کا ہو : عَدَّ ۔

(۳) مثال ۔ جس کا ف کلمہ حرف علت ہو : وَعَدَ ۔

(۴) اَجْوَف ۔ جس کا ع کلمہ حرف علت ہو : قَالَ ۔

(۵) ناقِص ۔ جس کا ل کلمہ حرف علت ہو : رَمٰی ۔

(۶) لفیف ۔ جس کے حروف اصلیہ میں دو حرف علت ہوں اگر پہلی اور تیسری جگہ حرف علت ہے تو لفیف مفروق ہے : وَقٰی ۔ اور دوسری اور تیسری جگہ حرف علت ہو تو لفیف مقرون : طَوٰی ۔

یہ ہفت اقسام ذیل کے ایک شعر میں جمع ہیں اگرچہ بے ترتیب ہیں

صحیح است ومثال است ومضاعف ۔ لفیف وناقص ومہموز واجوف

تنبیہ ۶ ۔ ہو سکتا ہے کہ بعض فعلوں میں دو دو قسم کے اوصاف پائے جائیں : وَدَّ (اس نے چاہا) معتل بھی ہے اور مضاعف بھی ۔

اَتٰی (وہ آیا) مہموز بھی ہے اور معتل بھی ۔

تنبیہ ۔ یاد رکھو کہ فعل کی مانند اسم، خصوصاً اسم مشتق بھی سات قسم کا ہوتا ہے۔

مشق نمبر ۲۷

ذیل کے فعلوں اور اسموں کی قسمیں پہچانو :۔

اَمَرَ يَذْهَبُ يَأْكُلُ يَدْعُوْ[1] ذَهَبُوْا وَهَبَ[2]
عَزَّ[3] تَقَبَّلَ تَوَضَّأَ[4] تَقَوَّلَ[5] سُئِلَتْ[6] تَوَلّٰى[7]
يَقُصُّ[8] مَلَأَ[9] قَالَ قَاتَلَ دَنَا[10] يَكُوْنُ
لَيَسْمَعُنَّ اَدَبٌ رَأْسٌ عَزِيْزٌ مَمْلُوْءٌ[11] غَيُوْرٌ[12]
اَلْقَاضِيْ مَوْعُوْدٌ[13] مَدْعُوٌّ[14] مَنْصُوْرٌ وَلِيٌّ[15] يَسِيْرٌ[16]

اَلدَّرْسُ السَّابِعُ وَالْعِشْرُوْنَ

تغیرات کی قسمیں اور چند قاعدے

غیر سالم الفاظ میں اہل زبان کو جہاں کہیں تلفظ میں ثقل

[1] وہ بلاتا ہے ۔ [2] اس نے عطا کیا ۔ [3] عزت والا ہوا ۔ [4] اس نے بات گھڑلی ۔
[5] وہ پوچھی گئی ۔ [6] دوست رکھا ۔ [7] وہ قصہ بیان کرتا ہے ۔ [8] اس نے بھرا ۔
[9] وہ قریب ہوا ۔ [10] بھرا ہوا ۔ [11] غیرتمند ۔ [12] وعدہ کیا ہوا [13] بلایا ہوا ۔
[14] والی ۔ وارث ۔ دوست ۔ [15] آسان ۔ تھوڑا سا ۔ [16] اس نے وضو کیا ۔

اور تکلّف محسوس ہوا تو انھوں نے اس ثقل کو کم کرنے کے لئے لفظ میں کسی قدر تغیّر کر دیا۔

۲۔ تغیّر تین قسم سے ہوتا ہے:

(۱) تخفیف = ہمزہ کو کسی حرفِ علت سے بدل دینا یا حذف کر دینا: أَأْمَنَ سے آمَنَ، اُؤْخُذْ سے خُذْ [لے] (اس قسم کا تغیّر مہموز میں ہوا کرتا ہے)

(۲) اِدْغام = دو ہم جنس یا ہم مخرج حرفوں کو باہم ملا کر پڑھنا: مَدَدَ سے مَدَّ (ادغام کا تغیّر زیادہ تر مضاعف میں ہوا کرتا ہے)

(۳) تعلیل = کسی حرفِ علت کو دوسرے حرفِ علت سے بدل دینا یا حذف کر دینا: قَوَلَ سے قَالَ، یَوْعِدُ سے یَعِدُ (یہ تغیّر معتل کی تینوں قسموں یعنی مثال، اجوف اور ناقص میں ہوا کرتا ہے)۔

۳۔ اب تخفیف، ادغام اور تعلیل کے چند کثیر الاستعمال قاعدے لکھ دئے جاتے ہیں تاکہ آئندہ کے اسباق سمجھنے میں آسانی ہو۔ ابھی سرسری طور پر انھیں ذہن نشین کر لو۔ آئندہ موقع موقع سے ان کا اعادہ ہوتا رہیگا

۱۔ تخفیف کے قاعدے

قاعدہ نمبر (۱) کسی لفظ میں دو ہمزے ایک جگہ جمع ہو جائیں جن میں سے پہلا متحرک اور دوسرا ساکن ہو تو ہمزۂ ساکن کو ایسے

حرف علت سے بدل دیا جاتا ہے جو ماقبل کی حرکت کے مناسب ہو یعنی ماقبل میں فتحہ ہو تو ہمزہ ساکن کو الف سے بدلا جائے، ضمہ ہو تو واو سے اور کسرہ ہو تو ي سے بدلنا چاہیئے:۔

أَءْمَنَ سے آمَنَ[1] کیونکہ فتحہ کو الف سے مناسبت ہے
أُءْمِنُ سے أُومِنُ[2] 〃 ضمّہ کو واو 〃 〃 〃
إِءْمَانٌ سے إِيمَانٌ[3] 〃 کسرہ کو ي 〃 〃 〃

قاعدہ نمبر (۲) ہمزۂ ساکن کے ماقبل ہمزہ کے سوا کوئی اور حرف متحرّک ہو تو ہمزۂ ساکن کو ماقبل کی حرکت کی مناسبت سے کسی حرف علّت سے بدل دینا جائز ہے، لازم نہیں ہے، يَأْمُرُ کو يَامُرُ، يُؤْمِنُ کو يُومِنُ اور مِئْذَنَةٌ[4] کو مِيذَنَةٌ بھی پڑھ سکتے ہیں +

تنبیہ ۱۔ یہ دونوں قاعدے مہموز سے متعلق ہیں، پہلا لازمی ہے دوسرا اختیاری ÷

تنبیہ ۲۔ اس مقام پر یہ بھی سمجھ لو کہ ضمّہ ـُ کے بعد ہمزہ آئے تو اس ہمزہ کے نیچے واو زائد، اور کسرہ کے بعد آئے تو ي یا اس کا دندانہ لکھنے کا دستور ہے: يُؤْمِنُ اور مِئْذَنَةٌ۔ یہ واو اور ي بالکل پڑھے نہیں جاتے۔ فتحہ کے بعد ہمزہ ساکن

[1] اس نے ایمان لایا [2] میں ایمان لاتا ہوں [3] ایمان لانا۔ مان لینا [4] اذان دینے کی جگہ ÷

آئے تو اسے الف کے اوپر لکھتے ہیں یا الف ہی کو جزم دیدیتے ہیں:

يَأْمُرُ یا يَامُرُ +

یہ بھی خیال رہے کہ ہمزۂ مفتوحہ کے بعد الف لکھنا ہو تو اکثر الف کے اوپر لمبا زبر لکھ دیتے ہیں: آ ، اگرچہ کبھی ءَا اور ءٓ بھی لکھا کرتے ہیں +

تنبیہ ۳۔ تخفیف کے مزید دو قاعدے درس ۲۸ میں لکھے جائینگے +

۲۔ ادغام کے قاعدے

قاعدہ نمبر (۱)۔ ایک جنس کے دو حرف اکٹھے ہو جائیں جن میں پہلا ساکن اور دوسرا متحرک ہو تو لکھنے میں دونوں کو ملا کر ایک حرف بنا دیا جاتا ہے: مَدْدٌ (بروزن فَعْلٌ) سے مَدٌّ +

قاعدہ نمبر (۲)۔ دونوں ہم جنس حروف متحرک ہوں تو پہلے کو ساکن کرکے دوسرے میں ملا دیتے ہیں: مَدَدَ سے مَدْدَ پھر مَدَّ +

تنبیہ ۴۔ مگر بعض الفاظ اس قاعدے سے مُسْتَثْنٰی ہیں:

سَبَبٌ (سبب) میں ادغام نہیں ہوتا کیونکہ سَبٌّ (گالی) سے مشابہت ہو جاتی ہے۔ اسی طرح مَدَدٌ (مدد۔ اعانت) میں ادغام نہیں ہوتا کیونکہ مَدٌّ (کھینچنا) سے مشابہت ہو جاتی ہے +

قاعدہ نمبر (۳)۔ اگر مُتَجَانِسَیْن (دو ہم جنس) متحرّک ہوں اور ان کا ماقبل ساکن تو پہلے حرف کی حرکت ماقبل کی طرف منتقل کر کے متجانسین میں باہم ادغام کر دیتے ہیں: یَمْدُدُ سے یَمُدْدُ پھر یَمُدُّ۔

تنبیہ ۵۔ رباعی افعال اس قاعدے سے مستثنیٰ ہیں: جَلْبَبَ یُجَلْبِبُ۔

تنبیہ ۶۔ مذکورہ قاعدے مضاعف میں جاری ہوتے ہیں۔

تنبیہ ۷۔ ادغام کے چند اور قاعدے درس ۲۹ میں لکھے جائیں گے۔

۳۔ تعلیل کے قاعدے

قاعدہ نمبر (۱)۔ فتحہ کے بعد واو اور ي متحرّک ہوں تو انھیں الف سے بدل دیا جاتا ہے۔ یعنی اَوَ، اَوِ، اَوُ اور اَيَ، اَيِ اور اَيُ سے اَا ہو جاتا ہے:

قَوَ۔لَ سے قَا۔لَ، خَوِ۔فَ سے خَا۔فَ = خَافَ[1]

بَيَ۔عَ سے بَا۔عَ[2]، نَيِ۔لَ سے نَا۔لَ[3] = نَالَ

دَ۔عَوَ سے دَ۔عَا[4]، رَ۔مَيَ سے رَ۔مٰى[5] = رَمٰى

طَوُ۔لَ سے طَا۔لَ، يَخْ۔شَيُ سے يَخْ۔شٰى = يَخْشٰى[6]

---

[1] خَافَ ڈرنا۔ [2] بَاعَ بیچنا۔ [3] نَالَ پانا۔ [4] دَعَا بلانا۔

[5] رَمٰى پھینکنا۔ [6] وہ ڈرتا ہے یا ڈریگا، اس کا ماضی خَشِيَ ہے۔

تنبیہ ۸۔ یہ قاعدہ زیادہ تر اجوف اور ناقص کے ماضی معروف میں استعمال کیا جاتا ہے۔ مگر اِيُ صرف مضارع ناقص میں آتا ہے۔

قاعدہ نمبر (۲)۔ اُوِ اور اُيِ سے اِيْ ہو جاتا ہے۔ اسی طرح اِيُ سے بھی اِيْ بن جاتا ہے:

قُوِ۔ لَ سے قِيْ۔ لَ، بُيِ۔ عَ سے بِيْ۔ عَ

يَرْ۔ مِيُ سے يَرْ۔ مِيْ، (مضارع از رَمٰی)۔

تنبیہ ۹۔ یہ قاعدہ اجوف کے ماضی مجہول میں استعمال ہوتا ہے مگر یُ کی شکل صرف مضارع ناقص سے مخصوص ہے۔

قاعدہ نمبر (۳) کسرہ کے بعد واو مفتوح کو ي سے بدل دیتے ہیں یعنی اِوَ سے اِيَ بنا لیتے ہیں: رَضِوَ سے رَضِيَ، دُعِوَ سے دُعِيَ (دَعَا کا مجہول)۔

قاعدہ نمبر (۴)۔ کسرہ کے بعد واو ساکن کو ي سے بدل دیا جاتا ہے۔ یعنی اِوْ سے اِيْ ہو جاتا ہے: اِوْ۔ جَلْ سے اِيْ۔ جَلْ = اِيْجَلْ (امر از وَجِلَ = ڈرنا)، مِوْ۔ زَانٌ سے مِيْ۔ زَانٌ = مِيْزَانٌ (ترازو)۔

قاعدہ نمبر (۵)۔ ضمہ کے بعد ي ساکن کو واو سے بدل دیا جاتا ہے۔ یعنی اُيْ سے اُوْ ہو جاتا ہے: مُيْ۔ سِرٌ سے مُوْ۔ سِرٌ[1]

[1] تونگر۔

يُيْ۔ قِظُ سے يُوْ۔ قِظُ (مضارع از اَيْقَظَ۔ بیدار کرنا۔ جگانا)

تنبیہ ۱۰۔ قاعدہ (۴) اور (۵) مثال واوي اور يائي میں مستعمل ہیں

قاعدہ نمبر (۶)۔ اَوُوْ اور اَيُوْ سے اَوْ ہوجاتا ہے:
دَ۔ عَوُوْا سے دَ۔ عَوْا، رَ۔ مَيُوْا سے رَ۔ مَوْا، يَرْ۔ ضَيُوْ۔ نَ سے يَرْ۔ ضَوْ۔ نَ

قاعدہ نمبر (۷)۔ اُوُوْ اور اِيُوْ سے اُوْ ہوجاتا ہے:
سَ۔ رُوُوْا سے سَ۔ رُوْا، رَ۔ ضِيُوْا سے رَ۔ ضُوْا، يَدْ۔ عُوُوْ۔ نَ سے يَدْ۔ عُوْ۔ نَ، يَرْ۔ مِيُوْ۔ نَ سے يَرْ۔ مُوْ۔ نَ

قاعدہ نمبر (۸)۔ سکون کے بعد واو مضموم ہو تو اس کا ضمہ ماقبل کی طرف منتقل کر دیتے ہیں: يَقْوُ۔ لُ سے يَقُوْ۔ لُ (مضارع از قَالَ)

قاعدہ نمبر (۹)۔ سکون کے بعد يي مکسور ہو تو اس کا کسرہ ماقبل کی طرف منتقل کر دیتے ہیں: يَبْيِ۔ عُ سے يَبِيْ۔ عُ (مضارع از بَاعَ)

قاعدہ نمبر (۱۰)۔ سکون کے بعد واو یا يي مفتوح ہو تو ان کا فتحہ ماقبل کی طرف منتقل کر کے واو اور يي کو الف سے بدل دیتے

ہیں: یَخْوَفُ سے یَخَافُ (مضارع از خَافَ)، یَنْیَلُ سے یَنَالُ (مضارع از نَالَ)؛

مُسْتَثْنَیَات: (۱) اجوف واوی سے باب فَعِلَ کے بعض افعال قاعدۂ تعلیل نمبر (۱) اور نمبر (۱۰) سے مُسْتَثْنٰی ہیں: عَوِرَ، یَعْوَرُ (یک چشم ہونا)؛

(۲) اجوف واوی کے لام کلمہ کی جگہ ی ہو تو وہ بھی مذکورہ قاعدوں سے مستثنٰی ہے: سَوِيَ، یَسْوٰی (برابر ہونا)؛

(۳) باب اِفْعَلَّ میں واو اور ی ہمیشہ برقرار رہتے ہیں: اِسْوَدَّ، یَسْوَدُّ، اِبْیَضَّ، یَبْیَضُّ؛

(۴) باب اِسْتَفْعَلَ کے بعض مادّوں میں واو قائم رہتا ہے: اِسْتَصْوَبَ، یَسْتَصْوِبُ (رائے طلب کرنا)؛

(۵) اِسْمُ الْاٰلَه اور اِسْمُ التَّفْضِیل بھی تغیّر سے مُسْتَثْنٰی ہیں: مِقْوَلٌ، مِبْیَعٌ، اَقْوَلُ (بڑا بولنے والا)؛

قاعدہ نمبر (۱۱). فَاعِلٌ کے وزن میں ع کی جگہ واو یا ی آجائے تو ان کو ھمزہ سے بدل دیا جاتا ہے: قَاوِلٌ سے قَائِلٌ، بَایِعٌ سے بَائِعٌ؛

قاعدہ نمبر (۱۲). باب اِفْتَعَلَ میں ف کی جگہ واو آجائے تو

اس کوت سے بدل کر ت میں ادغام کر دیتے ہیں: اِوْتَصَلَ سے اِتْتَصَلَ پھر اِتَّصَلَ (ملا)۔

قاعدہ نمبر (۱۳)۔ مصدر یا اور کسی اسم کے آخر میں الف کے بعد واو ہو یا ي تو انھیں ہمزہ سے بدل دیا جاتا ہے: اِرْضَاوٌ سے اِرْضَاءٌ (راضی کرنا)، اِلْقَايٌ سے اِلْقَاءٌ (ڈالنا)، سَمَاوٌ سے سَمَاءٌ (آسمان)، بِنَايٌ سے بِنَاءٌ (عمارت)۔

تنبیہ ۱۱۔ تعلیل کے مزید دو قاعدے درس ۳۰ میں اور دو قاعدے درس ۳۱ میں لکھے جائینگے۔

اَلدَّرْسُ الثَّامِنُ وَالْعِشْرُوْنَ

اَلْمَهْمُوْزُ

اَلصَّرْفُ الصَّغِيْرُ لِمَهْمُوْزِ الْفَاءِ (۱) مِنَ الثُّلَاثِيِّ الْمُجَرَّدِ

تنبیہ ۱۔ جن لفظوں میں تغیر لازمی طور پر ہوا ہے ان کے سامنے (ل) لکھا ہے اور جہاں جوازاً تغیر ہو سکتا ہے وہاں (ج) لکھا ہے۔

اَلْمَصْدَرُ	اِسْمُ الْمَفْعُوْلِ	اِسْمُ الْفَاعِلِ	اَلْأَمْرُ	اَلْمُضَارِعُ	اَلْمَاضِي
اَمَلٌ [1]	مَأْمُوْلٌ (ج)	اٰمِلٌ	اُوْمُلْ (ل)	يَأْمُلُ (ج)	اَمَلَ (ن)

[1] اُمید کرنا۔

اَلْمَاضِي	اَلْمُضَارِعُ	اَلْاَمْرُ	اِسْمُ الْفَاعِلِ	اِسْمُ الْمَفْعُولِ	اَلْمَصْدَرُ
اَثَرَ (ض)	يَأْثِرُ (ج)	اِيثِرْ (ل)	آثِرٌ	مَأْثُورٌ (ج)	اَثْرٌ [1]
اَلِفَ (س)	يَأْلَفُ (ج)	اِيلَفْ (ل)	آلِفٌ	مَأْلُوفٌ (ج)	اُلْفَةٌ [2]
اَدُبَ (ك)	يَأْدُبُ (ج)	اُودُبْ (ل)	اَدِيبٌ		اَدَبٌ [3]
(۲) مِنَ الثُّلَاثِيِّ الْمَزِيدِ					
۱- آلَفَ (ل)	يُؤْلِفُ (ج)	آلِفْ (ل)	مُؤْلِفٌ (ج)	مُؤْلَفٌ (ج)	اِيلَافٌ (ل) [4]
۲- اَلَّفَ	يُؤَلِّفُ	اَلِّفْ	مُؤَلِّفٌ	مُؤَلَّفٌ	تَأْلِيفٌ (ج) [5]
۳- آلَفَ	يُؤَالِفُ	آلِفْ	مُؤَالِفٌ	مُؤَالَفٌ	مُؤَالَفَةٌ [6]
۴- تَأَلَّفَ	يَتَأَلَّفُ	تَأَلَّفْ	مُتَأَلِّفٌ	مُتَأَلَّفٌ	تَأَلُّفٌ [7]
۵- تَآلَفَ	يَتَآلَفُ	تَآلَفْ	مُتَآلِفٌ	مُتَآلَفٌ	تَآلُفٌ [8]
۷- اِيتَلَفَ (ل)	يَأْتَلِفُ (ج)	اِيتَلِفْ (ج)	مُؤْتَلِفٌ (ج)	مُؤْتَلَفٌ (ج)	اِيتِلَافٌ (ل) [9]
۱۰- اِسْتَأْلَفَ (ج)	يَسْتَأْلِفُ (ج)	اِسْتَأْلِفْ (ج)	مُسْتَأْلِفٌ (ج)	مُسْتَأْلَفٌ (ج)	اِسْتِئْلَافٌ (ج) [10]

۱- اب مذکورہ گردانوں کے تمام الفاظ میں غور کرو۔ سب سے پہلے یہ دیکھنا ہے کہ ان گردانوں کو مہموز الْفاء کی گردان کیوں کہا گیا

[1] نقل کرنا [2] خوگر ہونا، مانوس ہونا [3] ادیب ہونا [4] خوگر بنانا [5] جمع کرنا، جوڑی کرنا [6] باہم الفت کرنا [7] اکٹھا کرنا [8] اکٹھا ہونا [9] متحد ہونا [10] الفت چاہنا۔

ہے ؛ ذرا غور کروگے تو تم خود ہی کہہ دوگے کہ اس گردان کے افعال و اسماء میں ف کلمہ کی جگہ ھمزہ آیا ہے اس لئے انھیں مھموز الفاء کہنا چاہیئے۔ اس کے ساتھ ہی تمھارا ذہن اس طرف بھی منتقل ہوگا کہ اگر ھمزہ ع کلمہ کی جگہ ہو جیسے سَأَلَ میں تو اسے مھموز العین اور ل کلمہ کی جگہ ہو جیسے قَرَءَ میں تو اسے مھموز اللام کہنا چاہیئے۔

۲۔ اچھا اب پھر شروع سے دیکھیں کون کون سے لفظ میں کیسا کیسا تغیّر ہوا ہے یا بالکل نہیں ہوا ہے ؛ یہ تو معلوم ہو چکا کہ گردان کے تمام الفاظ مھموز الفا ہیں۔ اس لئے ہر لفظ میں ف کلمہ کی جگہ ھمزہ ہونا چاہیئے۔ اب جہاں کہیں ف کلمہ کی جگہ ھمزہ نظر نہ آئے بلکہ کوئی حرفِ علت (الف یا ي یا واو) آگیا ہو تو سمجھ لو کہ وہاں ضرور تغیّر ہوا ہے۔

دیکھو ثلاثي مجرد کی گردان میں صرف امر حاضر کے صیغوں میں تغیّر نظر آرہا ہے : اُومُلْ، اِيسِرْ، اِيلَفْ اور اُودُبْ میں ھمزہ کی جگہ واو یا ي موجود ہے۔ تم کہہ سکتے ہو، چونکہ یہ الفاظ مھموز الفاء ہیں اس لئے ف کلمہ کی جگہ ھمزہ ہونا چاہیئے اور یہ الفاظ اصل میں اُءْمُلْ، اِءْسِرْ، اِءْلَفْ اور اُءْدُبْ ہونگے۔ پھر جب دیکھوگے ان میں اکٹھا دو ھمزے آگئے ہیں جن میں پہلا متحرك اور دوسرا ساکن؛

تو فوراً کہہ دوگے کہ ہاں قاعدۂ تخفیف نمبر (۱) کے مطابق ان میں ھمزہ کو واو اور یا سے بدلنا پڑا ہے۔

تنبیہ ا۔ گر مذکورہ الفاظ کے ماقبل کوئی لفظ آجائے تو امر کا ھمزۃ الوصل تلفظ سے ساقط ہوجائیگا (دیکھو درس ۲۱ تنبیہ ۲) اور ھمزۂ اصلیہ اپنی جگہ پر قرار رہیگا : فَأْمُلْ، وَأْثِرْ، وَأْلَفْ، ثُمَّ أْدُبْ ۔

۳۔ اب ثلاثی مزید کی گردانوں پر نظر ڈالیں۔ پہلی ہی سطر میں باب اَفْعَلَ کی گردان کے اندر تین لفظوں آلَفَ (ماضی)، آلِفْ (امر) اور اِیْلَافٌ (مصدر) میں تغیر پایا جاتا ہے۔ آخر یہ بھی مھموز الفاء ہیں اس لئے آلَفَ اصل میں أَأْلَفَ بروزنِ اَفْعَلَ، آلِفْ اصل میں أَأْلِفْ بروزن اَفْعِلْ اور اِیْلَافٌ اصل میں اِئْلَافٌ بروزن اِفْعَالٌ ہونا چاہئے۔ ان کی اصلیت دیکھتے ہی تم کہوگے کہ بیشک ان میں بھی قاعدۂ تخفیف نمبر (۱) کے مطابق ھمزہ کو الف سے اور یا سے بدلنا لازم ہے۔

۴۔ ہاں اور آگے بڑھو۔ دیکھو دوسرے، تیسرے، چوتھے اور پانچویں باب میں کوئی تغیر نہیں ہوا ہے۔ شاید تیسرے باب میں آلَفَ کو دیکھ کر تم سوچ میں پڑجاؤ کہ پہلے باب میں آلَفَ گذرا ہے اور اس میں تغیر

ہوا ہے تو کیا اس میں تغیر نہیں ہوا ہے ؛ مگر یہ شبہ صرف کتابت کی وجہ سے پیدا ہوا ہے۔ اگر اس کو ءَالَفَ لکھ دیا جائے تو سمجھ جاؤ گے کہ یہ اپنے وزن فَاعَلَ پر ٹھیک اُترتا ہے۔ اس میں کوئی تغیر نہیں معلوم ہوتا۔ اس میں الف زائد ہے اور باب اوّل کے اٰلَفَ میں الف ہمزۂ اصلیہ سے بدلا ہوا ہے (دیکھو اوپر کا فقرہ)

اچھا اور آگے بڑھیں۔ چھٹا باب تو لکھا ہی نہیں۔ معلوم ہوا کہ باب اِنْفَعَلَ سے مہموز الفاء نہیں آتا۔

ساتواں باب دیکھ کر سمجھ جاؤگے اِيْتَلَفَ (ماضی)، اِيْتَلِفْ (امر) اور اِيْتِلَافٌ (مصدر) میں ہمزہ کی جگہ ي نظر آتی ہے۔ کیونکہ اصل میں اِءْتَلَفَ، اِءْتَلِفْ اور اِءْتِلَافٌ ہونا چاہیے۔ ان میں بھی دو ہمزے اکٹھا ہو جانے کی وجہ سے قاعدہ تخفیف نمبر (۱) کے مطابق ہمزۂ اصلیہ کو ي سے بدل دیا گیا ہے۔

تنبیہ ۲۔ یاد رکھو کہ ثلاثي مزید کے پانچ ابواب (۶، ۷، ۸، ۹ اور ۱۰) کے ماضي، امر اور مصدر کے شروع میں جو ھمزہ آتا ہے وہ بھی ھمزۃ الوصل ہوتا ہے : اِجْتَنَبَ ثُمَّ اجْتَنَبَ۔

اس بیان سے تم سمجھ سکتے ہو کہ اِئْتَلَفَ میں تغیر اسی وقت ہوگا جب اس کے ماقبل کوئی لفظ نہ آئے۔ مگر جب کوئی لفظ ماقبل میں آجائے

تو ھمزۃ الوصل ساقط ہو جانے سے ایک ہی ہمزہ باقی رہیگا جو ما قبل سے ملا کر پڑھا جائیگا: وَائْتَلَفَ اس کو وَاْتَلَفَ بھی لکھ سکتے ہیں +

۵ - گردان میں تمھیں بہتیرے الفاظ ایسے دکھائی دینگے جن میں قاعدۂ تخفیف نمبر (۲) کے مطابق اختیاری طور پر تغیر ہو سکتا ہے اگرچہ گردان میں تغیر کے ساتھ نہیں لکھے گئے۔ تم چاہو تو تغیر کے ساتھ تلفظ کر سکتے ہو: يَأْمُلُ کو يَامُلُ، يُؤْلِفُ کو يُوْلِفُ اور اِسْتِئْلَافٌ کو اِسْتِيْلَافٌ پڑھ سکتے ہو +

گردان میں ایسے لفظوں کے سامنے ج لکھا گیا ہے جس سے تغیر جائز کی طرف اشارہ کیا گیا ہے، جس طرح ل لکھ کر تغیرِ لازم کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

مگر یہ اشارے صرف اسی جگہ کئے گئے ہیں آئندہ ان کی ضرورت نہیں

۶ - مھموز الفاء میں تغیر کے یہی دو قاعدے (قاعدۂ تخفیف نمبر (۱) اور نمبر (۲)) عام ہیں۔ ان کے علاوہ دو قاعدے مخصوص الفاظ کے متعلق ہیں۔ نیچے کے جملے غور سے پڑھو گے تو یہ دو قاعدے بھی سمجھ لوگے :-

(الف) اَمَلَ رَشِيْدٌ نَجَاحَهُ	يَأْمُلُ حَامِدٌ نَجَاحَهُ	اُؤْمُلْ يَا زَيْدُ نَجَاحَكَ

ماضی	مضارع	امر
(ب) أَخَذَ رَشِيْدٌ كِتَابَهُ	يَأْخُذُ رَشِيْدٌ كِتَابَهُ	خُذْ يَا زَيْدُ كِتَابَكَ
(ج) أَكَلَ رَشِيْدٌ تَمْرَةً	يَأْكُلُ حَامِدٌ رُمَّانَةً	كُلْ يَا زَيْدُ سَفَرْجَلَةً
(د) أَمَرَ رَشِيْدٌ بِالْحَقِّ	يَأْمُرُ حَامِدٌ بِالْحَقِّ	مُرْ يَا زَيْدُ بِالْحَقِّ
(ھ) اِئْتَلَفَ الْمُسْلِمُوْنَ	يَأْتَلِفُ الْمُسْلِمُوْنَ	اِيْتَلِفْ يَا زَيْدُ مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ
(و) اِتَّخَذَ[1] خَلِيْلُ مُحَمَّدًا صَدِيْقًا	يَتَّخِذُ زَيْدٌ حَامِدًا صَدِيْقًا	اِتَّخِذْ يَا حَامِدُ كِتَابَكَ أَنِيْسًا[2]

اوپر کی چار سطروں میں غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ ان چاروں میں ماضی اور مضارع ٹھیک اپنی اصلی حالت پر ہیں۔ صرف فعل امر میں فرق معلوم ہوتا ہے۔

پہلی سطر میں اُومُلْ جو اصل میں أُءْمُلْ ہے اس میں حسب دستور قاعدہ ۱ کے مطابق ہمزہ واو سے بدلا گیا ہے۔ مگر دوسری سطر میں أَخَذَ کا امر اُوْخُذْ نہیں لکھا ہے بلکہ خُذْ لکھا ہے یوں تو خُذْ بھی اصل میں أُءْخُذْ ہے مگر چونکہ بول چال میں اس لفظ کا

[1] بنا لینا۔ اختیار کرنا [2] جس سے اُنس ہو جائے۔ دوست۔ ساتھی ؛

استعمال کثرت سے ہوتا ہے اس لئے اس میں مزید تخفیف کی ضرورت محسوس ہوئی اس وجہ سے اس کے همزۂ اصلیه کو واو سے بدلنے کے عوض سرے سے حذف ہی کر دیا گیا ہے۔ جب اصلی همزه جو ساکن تھا حذف ہو گیا اور اس کا مابعد متحرك ہے تو همزة الوصل کی ضرورت ہی نہ رہی، وہ بھی حذف ہو گیا (دیکھو درس ۲۱ تنبیه ۱)۔ یہی حال کُلْ اور مُرْ کا ہے ۔

خُذْ کی گردان اس طرح ہو گی: خُذْ، خُذَا، خُذُوْا، خُذِيْ، خُذَا، خُذْنَ ۔

اسی قیاس پر کُلْ اور مُرْ کی گردان کر لو ۔

تنبیه ۳۔ یاد رکھو کہ حالتِ وصل میں صرف مُرْ کا همزه عام قاعدے کے مطابق لوٹایا جاتا ہے: وَأْمُرْ، فَأْمُرْ مگر کُلْ اور خُذْ کا همزه کبھی نہیں لوٹایا جاتا ۔

اب پانچویں اور چھٹی سطر میں غور کرو۔ پچھلی گردانوں میں تم نے دیکھا ہے کہ اِيْتَلَفَ باب اِفْتَعَلَ سے ہے جو کہ اصل میں اِءْتَلَفَ ہے۔ قاعدہ ۱۲ کے مطابق همزه کو ي سے بدلا گیا ہے۔ مگر تم سوچتے ہو گے کہ اِتَّخَذَ کس باب سے ہے؟ اس کے وزن سے شاید تم پہچان لو گے کہ یہ بھی تو باب اِفْتَعَلَ سے معلوم ہوتا ہے۔ بیشک

اِیْتَلَفَ کی مانند اِتَّخَذَ بھی باب اِفْتَعَلَ سے ہے اور مہموز الفاء ہے۔ وہ اَلِفَ سے بنا ہے اور یہ اَخَذَ سے۔ اتنا سنتے ہی تم کہہ دوگے کہ اس کی اصلیت اِءْتَخَذَ ہونا چاہئے۔ ہاں ٹھیک ہے۔ مگر اس میں عام قاعدے کا استعمال نہیں کیا گیا بلکہ ھمزہ کو ت سے بدل کر اِفْتَعَلَ کی ت میں ادغام کر دیا گیا ہے۔ اسی لئے اِیْتَخَذَ نہیں بلکہ اِتَّخَذَ بن گیا۔ اس کی گردان اس طرح ہو گی :۔ اِتَّخَذَ، یَتَّخِذُ، اِتَّخِذْ، مُتَّخِذٌ، مُتَّخَذٌ، اِتِّخَاذٌ ✦

مذکورہ بیان سے دو نئے قاعدے بن گئے :۔

قاعدۂ تخفیف نمبر (۳)۔ اَخَذَ، اَکَلَ اور اَمَرَ کا امر حاضر خُذْ، کُلْ اور مُرْ ہو گا ✦

قاعدۂ تخفیف نمبر (۴)۔ اَخَذَ جب باب اِفْتَعَلَ سے گردانا جائے تو ھمزہ کو ت سے بدل کر اِفْتَعَلَ کی ت میں ادغام کر کے اِتَّخَذَ، یَتَّخِذُ بنا لیا جاتا ہے ✦

تنبیہ ۴۔ یہ قاعدہ صرف اَخَذَ کے مادے کے لئے مخصوص ہے اور مادوں میں وہی اِیْتَلَفَ کا عام قاعدہ استعمال ہوتا ہے ✦

تنبیہ ۵۔ مہموز العین اور مہموز اللام میں کوئی تغیر نہیں ہوتا۔ صرف سَاَلَ کے مضارع میں کبھی کبھی اور اس کے

امر میں جبکہ وہ جملے کے شروع میں واقع ہو اکثر اوقات ھمزہ گرادیا جاتا ہے:

یَسْئَلُ سے یَسَلُ اور اِسْئَلْ سے سَلْ۔

تنبیه ۶۔ پچھلی گردانوں سے تم یہ بھی سمجھ سکتے ہو کہ مھموز الفاء ثلاثي مجرّد کے صرف چار ابواب (نَصَرَ، ضَرَبَ، سَمِعَ اور کَرُمَ) سے آتا ہے اور ثلاثي مزید کے ابواب اِنْفَعَلَ (۶)، اِفْعَلَّ (۸) اور اِفْعَالَّ (۹) کے سوا باقی سات ابواب سے آتا ہے۔

سلسلة الالفاظ نمبر ۲۶

تنبیه ۷۔ سلسلۂ الفاظ میں افعال کے سامنے ض، ن، س، ف، ك اور ح ان چھ حرفوں میں سے کوئی لکھا ہو تو اس سے ثلاثي مجرّد کے ابواب کی طرف اشارہ سمجھو۔ اور جو ہندسے لکھے گئے ہیں ان سے ابواب ثلاثي مزید کی طرف اشارہ سمجھو۔ دیکھو ذیل میں پہلا لفظ اَثَرَ (ض) نقل کرنا (۱) ایثار کرنا۔ ترجیح دینا (۲) اثر کرنا (۴) اثر قبول کرنا لکھا ہے۔ اس سے مطلب یہ ہے کہ اَثَرَ باب ضَرَبَ سے ہو تو اس کے معنی ہیں "نقل کرنا" اور جب اسی کو ثلاثي مزید کے پہلے باب پر لیجاکر آثَرَ (در اصل أَءْثَرَ) بنادیں تو معنی ہوں گے

"ایثار کرنا۔ ترجیح دینا" اور جب دوسرے باب پر لیجاکر اَثَّرَ بنادیں تو اسی کے معنی ہونگے "اثر کرنا" اور جب اس اَثَرَ کو ثلاثی مزید کے چوتھے باب پر لیجاکر تَأَثَّرَ بنالیں تو اس کے معنی ہونگے "اثر قبول کرنا"

اَثَرَ (ض) نقل کرنا (۱) ایثار کرنا۔ ترجیح دینا (۲) اثر کرنا (۴) اثر قبول کرنا

اَجَرَ (ض) بدلہ دینا (۱۰) کرایہ سے لینا۔ نوکر رکھنا

اَخَذَ (ن) پکڑنا۔ لینا (مَعَ کے ساتھ) لے جانا (۳) گرفت کرنا

اَذِنَ (س) اجازت دینا (۱۰) اجازت مانگنا

اَتٰی (یَأْتِیْ) آنا

اِسْتَهْزَأَ (۱۰) مسخری کرنا

اَعْرَضَ (۱) مُنہ پھیر لینا۔ الگ ہوجانا

اَجِیْرٌ مزدور

حُلُمٌ بلوغت

خَصَاصَةٌ حاجتمندی مفلسی

اَسْرَفَ (۱) بیجا خرچ کرنا حد سے بڑھنا

اِلْتَمَسَ (۵) تلاش کرنا۔ التماس کرنا

اَمَلَ (ن) اُمید رکھنا (۲) غور کرنا

اِمْتَثَلَ (۷) کسی کے کہنے کے مطابق کام کرنا۔ فرمانبرداری کرنا

اَنْبَأَ (۱) و نَبَّأَ (۲) خبر دینا

خَسِئَ (س) دور ہونا۔ دُھتکارا جانا

شَاءَ (یَشَاءُ) چاہنا۔ شِئْتَ تونے چاہا

عَفَا (یَعْفُوْ) معاف کرنا

هَنَأَ (ف) خوشگوار ہونا (۲) مبارکباد کہنا

اَنْشَأَ (۱) پیدا کرنا

رِئَةٌ (ج رِئَاتٌ) پھیپھڑا

رَغَدًا بافراغت

سِيجَارَةٌ (ج سِيجَارَاتٌ) سگریٹ	اَلْعَفْوَ یا عَفْوًا معاف فرمائیں
سَلَّةٌ (ج اَسْلَالٌ) ٹوکری	مُؤْتَمَرٌ کانفرنس
صَبِيٌّ (ج صِبْيَانٌ) بچہ	هُزْءَةٌ وہ شخص جس سے سب مذاق کریں
عَاطِفَةٌ (ج عَوَاطِفُ) عنایت۔ جذبہ	هُزُوًا ٹھٹھا۔ مذاق
عُرْفٌ پسندیدہ بات۔ مشہور بات	هَنِيْئًا مَرِيْئًا مزے سے۔ تمہیں خوشگوار ہو
عَفْوٌ معافی۔ جو چیز حاجت سے زیادہ ہو	فَ پس۔ کیونکہ

مشق نمبر ۲۸

تنبیہ۔ مقصود بالمثال الفاظ پر خط لگا دیا ہے۔ ان پر خاص توجہ دی جائے۔

تنبیہ۔ جو حضرات فنِ تعلیم سے تعلق نہیں رکھتے ہیں انہیں ذیل کے مکالمے اور آئندہ مکالمات میں کچھ تکلفات محسوس ہونگے۔ اس کی وجہ سمجھنے کے لئے دیباچے کا مطالعہ ضرور کرلیں۔ اس مشق میں مھموز کی مثالیں اصل مقصود ہیں۔

(۱) حُسَيْنُ: هَلْ تَأْلَفُ السِّيجَارَةَ؟	كُنْتُ آلَفُهَا لٰكِنْ تَرَكْتُهَا مُنْذُ شَهْرٍ
(۲) اَحْسَنْتَ! اٰلَفُ الشَّايَ وَاٰلَفُ الْقَهْوَةَ لٰكِنْ لَا تَأْلَفِ السِّيجَارَةَ	نَعَمْ قَالَ لِيَ الدُّكْتُوْرُ "السِّيجَارَةُ مُضِرَّةٌ تَتَأَثَّرُ بِهَا الرِّئَةُ وَالْعَيْنُ"
(۳) وَاللّٰهِ اِنَّكَ رَجُلٌ عَاقِلٌ،	يَا اَخِيْ! اَلْاَحْسَنُ عِنْدِيْ اَنْ

فَإِنَّكَ تُؤَثِّرُ قَوْلَ الدُّكْتُوْرِ عَلٰى مَأْلُوْفَاتِكَ	لِأَنَّا أَلِفْنَا الشَّايَ وَالْقَهْوَةَ أَيْضًا بِلَا ضَرُوْرَةٍ
(۴) مَتٰى يَأْتِيْ أَبُوْكَ مِنْ دِهْلِيْ؟	يُؤَمَّلُ قُدُوْمُهٗ غَدًا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى
(۵) هَلْ سَمِعْتُمْ خُطْبَةَ مَوْلَانَا أَبِي الْكَلَامِ فِي الْمُؤْتَمَرِ الْإِسْلَامِيِّ فِيْ دِهْلِيْ؟	نَعَمْ سَمِعْنَاهَا، إِنَّهَا كَانَتْ مُؤَثِّرَةً جِدًّا، قَدْ تَأَثَّرَ مِنْهَا جَمِيْعُ الْحُضَّارِ
(۶) هَلِ اسْتَأْجَرْتَ هٰذِهِ الدَّارَ؟	لَا! أَنَا مُتَأَمِّلٌ فِي اسْتِئْجَارِهَا
(۷) أَتَسْتَأْجِرُ هٰذَا الْأَجِيْرَ الْأَمِيْنَ فَإِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَأْجَرْتَ الْقَوِيُّ الْأَمِيْنُ	نَعَمْ أَسْتَأْجِرُهٗ بِسُرُوْرٍ فَنَحْنُ فِيْ حَاجَةٍ إِلٰى أَجِيْرٍ قَوِيٍّ أَمِيْنٍ
(۸) يَا عَلِيُّ! مُرْ وَلَدَكَ أَنْ يَأْخُذَ الْكِتَابَ وَيَقْرَأَ بَيْنَ يَدَيَّ	خُذْ يَا بُنَيَّ كِتَابَكَ وَاقْرَأْ أَمَامَ الْأُسْتَاذِ
(۹) يَا أُخْتِيْ! مُرِيْ بَنَاتِكِ	نَعَمْ يَا أَخِيْ! سَآمُرُهُنَّ بِالصَّلٰوةِ

بِالصَّلٰوةِ فَقَدْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عليه وسلّم مُرُوْا اَوْلَادَكُمْ بِالصَّلٰوةِ اِذَا بَلَغُوْا سَبْعًا	اِمْتِثَالًا[1] لِاَمْرِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلّم
(۱۰) هَلِ اتَّخَذْتُمْ هٰذَا الْبَيْتَ مَسْجِدًا؟	نَعَمْ سَنَتَّخِذُهٗ مَسْجِدًا وَمَدْرَسَةً
(۱۱) سَلْ هٰذَا الشَّيْخَ هَلْ تَاْذَنُ لَنَا اَنْ نَسْئَلَكَ بَعْضَ الْمَسَائِلِ؟	سَلُوْنِيْ يَا اَوْلَادُ مَا شِئْتُمْ وَلَا تَتَّخِذُوْا اٰيَاتِ اللهِ هُزُوًا وَلَعِبًا
(۱۲) نَسْتَغْفِرُ اللهَ يَا شَيْخُ لَا تَغْضَبْ جِئْنَاكَ لِاَنَّ اللهَ اٰثَرَكَ عَلَيْنَا فِي الْعِلْمِ	فَاسْئَلُوْا وَاعْمَلُوْا بِمَا عَلِمْتُمْ وَاتَّخِذُوا الْقُرْاٰنَ اِمَامًا فِيْ جَمِيْعِ اُمُوْرِكُمْ
(۱۳) يَا اَبَانَا! هَلْ عِنْدَكَ شَيْءٌ لِنَاْكُلَ فَنَحْنُ جِئْنَا مِنْ مَسَافَةٍ بَعِيْدَةٍ	خُذُوْا يَا اَوْلَادُ تِلْكَ السَّلَّةَ وَكُلُوْا مِنَ الْفَوَاكِهِ مَا شِئْتُمْ وَاشْكُرُوا اللهَ عَلٰى مَا رَزَقَكُمْ
(۱۴) نَحْمَدُ اللهَ وَنَشْكُرُكَ عَلٰى عَوَاطِفِكَ لٰكِنْ يَا شَيْخُ	اِخْسَئُوْا يَا اَشْرَارُ! مَا اَنْتُمْ بِجَائِعِيْنَ هَلِ اتَّخَذْتُمُوْنِيْ هُزُءَةً

[1] فرمانبرداری کے طور پر

لَيْسَ فِيهَا خُبْزٌ وَلَا لَحْمٌ

بَيْنَكُمْ؟

(١٥) اَلْعَفْوَ، لَا تُؤَاخِذْنَا يَا عَمَّنَا هَا نَحْنُ نَأْكُلُ التِّيْنَ وَالرُّطَبَ

فَكُلُوا مَا تُحِبُّوْنَ مِنْهَا هَنِيْئًا مَرِيْئًا

(١٦) هَنَّأَكَ اللّٰهُ وَبَارَكَ اللّٰهُ فِيكَ، فَهَلْ تَسْمَحُ لَنَا يَا شَيْخُ أَنْ نَأْخُذَ مَعَنَا هٰذِهِ السَّلَّةَ لِنَأْكُلَ فِي الطَّرِيْقِ

وَاللّٰهِ أَنْتُمْ شَيَاطِيْنُ، مَا جِئْتُمْ لِتَسْأَلُوْا عَنِ الْمَسَائِلِ، إِنَّمَا جِئْتُمْ لِلْأَكْلِ وَالْاِسْتِهْزَاءِ

(١٧) أَيُّهَا الشَّيْخُ الْمُعَظَّمُ! نَطْلُبُ مِنْكَ الْعَفْوَ لِمَا فَعَلْنَا فِي حَضْرَتِكَ خِلَافَ الْأَدَبِ وَالْاِحْتِرَامِ وَ نَسْتَأْذِنُكَ الْيَوْمَ لِلذَّهَابِ فَإِنَّا نَرَاكَ[1] الْيَوْمَ غَضْبَانَ

غَفَرَ اللّٰهُ لَكُمْ! اِرْجِعُوْا مَتٰى شِئْتُمْ إِنْ كَانَتْ لَكُمْ حَاجَةٌ فِيْ فَهْمِ الْمَسَائِلِ، وَالسَّلَامُ

مِنَ الْقُرْاٰنِ

(١) وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ (٢) يٰيَحْيٰى خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ

(٣) خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ

(٤) كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا (٥) فَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا

[1] ہم دیکھ رہے ہیں آپ کو

حَيْثُ شِئْتُمَا (۶) وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى (۷) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ (۸) فَاسْئَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ (۹) ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ (۱۰) وَيُؤْثِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ (۱۱) إِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَأْجَرْتَ الْقَوِيُّ الْأَمِينُ (۱۲) أَأَنْتُمْ أَنْشَأْتُمْ شَجَرَتَهَا أَمْ نَحْنُ الْمُنْشِئُونَ (۱۳) وَإِذَا بَلَغَ الْأَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَأْذِنُوا كَمَا اسْتَأْذَنَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ (۱۴) قَالَتْ مَنْ أَنْبَأَكَ هٰذَا قَالَ نَبَّأَنِيَ الْعَلِيمُ الْخَبِيرُ ۔

ذیل کے جملے کی تحلیل صرفی ونحوی کرو

يَتَّخِذُ أَحْمَدُ زَيْدًا صَدِيقًا (احمد زید کو دوست بناتا ہے)

اس کی تحلیل صرفی اس طرح کرو :۔

(يَتَّخِذُ) فعل، مضارع، معروف، متعدی بہ دو مفعول۔ یعنی اس کے دو مفعول آیا کرتے ہیں، مذکر غائب، ثلاثی مزید از باب اِفْتَعَلَ، از قسم مہموز الفاء، در اصل يَأْتَخِذُ قاعدۂ تخفیف نمبر (۴) کے مطابق ہمزہ کو ت سے بدل کر ت میں مُدْغَم کردیا گیا

[1] جہاں کہیں۔

(اَحْمَدُ) اسم، عَلَم، واحد، مذکر، غیر منصرف [دیکھو درس ۱۰-۷] اسی لئے اس پر تنوین نہیں آئی ہے، مشتق، اسم تفضیل از حَمِدَ، ثُلاثي مُجرّد

(زَيْدًا) اسم عَلَم، واحد، مذکر، مُنصَرِف، جامد ثلاثي مجرّد

(صَدِيْقًا) اسم، نکرہ، واحد، مذکر، مُنْصَرِف، مشتق، اسم صفت از صَدُقَ، ثلاثي مجرّد +

تحلیل نحوي اس طرح کرو :-

(يَتَّخِذُ) فعل مضارع متعدّي، معرب، مرفوع،

(اَحْمَدُ) فاعل ہے اس لئے مرفوع ہے،

(زَيْدًا) مفعول اوّل اس لئے منصوب ہے،

(صَدِيْقًا) مفعول ثاني ہے اسی لئے یہ بھی منصوب ہے

فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا +

اُردو سے عربی میں ترجمہ کرو

(۱) حامد! کیا تو سگریٹ کا عادی ہے؟	میں اس کا عادی تھا لیکن جب سے (مُنْذُ) مجھے ڈاکٹر نے منع کیا میں نے

	اسے چھوڑ دیا
(۲) تم نے بہت اچھا کیا! سگریٹ پھیپھڑے اور آنکھ کے لئے مُضر ہے	ہاں جناب! اسی لئے میں اب سگریٹ نہیں پیتا ہوں۔
(۳) کیا آپ نے یہ مکان کرایہ سے لے لیا؟	ہاں! میں نے یہ مکان کرایہ سے لے لیا ہے۔
(۴) کیا تم نے اس شخص کو مزدوری سے لگایا ہے؟	نہیں! ہم نے اسے مزدوری سے نہیں لگایا
(۵) اے میری بہن! تو اپنی لڑکی کو حکم کر کہ وہ اپنی کتاب میرے سامنے پڑھے	فاطمہ! تو کتاب لے اور اپنے ماموں کے سامنے پڑھ۔
(۶) اے لڑکو! اپنی کتابیں لو اور پڑھو	ہاں جناب! ابھی ہم اپنی کتابیں لیتے ہیں۔
(۷) اے شریف عورت! تو اپنے لڑکوں اور لڑکیوں کو نماز کا حکم کر۔	ہاں بھائی! میں انھیں ضرور نماز کے لئے حکم کروں گی۔

(۸) اس لڑکے سے پوچھو تیرا نام کیا ہے اور تو کہاں[1] کا [باشندہ] ہے؟	میرے بھائیو! میرا نام سلیم ہے اور میں لاہور[2] کا [رہنے والا] ہوں۔
(۹) اے لڑکی! وہ میوہ جات کی ٹوکری لے اور اس میں جو پسند ہو کھالے	چچا [اے میرے چچا] میں آپ کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔
(۱۰) کیا ان لوگوں نے اس گھر کو مسجد بنالیا؟	جی ہاں! انھوں نے اس گھر کو مسجد بنالیا۔
(۱۱) تو تم اپنے مکان کو مدرسہ بنالو	اچھا[3]! ہم اپنے مکان کو مدرسہ بنالینگے۔

[1] مِنْ اَیْنَ اَنْتَ؟ [2] اَنَا مِنْ لَاھُوْرَ

[3] "اچھا" کی جگہ عربی میں طَیِّب یا حَسَن کہہ سکتے ہیں

سوالات نمبر ۱۳

(۱) فِعْل اور اسم اپنے ترکیبی حروف کے لحاظ سے کتنی قسم کے ہوتے ہیں؟

(۲) فعل غیر سالم کسے کہتے ہیں؟ اس کے اقسام بیان کرو۔

(۳) وہ شعر پڑھو جس میں فعل کی ساتوں قسمیں مذکور ہیں۔

(۴) مہموز کسے کہتے ہیں اور اس کی کتنی قسمیں ہیں؟

(۵) لفظی ثِقْل دور کرنے کے لئے مہموز میں جو تصرّف کیا جاتا ہے اسے کیا کہتے ہیں؟

(۶) مضاعف اور معتل کے تصرّفات کو کیا کہتے ہیں؟

(۷) مہموز میں لازمی تغیّر کب ہوتا ہے اور اختیاری کب؟

(۸) اَخَذَ، اَمَرَ اور اَکَلَ کا امر حاضر کیا ہوگا؟

(۹) ان تینوں فعلوں کا امر حالتِ وصل میں کیسا پڑھا جائیگا؟

(۱۰) ذیل کے الفاظ کے صیغے اور اُن کی اصلیت بتاؤ۔ ان میں کیا تغیّر کس قاعدے سے ہوا ہے کہاں وجوبًا اور کہاں جوازًا؟

اِیْمَانٌ، اٰلِفْ (از باب اَفْعَلَ)، اُوْمِنَ، اِتَّخَذَ، مُرْ، اِیْتَمِرْ، سَلْ، اٰلِفْ (از باب فَاعَلَ)، رَاسٌ، مِیْذَنَةٌ۔

(۱۱) مشق نمبر ۲۸ میں جتنے افعال و اسماء مہموز کی قسم ہوں انھیں الگ چُن لو اور ہر ایک کا صیغہ پہچانو۔

اَلدَّرْسُ التَّاسِعُ وَالْعِشْرُوْنَ

اَلْفِعْلُ الْمُضَاعَفُ

ماضی	مضارع مرفوع	مضارع مجزوم	امر حاضر
مَدَّ[1]	يَمُدُّ	لَمْ يَمُدِّ يا لَمْ يَمْدُدْ	
مَدَّا	يَمُدَّانِ	لَمْ يَمُدَّا	
مَدُّوْا	يَمُدُّوْنَ	لَمْ يَمُدُّوْا	
مَدَّتْ	تَمُدُّ	لَمْ تَمُدِّ يا لَمْ تَمْدُدْ	
مَدَّتَا	تَمُدَّانِ	لَمْ تَمُدَّا	
مَدَدْنَ	يَمْدُدْنَ	لَمْ يَمْدُدْنَ	
مَدَدْتَ	تَمُدُّ	لَمْ تَمُدِّ يا لَمْ تَمْدُدْ	مُدِّ يا اُمْدُدْ
مَدَدْتُمَا	تَمُدَّانِ	لَمْ تَمُدَّا	مُدَّا
مَدَدْتُمْ	تَمُدُّوْنَ	لَمْ تَمُدُّوْا	مُدُّوْا
مَدَدْتِ	تَمُدِّيْنَ	لَمْ تَمُدِّيْ	مُدِّيْ
مَدَدْتُمَا	تَمُدَّانِ	لَمْ تَمُدَّا	مُدَّا
مَدَدْتُنَّ	تَمْدُدْنَ	لَمْ تَمْدُدْنَ	اُمْدُدْنَ
مَدَدْتُ	اَمُدُّ	لَمْ اَمُدِّ يا لَمْ اَمْدُدْ	
مَدَدْنَا	نَمُدُّ	لَمْ نَمُدِّ يا لَمْ نَمْدُدْ	

[1] کھینچنا۔

۱۔ مضاعف کی ماضی و مضارع کی گردانوں کو دیکھ کر تم سمجھ سکتے ہو کہ جن صیغوں میں لام کلمہ متحرّك ہوا کرتا ہے وہاں مضاعف میں قاعدۂ ادغام نمبر (۲) و نمبر (۳) کے مطابق ادغام ہو جاتا ہے اور جن صیغوں میں لام کلمہ ساکن ہوا کرتا ہے وہ صیغے بالکل فعل سالم کی طرح بغیر کسی تغیر کے بولے جاتے ہیں۔ ان میں ادغام ممنوع ہے +

۲۔ جن صیغوں میں حرف جازم کی وجہ سے مضارع کا لام کلمہ ساکن کر دیا جاتا ہے یا امر کے جس صیغے میں قاعدے کے مطابق جزم کر دیا جاتا ہے وہاں ادغام بھی جائز ہے اور فکِّ ادغام (ادغام کھول دینا) بھی جائز ہے۔ لیکن ادغام کی حالت میں آخر کے حرف ساکن کو کوئی سی حرکت دینے کی ضرورت پڑتی ہے کیونکہ آخر میں حرکت نہ ہو تو تلفظ ہی نہ ہو سکیگا۔ یہ حرکت اکثر زیر کی دی جاتی ہے۔ کبھی زبر بھی دیتے ہیں اور ماقبل مضموم ہو تو پیش بھی دے سکتے ہیں: لَمْ یَمُدِّ یا لَمْ یَمْدُدْ۔ مُدِّ یا اُمْدُدْ +

تنبیہ ۱۔ اُمْدُدْ میں ادغام کے بعد ھمزۃ الوصل کی ضرورت نہیں رہتی کیونکہ پہلا حرف متحرّك ہو جاتا ہے +

۳۔ سبق ۲۷ میں تم نے ادغام کے تین قاعدے دیکھ لئے ہیں اب مذکورہ بیان سے ایک نیا قاعدہ تم سمجھ سکتے ہو جو حسب ذیل ہے:۔

قاعدہ ادغام نمبر (۴) حرفِ جازم کی وجہ سے مضارع کے جو صیغے مجزوم ہو جاتے ہیں، نیز امر کے وہ صیغے جن کے آخر میں جزم پڑھا جاتا ہے ان میں ادغام اور فَکِّ ادغام دونوں جائز ہیں ۔

۴ - ادغام کے مذکورہ قاعدے مضاعف سے متعلق تھے جو دو ہم جنس حرفوں میں ہوا کرتا ہے۔ اب چند ایسے قاعدے بتلائے جاتے ہیں جن کا تعلق دوسرے افعال سے ہے۔ یہ ادغام ہم جنس حرفوں میں نہیں بلکہ ہم مخرج یا قریبُ الْمَخْرَج حروف میں ہوتا ہے (مخرج کا بیان آگے آتا ہے) ۔

قاعدۂ ادغام نمبر (۵) باب اِفْتَعَلَ (۷) کا ف کلمہ جب د، ذ یا ز ہو تو اِفْتَعَلَ کی ت کو انہی حرفوں سے بدل کر باہم ادغام کرنا لازم ہے: اِدْتَخَلَ سے اِدْدَخَلَ پھر اِدَّخَلَ،[1] یَدْتَخِلُ سے یَدْدَخِلُ پھر یَدَّخِلُ۔ اِذْتَكَرَ، یَذْتَكِرُ سے اِذَّكَرَ، یَذَّكِرُ[2] اور اِزْتَانَ، یَزْتَانُ سے اِزَّانَ[3]، یَزَّانُ بن جاتا ہے ۔

تنبیہ ۲ - اِذَّكَرَ کو اِدَّكَرَ بھی بولتے ہیں: فَهَلْ[4] مِنْ مُدَّكِرٍ ۔

قاعدہ ادغام نمبر (۶) باب تَفَعَّلَ اور تَفَاعَلَ کا ف کلمہ

---

[1] داخل ہونا ۔ [2] نصیحت لینا ۔ [3] زینت دار ہونا ۔ [4] تو کیا ہے کوئی نصیحت لینے والا؟

ان دس حرفوں (ث، د، ذ، ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ) میں سے کوئی ایک ہو تو ابواب مذکورہ کی ت کو ان حرفوں سے بدل کر باہم ادغام کر دینا جائز ہے (ضروری نہیں)۔ اس وقت ماضی اور امر کے شروع میں همزة الوصل بڑھانے کی ضرورت پڑتی ہے: تَذَكَّرَ سے اِذَّكَّرَ يَذَّكَّرُ، اِذَّكَّرْ اور تَثَاقَلَ سے اِثَّاقَلَ، يَثَّاقَلُ، اِثَّاقَلْ۔

قاعدہ ادغام نمبر (۷)۔ لام تعریف (اَلْ) کو حروف شمسیہ (دیکھو درس ۲-۵) میں ادغام کرنا واجب ہے: اَلتَّاءُ، اَلثَّاءُ، اَلدَّالُ وغیرہ۔

تنبیہ ۳۔ مخرج سے مراد منہ کے اندر کی وہ جگہ ہے جہاں سے حروف کی آواز نکلتی ہے۔ مخرج کے لحاظ سے حروف کے کئی گروہ ہیں:۔

(۱) حروف حَلْقِيَّہ جن کا مخرج حلق ہے: ح، خ، ع، غ، ء اور ھ۔

(۲) حروف لَهَوِيَّہ جن کا مخرج لَهَاة یعنی حلق کا کوّا ہے: ق اور ك۔

(۳) حروف شَجْرِيَّہ جن کا مخرج وسطِ زبان ہے: ج، ش اور ي۔

(۴) حروف نِطْعِيَّہ جن کا مخرج تالو ہے: ط، ت اور د۔

(۵) حروف اَسَلِيَّہ جن کا مخرج زبان کا سرا ہے: ص، ز اور س۔

(۶) حروف شَفَوِيَّہ جن کا مخرج لب ہے: ب، و، م اور ف۔

---

۱ یاد رکھنا، نصیحت لینا۔ ۲ بوجھل ہونا۔ ۳ شَجْرٌ دونوں کلّوں کے بیچ کی جگہ۔ ۴ نِطْعٌ یا نِطَعٌ تالو میں وہ جگہ جہاں زبان کا سرا لگتا ہے۔ ۵ اَسَلَةٌ نوکِ زبان۔ ۶ شَفَةٌ لب۔

اسی طرح کل سولہ یا سترہ مخارج ہیں جن کی تفصیل بڑی کتابوں میں ملیگی۔

فعل مضاعف ثلاثی مجرد کے تین بابوں (نَصَرَ، ضَرَبَ اور سَمِعَ سے اکثر آتا ہے اور باب کَرُمَ سے کمتر۔ اور ابواب ثلاثی مزید کے آٹھویں اور نویں باب کے سوا باقی تمام ابواب سے آتا ہے۔ ذیل میں صرف صغیر دیکھ کر اچھی طرح سمجھ جاؤ گے :-

مِنَ الثُّلَاثِيِّ الْمُجَرَّدِ

مَدَّ (ن)	يَمُدُّ	مُدَّ يا اُمْدُدْ	مَادٌّ	مَمْدُوْدٌ	مَدٌّ [1]
فَرَّ (ض)	يَفِرُّ	فِرَّ يا اِفْرِرْ	فَارٌّ	مَفْرُوْرٌ	فَرٌّ يا فِرَارٌ [2]
مَسَّ (س)	يَمَسُّ	مَسَّ يا اِمْسَسْ	مَاسٌّ	مَمْسُوْسٌ	مَسٌّ [3]
لَبَّ (ك)	يَلُبُّ	لُبَّ يا اُلْبُبْ	لَبِيْبٌ		لَبَابَةٌ [4]

مِنَ الثُّلَاثِيِّ الْمَزِيْدِ

۱۔ اَمَدَّ	يُمِدُّ	اَمِدَّ يا اَمْدِدْ	مُمِدٌّ	مُمَدٌّ	اِمْدَادٌ [5]
۲۔ مَدَّدَ	يُمَدِّدُ	مَدِّدْ	مُمَدِّدٌ	مُمَدَّدٌ	تَمْدِيْدٌ [6]
۳۔ مَادَّ	يُمَادُّ	مَادِّ يا مَادِدْ	مُمَادٌّ	مُمَادٌّ	مُمَادَّةٌ [7]
۴۔ تَمَدَّدَ	يَتَمَدَّدُ	تَمَدَّدْ	مُتَمَدِّدٌ	مُتَمَدَّدٌ	تَمَدُّدٌ [8]
۵۔ تَمَادَّ	يَتَمَادُّ	تَمَادَّ يا تَمَادَدْ	مُتَمَادٌّ	مُتَمَادٌّ	تَمَادٌّ [9]

[1] کھینچنا۔ [2] بھاگنا۔ [3] چھونا۔ [4] عقلمند ہونا۔ [5] مدد کرنا۔ [6] پھیلانا۔ [7] کھینچنا، ٹالنا۔ [8] کھینچنا۔ [9] باہم کھینچا تانا۔

۶۔ اِنْشَقَّ	يَنْشَقُّ	اِنْشَقِّ یا اِنْشَقِقْ	مُنْشَقٌّ	مُنْشَقٌّ	اِنْشِقَاقٌ[1]
۷۔ اِمْتَدَّ	يَمْتَدُّ	اِمْتَدِّ یا اِمْتَدِدْ	مُمْتَدٌّ	مُمْتَدٌّ	اِمْتِدَادٌ[2]
۱۰۔ اِسْتَمَدَّ	يَسْتَمِدُّ	اِسْتَمِدِّ یا اِسْتَمْدِدْ	مُسْتَمِدٌّ	مُسْتَمَدٌّ	اِسْتِمْدَادٌ[3]

تنبیہ ۴۔ باب اِنْفَعَلَ سے مَدَّ نہیں گردانا جاتا اس لئے مادہ بدلنا پڑا۔ اور باب اِفْعَلَّ اور اِفْعَالَّ سے مضاعف نہیں آتا۔

تنبیہ ۵۔ گردان دیکھ کر سمجھ سکتے ہو کہ باب (۲) اور (۴) میں کوئی تغیر نہیں ہوا ہے۔ انہیں بالکل صحیح کی مانند گردانا جاتا ہے۔

تنبیہ ۶۔ باب ۳، ۵، ۶ اور ۷ میں اسم فاعل اور اسم مفعول اِدْغام کی وجہ سے یکساں ہوگئے ہیں۔ مگر تم سمجھ سکتے ہو کہ اصل میں الگ الگ ہونے چاہئیں۔ اسم فاعل میں ما قبل آخر مکسور اور اسم مفعول میں مفتوح ہونا چاہئے پس مُمَادٌّ اگر اسم فاعل ہے تو اصل میں مُمَادِدٌ اور اسم مفعول ہے تو مُمَادَدٌ ہے۔

سلسلة الالفاظ نمبر ۲۷

اَرْضٰی (يُرْضِي) راضی کرلینا۔ خوش کرنا	اِسْتَخَفَّ (۱۰) ہلکا یا ذلیل سمجھنا
اِتَّبَعَ (۷) پیروی کرنا	اِعْتَرَفَ (۷) اقرار کرنا

[1] پھٹنا۔ [2] پھیلنا۔ [3] مدد طلب کرنا۔

اِغْتَرَّ (۸) دھوکا کھانا۔ مغرور ہونا
اِغْتَنَمَ (۸) غنیمت جاننا
أَحَسَّ (۱-بہ) محسوس کرنا
أَعْلَنَ (۱) ظاہر کرنا
اِنْفَتَحَ (۶) کھل جانا
تَأَخَّرَ (۴) دیر کرنا۔ پیچھے ہٹنا
تَحَرَّكَ (۴) ہلنا
تَنَبَّهَ (۴) بیدار ہونا
جَدَّ (ض) کوشش کرنا
جَهَرَ (ف) ظاہر کرنا۔ آواز بلند کرنا
حَاجَّ (۳) باہم حجت کرنا۔ مباحثہ کرنا
حَقَّ (ض) ثابت ہونا (۱) ثابت کرنا
(۲) تحقیق کرنا (۱۰) حقدار ہونا
دَقَّ (ن۔ الْجَرَسَ) گھنٹی بجانا
دَقَّ الْبَابَ دروازہ کھٹکھٹانا
دَقَّ الدَّوَاءَ دوا پیسنا۔ باریک کرنا
دَلَّ (ن۔ عَلَيْهِ یا اِلَيْهِ) بتلانا

ذَلَّ (ض) ذلیل ہونا (۱) ذلیل کرنا
رَدَّ (ن) لوٹا دینا (۴) تردد یا پس و پیش کرنا
سَخَّرَ (۲) تابع کرنا۔ مسخر کرنا
سَرَّ (ن) خوش کرنا (۱) چھپانا
سُرَّ (مجہول آتا ہے) خوش ہونا۔ خوش کیا جانا
اِثَّاقَلَ (۵) اصل میں تَثَاقَلَ ہے) بوجھل ہونا
سَقَطَ (ن) گرنا (۱) و (۳) گرانا
سَعٰی (یَسْعٰی) کوشش کرنا
شَقَّ (ن) پھاڑنا (عَلَيْهِ) شاق گذرنا
(۶) پھٹ جانا
صَدَّ (ن) روکنا
طَمِعَ (س) طمع کرنا
ظَنَّ (ن) گمان کرنا۔ خیال کرنا
عَدَّ (ن) گننا (۱) تیار کرنا (۱۰) تیار ہونا
عَزَّ (ض) عزت دار ہونا۔ غالب ہونا
(۱) عزت دینا

غَضَّ (ن) آواز یا نگاہ کو پست کرنا
قَصَّ (ن۔ عَلَيْهِ) قصہ سنانا۔ بیان کرنا
قَلَّ (ض) کم ہونا (۱۰) کم جاننا۔ خود مختار ہونا
قَنِعَ (س) قناعت کرنا
لَبِسَ (س) پہننا

مَرَّ (ن۔ بِهٖ یا عَلَيْهِ) گذرنا کسی پر
مَسَّ (س) چھونا
مَنَّ (ن۔ عَلَيْهِ) احسان کرنا۔ احسان جتلانا
نَفَرَ (ض) بھاگنا۔ لڑائی کے لئے نکلنا
هَزَّ (ن) ہلانا

آخَرُ دوسرا
اِلَّا لیکن۔ مگر
بَرٌّ احسان کرنے والا
بَرْدٌ سردی۔ ٹھنڈک
بَطِيئَةٌ سست رفتار
ثَمِينٌ قیمتی
جَارِيَةٌ خادمہ۔ لونڈی
جَرَسٌ گھنٹی
جِذْعٌ تنہ درخت کا
جَنِيٌّ تازہ چنا ہوا پھل
حُمّٰى تپ (ج حُمَيَاتٌ مؤنث ہے)

حِينٌ (ج اَحْيَانٌ) وقت
حِينًا مَّا کسی وقت
خَيْلٌ (اسم جمع) گھوڑے
دَقِيقٌ باریک پیسی ہوئی چیز۔ آٹا
دُوْنَ سوا
رُؤْيَا خواب
رِبَاطٌ باندھنا
شَرِيْرٌ (ج اَشْرَارٌ) شرارت کرنے والا
صُوفٌ اون
سَاعَةُ الْعُسْرَةِ مشکل کی گھڑی
قَائِمَةٌ چوپائے کا یا میز کرسی کا پاؤں

كَاشِفٌ کھولنے والا	مَجِيءٌ آنا
لِقَاءٌ ملاقات	مِسْمَارٌ کیل لوہے کی
لَوْلَا اگر نہ ہوتا	مُلَاقٍ ملنے والا
لَا بَأْسَ کوئی مضائقہ نہیں	

مشق نمبر ۲۹

تنبیہ۔ چونکہ سبق مضاعف کا ہے اس لئے ہر جملے میں مضاعف الفاظ کے استعمال کا خاص طور پر خیال رکھنا پڑا ہے۔ اگرچہ تحسین عبارت کے لحاظ سے بعض مواقع میں دوسری قسم کے الفاظ زیادہ موزوں ہو سکتے تھے۔

(۱) دُقَّ الْجَرَسُ يَا حَامِدُ فَقَدْ قَرُبَ وَقْتُ الْمَدْرَسَةِ	قَدْ دُقَّ الْجَرَسُ قَبْلَ مَجِيئِكُمْ يَا أُسْتَاذِي
(۲) مَنْ دَقَّ الْجَرَسَ؟	دَقَقْتُهُ أَنَا يَا سَيِّدِي
(۳) كَيْفَ دَقَقْتَ قَبْلَ الْوَقْتِ؟	اَلسَّاعَةُ مُتَأَخِّرَةٌ (يَا بَطِيئَةٌ) يَا سَيِّدِي
(۴) قَائِمَةُ الْكُرْسِيِّ تَتَحَرَّكُ، قُلْ لِلنَّجَّارِ أَنْ يَدُقَّ مِسْمَارًا فِيهَا	هُوَ يَظُنُّ أَنَّهَا تَنْشَقُّ بِالْمِسْمَارِ
(۵) مَنْ يَدُقُّ الْبَابَ؟	لَعَلَّ الْجَارِيَةَ تَدُقُّ الْبَابَ

سوال	جواب
(۶) یَاجَارِیَةُ دُقِّی الدَّوَاءَ جَیِّدًا	اُنْظُرْ یَا سَیِّدِیْ! اَلدَّوَاءُ مَدْقُوْقٌ جَیِّدًا کَالدَّقِیْقِ
(۷) اِلٰی اَیْنَ تَفِرُّوْنَ یَا اَوْلَادُ؟	نَحْنُ نَفِرُّ اِلَی الْمَدْرَسَةِ
(۸) فَفِرُّوْا وَلَا تَتَاَخَّرُوْا	هٰذَا هُوَ مَطْلُوْبُنَا
(۹) یَا خَلِیْلُ! عُدَّ اَوْرَاقَ هٰذَا الْکِتَابِ، کَمْ هِیَ	قَدْ عَدَدْتُهَا فَهِیَ خَمْسُوْنَ وَرَقَةً
(۱۰) یَا خَلِیْلُ! هَلْ یَسُرُّکَ الذَّهَابُ اِلَی الْمَدْرَسَةِ اَمْ اِلٰی مَیْدَانِ اللَّعِبِ؟	وَاللّٰهِ یَسُرُّنِیْ اَنْ اَتَعَلَّمَ وَقْتَ الدَّرْسِ وَاَلْعَبَ وَقْتَ اللَّعِبِ
(۱۱) هَلْ یَسُرُّ اَخَاکَ الدَّرْسُ اَمِ اللَّعِبُ؟	یَا سَیِّدِیْ یَسُرُّهُ اللَّعِبُ اَکْثَرَ مِنْ مَا یَسُرُّهُ الدَّرْسُ
(۱۲) اَظُنُّ اَنَّکَ نَاجِحٌ فِی الْاِمْتِحَانِ الْمَاضِیْ	اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ قَدْ نَجَحْتُ وَقَدْ کُنْتُ اَعْدَدْتُ لِلنَّجَاحِ مِنْ قَبْلُ
(۱۳) صَدَقَ مَنْ قَالَ "مَنْ جَدَّ وَجَدَ"	وَقَالَ تَعَالٰی "لَیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی"
(۱۴) لٰکِنِّیْ اَسْئَلُکَ هَلْ اَعْدَدْتَ	اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اُعِدُّ لَهٗ وَاَرْجُوْ مِنْ

لِلْاِمْتِحَانِ الْاَكْبَرِ اِمْتِحَانِ الْاٰخِرَةِ؟	رَبِّي الْفَلَاحَ وَالنَّجَاحَ فِي ذٰلِكَ الْاِمْتِحَانِ اَيْضًا
(١٥) وَاللّٰهِ لَقَدْ سَرَّنِي كَلَامُكَ يَا خَلِيْلُ	وَاَنَا سُرِرْتُ بِلِقَاءِكَ يَا سَيِّدِي
(١٦) يَا سَلِيْمُ! هَلْ اَدُلُّكَ عَلٰى عَمَلٍ يُعِزُّكَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ؟	دُلَّنِي عَلَيْهِ مِنْ فَضْلِكَ۔ لِتَكُوْنَ مَاْجُوْرًا۔ فَالدَّالُّ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهٖ
(١٧) كُنْ مُطِيْعًا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَبَرًّا بِوَالِدَيْكَ وَمُتَوَدِّدًا اِلٰى خَلْقِ اللّٰهِ، تَكُنْ عَزِيْزًا عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ النَّاسِ	وَاللّٰهِ يَا عَمِّي دَلَلْتَنِي عَلٰى عَمَلٍ جَامِعِ الْخَيْرِ كُلِّهٖ۔ فَجَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرَ الْجَزَاءِ
(١٨) اَلَا تُحِسِّيْنَ بِالْبَرْدِ يَا لَيْلٰى فِي هٰذِهِ الْاَيَّامِ اَيَّامِ الْبَرْدِ وَالشِّتَاءِ	كَيْفَ ظَنَنْتَ يَا سَيِّدِي! اَنِّي لَمْ اُحِسَّ بِالْبَرْدِ؟
(١٩) اِنِّي اَرٰكِ[1] مَلْبُوْسَةً فِي	لَيَشُقُّ عَلَيَّ يَا سَيِّدِي لِبَاسُ

[1] میں تجھے دیکھ رہا ہوں۔

لِبَاسِ الصَّيْفِ	الصُّوفِ
(۲۰) لَا بَأْسَ بِهِ، اِلْبَسِي لِبَاسَ الصُّوفِ فِي الشِّتَاءِ كَيْ لَا يَمْسَكِ الْحُمّٰى وَالزُّكَامُ	أَحْسَنْتَ يَا سَيِّدِي! أَنَا مَسْرُوْرٌ وَمَمْنُوْنٌ بِطِيْبِ عَوَاطِفِكَ
(۲۱) هَلْ تَمُرِّيْنَ حِيْنًا مَا عَلٰى حَدِيْقَةٍ وَتَنْظُرِيْنَ أَشْجَارَهَا وَتَشُمِّيْنَ أَزْهَارَهَا	نَعَمْ! كُنْتُ مَرَرْتُ بِالْبُسْتَانِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَرَأَيْتُ شَجَرَةً حَسْنَاءَ فَهَزَزْتُ أَغْصَانَهَا وَشَمِمْتُ أَزْهَارَهَا
(۲۲) لَا تَهُزِّي الْأَغْصَانَ وَلَا تَطْمَعِي فِي الْأَثْمَارِ، فَإِنَّ الطَّمَعَ يُذِلُّكِ	صَدَقْتَ يَا أُسْتَاذِي! كَانَتْ تَقُوْلُ أُمِّي "عَزَّ مَنْ قَنِعَ وَذَلَّ مَنْ طَمِعَ"
(۲۳) أَلَمْ تَعْلَمُوْا يَا إِخْوَانِي أَنَّ أَهْلَ مِصْرَ قَدِ اسْتَقَلُّوْا مُنْذُ زَمَانٍ، فَلِمَ لَا يَسْتَقِلُّ أَهْلُ الْهِنْدِ؟	أَهْلُ الْهِنْدِ كَانُوْا يَسْتَخِفُّوْنَ وَيَسْتَقِلُّوْنَ أَنْفُسَهُمْ لٰكِنِ الْيَوْمَ تَنَبَّهُوْا قَلِيْلًا، فَالْيَوْمَ يُؤَمَّلُ مِنْهُمْ مَا كَانَ لَا يُؤَمَّلُ بِالْأَمْسِ
(۲۴) قَدِ اعْتَرَفَ الْآنَ كَثِيْرٌ مِنْ	نَعَمْ لَوْلَا رِجَالُ الْهِنْدِ وَأَسْبَابُهَا

زُعَمَاءُ إِنْجِلْتَرَا أَنَّ الْهِنْدَ قَدِ اسْتَحَقَّتِ الْاِسْتِقْلَالَ بِإِمْدَادِهَا الثَّمِيْنَةِ فِيْ حُصُوْلِ الْفَتْحِ

لَمَا انْفَتَحَ أَبَدًا لِاِنْجِلْتَرَا اَبَابُ الْفَتْحِ فِيْ أَفْرِيْقِيَّةَ وَإِيْطَالِيَةَ وَفِيْ شَرْقِ الْهِنْدِ وَلَا فِيْ أُوْرُبَّا

(۲۵) وَهٰكَذَا كُلُّ مَمْلَكَةٍ مِنْ مَمَالِكِ الْإِسْلَامِ مَدَّتْ يَدَهَا إِلٰى إِمْدَادِ الْبِرِطَانِيَةِ فِيْ حُصُوْلِ الْفَتْحِ

صَدَقْتَ! فَيَجِبُ عَلَى الْبِرِطَانِيَةِ أَنْ تُرْضِيَ الَّذِيْنَ أَمَدُّوْهَا فِيْ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ فَمَنْ لَمْ يُسَخِّرْ بِالْإِحْسَانِ قُلُوْبَ الْأَصْدِقَاءِ لَا يَغْتَرَّ بِالْفَتْحِ عَلَى الْأَعْدَاءِ

(۲۶) نَرْجُوْ مِنْ عُقَلَاءِ الْبِرِطَانِيَا أَنَّهُمْ لَا يَغْتَرُّوْنَ بِهٰذَا الْفَتْحِ وَلَا يَتَرَدَّدُوْنَ فِيْ إِعْطَاءِ الْهِنْدِ حَقَّهَا

هٰكَذَا أَظُنُّ يَا سَيِّدِيْ، مَعَ ذٰلِكَ لَا نَغْتَرُّ بِوَعْدِهِمْ، فَإِنَّ الْحُرِّيَّةَ لَا تُوْهَبُ[1]، بَلْ تُؤْخَذُ بِالْقُوَّةِ وَالْاِسْتِعْدَادِ

مِنَ الْقُرْآنِ

(۱) نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ أَحْسَنَ الْقَصَصِ (۲) يَا بُنَيَّ [اے میرے پیارے بیٹے] لَا تَقْصُصْ رُؤْيَاكَ عَلٰى إِخْوَتِكَ (۳) وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ؟ (۴) وَقَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا

[1] بخشی نہیں جاتی۔

النَّارُ اِلَّا اَيَّامًا مَّعْدُوْدَةً (۵) وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا
كَاشِفَ لَهٗ اِلَّا هُوَ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيْرٌ (۶) قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ (۷) قُلْ
لِّلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ (۸) قُلْ اِنْ كُنْتُمْ
تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ (۹) اَسِرُّوْا قَوْلَكُمْ اَوِ
اجْهَرُوْا بِهٖ ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ (۱۰) وَحَاجَّهٗ قَوْمُهٗ
قَالَ اَتُحَاجُّوْنِّيْ [اَتُحَاجُوْنَنِيْ] فِى اللّٰهِ (۱۱) قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ
الَّذِيْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلَاقِيْكُمْ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عَالِمِ
الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ (۱۲) وَهُزِّيْ
اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسَاقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا (۱۳) تُعِزُّ
مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ (۱۴) يَمُنُّوْنَ عَلَيْكَ اَنْ اَسْلَمُوْا
قُلْ لَّا تَمُنُّوْا عَلَيَّ اِسْلَامَكُمْ بَلِ اللّٰهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ اَنْ هَدٰىكُمْ
لِلْاِيْمَانِ (۱۵) وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ
الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ وَاٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ
لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ ۚ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ (۱۶) يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ مَا لَكُمْ اِذَا
قِيْلَ لَكُمُ انْفِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اثَّاقَلْتُمْ اَرَضِيْتُمْ بِالْحَيٰوةِ
الدُّنْيَا مِنَ الْاٰخِرَةِ ؟

۱ه جہاں تک تم سے ہو سکے ۔ ۲ه کیا تم راضی ہو گئے ۔ ۳ه آخرت کے مقابلے میں ۔

اُردو سے عربی میں ترجمہ کرو

(۱) مدرسہ کی گھنٹی کب بجائی گئی؟	ابھی آدھ گھنٹہ پیشتر بجائی گئی
(۲) کس نے [اُسے] بجایا؟	شاید حامد نے بجائی
(۳) میز کے پائے میں ایک کیل ٹھوک دو	جناب! میں خیال کرتا ہوں کہ وہ کیل سے پھٹ جائیگا
(۴) دیکھو! دروازہ کون کھٹکھٹا رہا ہے؟	شاید حامد دروازہ کھٹکھٹا رہا ہے
(۵) اے لڑکے! یہ اچھی طرح کوٹ لے	ہاں جناب! ابھی وہ کوٹ دیتا ہوں
(۶) لڑکیو! تم کہاں بھاگی جا رہی ہو؟	چھوڑیئے جناب! ہم مدرسہ کی طرف دوڑ رہے ہیں
(۷) ابھی مدرسہ کی گھنٹی نہیں بجی؟	جناب! گھنٹی بج گئی
(۸) تو بھاگو دیر مت کرو	یہی تو ہمارا مطلب ہے

(۹) کیا تجھے تیرے باپ کے خط نے مسرور نہیں کیا؟	واللہ! میں اپنے والد کے خط سے بہت ہی خوش ہوا
(۱۰) آپ مجھے براہ مہربانی ایسی کتاب کا پتہ دینگے جس سے [یہ]	ہاں! میں تمھیں ضرور ایسی کتاب کا پتہ دونگا جو عربی سمجھنے میں تمھیں مدد

میرے لئے عربی سمجھنا آسان ہو جائے	دیگی
(۱۱) رشید! کیا تمھیں سردی محسوس نہیں ہوتی؟	جناب مجھے سردی محسوس ہوتی ہے
(۱۲) حمید! تم نے اپنا قمیص کیسے پھاڑا؟	جناب میں نے نہیں پھاڑا بلکہ اس شریر لڑکے نے پھاڑ ڈالا
(۱۳) کیا تمھارے اُستاد تمھیں تاریخی قصّے سُناتے ہیں؟	جی ہاں! وہ ہمیں ہر روز ایک تاریخی قصّہ سُناتے ہیں

سوالات نمبر ۱۴

(۱) فعل مضاعف کی تعریف کرو

(۲) ادغام کسے کہتے ہیں؟

(۳) کون سی صورت میں ادغام اور فَكِّ اِدغام دونوں جائز ہیں؟

(۴) سَبَبٌ میں ادغام کا قاعدہ پایا جاتا ہے یا نہیں؟ اگر پایا جاتا ہے تو ادغام کیوں نہیں ہوا؟

(۵) مضاعف سے امر کے صیغۂ واحد مذکر میں کتنی صورتیں جائز ہیں؟

(۶) ماضی و مضارع و امر کے کون کون سے صیغوں میں ادغام ممنوع ہے؟

(۷) ذیل کے صیغے پہچانو اور بتاؤ کہ وہ اصل میں کیا ہیں اور کس قاعدے سے ان میں تغیر ہوا ہے:

دَلَّ، دُلَّ، دُلِّ، دُلُّ، دُلُّوا، يَدُلَّانِ، لَمْ يَدُلَّ، دَالٌّ، اَدَلَّ، اَدُلُّ، اَدُلُّ، تَمَادٌّ، اِدَّكَرَ، مُطَّهِرٌ، اِدَّخَلَ۔

(۸) ثلاثی مجرد کے اور ثلاثی مزید کے کون کون سے ابواب سے مضاعف نہیں آتا۔

(۹) مَدَّ سے مضارع مؤکد کی گردان کرو۔

(۱۰) مشق نمبر ۲۹ میں مضاعف کی قسم کے افعال چُن کر لکھو۔

(۱۱) ذیل کے جملے کی تحلیلِ صرفی و نحوی کرو:-

تَقُصُّ عَلَيَّ اُمِّي قَصَصًا عَجِيْبَةً

(۱۲) ذیل کی عبارت کو اعراب لگاؤ اور ترجمہ کرو:-

یا اولاد! قد دقّ جرس المدرسة ففرّوا الیها ولا تتأخّروا عن الوقت - واجتهدوا في تحصیل الفلاح واستعدّوا للنجاح - ولا تکسلوا، اما سمعتم؟
"عزّ من جدّ وذلّ من کسل"

اَلدَّرْسُ الثَّلٰثُوْنَ

اَلْمُعْتَلُّ

۱- معتل کی تعریف اور اُس کی تین قسمیں درس ۲۶ میں تم سمجھ چکے ہو۔ یہاں معتل کی پہلی قسم یعنی معتل الفاء یا مثال کی قسم کے افعال کے تغیرات بتلائے جاتے ہیں

۲- فاء کلمہ کی جگہ واو ہو تو مثال واوي اور ي ہو تو مثال یائی کہتے ہیں +

۳- ذیل کے جملوں میں مثال واوي کے تغیرات میں غور کرو:-

ماضي	مضارع	امر
(۱) وَزَنَ زَیْدٌ خَاتَمَهٗ	هُوَ یَزِنُ خَاتَمَهٗ	زِنْ خَاتَمَكَ
(۲) وَجِلَ الطِّفْلُ مِنَ الْهِرَّةِ	هُوَ یَوْجَلُ مِنَ الْهِرَّةِ	اِیْجَلْ مِنَ الذِّئْبِ

ماضي	مضارع	امر
(۳) وَضَعَ زَيْدٌ كِتَابَهٗ	هُوَ يَضَعُ كِتَابَهٗ	ضَعْ كِتَابَكَ
(۴) اِتَّصَلَ الْحَدِيْقَةُ بِالْبَيْتِ	يَتَّصِلُ الْبَيْتُ بِالْمَسْجِدِ	اِتَّصِلْ بِاِخْوَانِكَ

پہلے ہر ایک فعل پر نظر ڈال کر معلوم کرو کہ یہ افعال کس قسم کے ہیں۔ اوپر کی تین سطروں میں ہر ایک ماضي کو دیکھ کر فوراً سمجھ جاؤ گے کہ یہ مثال واوي کی قسم کے ہیں۔ جب ماضي مثال واوي ہے تو اس کا مضارع اور امر بھی اسی قسم میں شامل ہونا چاہیئے اگرچہ بعض میں واو نظر نہیں آتا۔

چوتھی سطر میں اِتَّصَلَ تو تمھارا جانا بوجھا لفظ ہے۔ تم نے سبق ۲۷ قاعدۂ تعلیل نمبر (۱۱) میں سمجھ لیا ہے کہ اِوْتَصَلَ (بروزن اِفْتَعَلَ) سے اِتَّصَلَ بن جاتا ہے اس لئے یہ بھی مثال واوي ہے۔

اچھا اب مذکورہ مثالوں پر ایک بار اور نظر ڈالیں اور دیکھیں کس فعل میں کیا تغیر ہوا ہے۔ دیکھو اوپر کی تین سطروں میں ماضي میں کوئی تغیر نہیں معلوم ہوتا۔ ہاں پہلی سطر میں مضارع يَزِنُ اور امر زِنْ سے واو غائب ہے۔ ہونا چاہیئے تھا يَوْزِنُ اور اِوْزِنْ۔ پھر دوسری سطر میں مضارع کا واو موجود ہے۔ آخر دونوں میں فرق کیا ہے؟ ذرا غور کرو تو سمجھ جاؤ گے کہ يَوْزِنُ میں عين

کلمہ مکسور ہے اور یَوْجَلُ میں مفتوح ہے۔ اس سے تم نتیجہ نکال سکتے ہو کہ مثال واوی کے مضارع میں جب عین کلمہ مکسور ہو تو واو حذف کر دیا جاتا ہے اس لئے یَوْزِنُ سے یَزِنُ بن گیا۔ چونکہ امر مضارع سے بنایا جاتا ہے اس لئے یَزِنُ کا امر زِنْ ہی ہو سکتا ہے (دیکھو درس ۲۱۔ تنبیہ ۱)۔

اب دوسری سطر کے امر اِیْجَلْ میں واو کی جگہ ی دیکھ کر سمجھ جاؤ گے کہ قاعدۂ تعلیل نمبر (۲) کے مطابق واو کو ی سے بدل دیا گیا ہے۔

ہاں تیسری سطر میں مضارع کا واو غائب دیکھ کر تمہیں ضرور تعجب ہوگا۔ کیونکہ تم سمجھ گئے ہوگے یَضَعُ اصل میں یَوْضَعُ ہونا چاہئے پھر جبکہ یَوْجَلُ سے واو حذف نہیں ہوا تو یَوْضَعُ سے کیونکر حذف ہوا؟ اس کا جواب یہ دیا جاتا ہے کہ یَوْجَلُ میں کوئی حرف حلقی نہیں ہے اور یَوْضَعُ میں ع حرف حلقی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ واو ساکن کا ماقبل مفتوح ہو تو اس کے بعد حرف حلقی کی آواز ٹھیک نہیں لگتی اس لئے واو حذف کر دیا گیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ مثال واوی کے مضارع مفتوح العین میں جب حرف حلقی ہو تو واو حذف کر دیا جاتا ہے مگر واو کا ماقبل مضموم ہو تو واو نہیں حذف ہوتا: یُوْضَعُ میں جو

یَضَعُ کا مجہول ہے واو نہیں حذف ہوگا۔

اب چوتھی سطر پر نظر ڈالو۔ یہ تو معلوم ہو چکا کہ اِتَّصَلَ اصل میں اِوْتَصَلَ ہے۔ قیاس چاہتا ہے کہ اِیجَلَ کی طرح اس میں بھی واو کو ي سے بدل کر اِیتَصَلَ بنا دیا جاتا۔ مگر باب اِفْتَعَلَ کی خصوصیت معلوم ہوتی ہے کہ اس میں واو کو ت سے بدل کرتا ہے اِفْتَعَلَ میں مدغم کر دیا جاتا ہے دیکھو قاعدۂ تعلیل (نمبر ۱۱)

۴۔ ان تمام بیانات سے تعلیل کے دو نئے قاعدے مستنبط ہوتے ہیں (تعلیل کے ۱۳ تیرہ قاعدے درس ۲۷ میں لکھے گئے)

قاعدۂ تعلیل نمبر (۱۴) مثال واوي میں مضارع مکسور العین ہو تو مضارع اور امر سے واو حذف کر دیا جاتا ہے: یَوْزِنُ سے یَزِنُ، زِنْ +

قاعدۂ تعلیل نمبر (۱۵) مضارع مفتوح العین میں حرفِ حلقي ہو تو اس کا بھی واو حذف کر دیا جاتا ہے: یَوْضَعُ سے یَضَعُ، ضَعْ +

تنبیہ ۱۔ مگر وَذَرَ، یَذَرُ، ذَرْ میں واو خلافِ قیاس حذف کر دیا جاتا ہے۔ کیونکہ نہ تو اس کا مضارع مکسور العین ہے نہ اس میں کوئی حرف حلقي ہے +

تنبیہ ۲۔ حذف کیا ہوا واو مضارع مجہول میں لوٹ آتا ہے: یَزِنُ اور یَضَعُ کا مجہول ہوگا یُوْزَنُ اور یُوْضَعُ۔

تنبیہ ۳۔ جن فعلوں کے مضارع سے واو حذف ہوتا ہے کبھی کبھی ان کے مصادر سے بھی جوازًا واو حذف کر دیا جاتا ہے مگر آخر میں ۃ بڑھا دینا پڑتا ہے: وَزْنٌ سے زِنَةٌ، وَهْبٌ سے هِبَةٌ (عطا کرنا)۔

۵۔ ذیل میں مثال واوی کی صرفِ صغیر لکھ دی جاتی ہے۔ ہر ایک کی صرفِ کبیر تم خود بنا سکتے ہو:

تصریف المثال الواوي من الثلاثي المجرد

وَزَنَ (ض)	يَزِنُ	زِنْ	وَازِنٌ	مَوْزُوْنٌ	وَزْنٌ يا زِنَةٌ [۱]
وَضَعَ (ف)	يَضَعُ	ضَعْ	وَاضِعٌ	مَوْضُوْعٌ	وَضْعٌ [۲]
وَجِلَ (س)	يَوْجَلُ	اِيْجَلْ	وَاجِلٌ	مَوْجُوْلٌ	وَجْلٌ [۳]
وَسُمَ (ك)	يَوْسُمُ	اُوْسُمْ	وَسِيْمٌ		وَسَامَةٌ [۴]
وَرِثَ (ح)	يَرِثُ	رِثْ	وَارِثٌ	مَوْرُوْثٌ	وِرْثٌ [۵]

من الثلاثي المزيد

۱۔ اَوْصَلَ	يُوْصِلُ	اَوْصِلْ	مُوْصِلٌ	مُوْصَلٌ	اِيْصَالٌ [۶]

[۱] تولنا۔ [۲] رکھنا۔ [۳] ڈرنا۔ [۴] خوبصورت ہونا۔ [۵] وارث ہونا۔ [۶] پہنچانا۔ ملا دینا

٢۔ وَصَّلَ	يُوَصِّلُ	وَصِّلْ	مُوَصِّلٌ	مُوَصَّلٌ	تَوْصِيْلٌ [١]
٣۔ وَاصَلَ	يُوَاصِلُ	وَاصِلْ	مُوَاصِلٌ	مُوَاصَلٌ	مُوَاصَلَةٌ [٢]
٤۔ تَوَصَّلَ	يَتَوَصَّلُ	تَوَصَّلْ	مُتَوَصِّلٌ	مُتَوَصَّلٌ	تَوَصُّلٌ [٣]
٥۔ تَوَاصَلَ	يَتَوَاصَلُ	تَوَاصَلْ	مُتَوَاصِلٌ	مُتَوَاصَلٌ	تَوَاصُلٌ [٤]
٧۔ اِتَّصَلَ	يَتَّصِلُ	اِتَّصِلْ	مُتَّصِلٌ	مُتَّصَلٌ	اِتِّصَالٌ [٥]
٨۔ اِسْتَوْصَلَ	يَسْتَوْصِلُ	اِسْتَوْصِلْ	مُسْتَوْصِلٌ	مُسْتَوْصَلٌ	اِسْتِيْصَالٌ [٦]

تنبیہ ۴۔ دیکھو ثلاثی مزید کے باب (۱) اور (۸) کے مصدروں میں حسب قاعدۂ تعلیل نمبر (۳) واو کو ي سے بدلا گیا ہے۔ اور باب اِفْتَعَلَ کے تمام مشتقات میں واو کو ت سے بدلا گیا ہے۔ باقی کسی میں تغیر نہیں ہوا ہے۔

تنبیہ ۵۔ يَزِنُ میں لام تاکید و نون ثقیلہ لگائیں تو لَيَزِنَنَّ، لَيَزِنَانِّ، لَيَزِنُنَّ الخ اور زِنْ میں نون تاکید لگائیں تو زِنَنَّ، زِنَانِّ، زِنُنَّ، زِنِنَّ، زِنَانِّ، زِنَّنَانِّ پڑھینگے۔

[١] جوڑنا۔ [٢] باہم ملنا۔ [٣] ملنا۔ [٤] باہم ملنا۔ [٥] ملنا۔ [٦] دراصل اِسْتِوْصَالٌ وصال چاہنا۔ اس کا مادہ وَصْلٌ ہے۔ ایک اِسْتِيْصَالٌ (دراصل اِسْتِئْصَالٌ) مہموز الفاء سے آتا ہے اس کے معنی ہیں "جڑ سے اکھیڑ دینا" اس کا مادہ اَصْلٌ (جڑ) ہے اس میں تغیر ضروری نہیں ہے بلکہ ہمزہ قائم رکھ سکتے ہیں۔

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۲۸

اَفْهَمَ (۱) فَهَّمَ (۲) سمجھانا

تَوَكَّلَ (۴۔ عَلَيْهِ) سونپ دینا، بھروسہ کرنا

خَسِرَ (س) ٹوٹا پانا (۱) کم کرنا

ضَلَّ (يَضِلُّ) گمراہ ہونا (۱) گمراہ کرنا

عَاوَنَ (۳) باہم ایک دوسرے کی مدد کرنا

كَثَّرَ (۲) زیادہ کرنا

مَاطَلَ (۳) ٹالنا۔ دیر لگانا

وَثِقَ (يَثِقُ بِهٖ) بھروسہ کرنا۔ اعتماد کرنا

وَجَدَ (يَجِدُ) پانا (اس کا امر مستعمل نہیں ہے)

وَدَعَ (يَدَعُ) چھوڑنا۔ کرنے دینا

(اس کا امر دَعْ بہت مستعمل ہے)

وَزَرَ (يَزِرُ) بوجھ اٹھانا

وَصَفَ (يَصِفُ لَهٗ) بیان کرنا

وَصَلَ (يَصِلُ اِلَيْهِ) پہنچنا (بِهٖ) ملنا

وَقَفَ (يَقِفُ) ٹھیرنا۔ واقف ہونا

وَلَدَ (يَلِدُ) جننا

وَهَنَ (يَهِنُ) بودا اور کمزور ہونا

يَئِسَ (يَيْئَسُ) نا امید ہونا

يَقِظَ، تَيَقَّظَ اور اِسْتَيْقَظَ جاگنا

اَيْقَظَ (يُوقِظُ) جگانا۔ بیدار کرنا

يَسَّرَ (۲) آسان کرنا (۴) آسان ہونا

میسر ہونا

اُخْرٰى دوسری (ج اُخَرُ)

اَذًى تکلیف

اَعْلٰى (ج اَعْلَوْنَ) سب سے بلند و برتر

اُورُبَّا یورپ

اَهْلًا وَسَهْلًا خوش آمدید

(اس کی تشریح چوتھے حصے میں آئیگی)

دَيَّارٌ مکان میں رہنے والا

رَوْحٌ رحمت، مدد

سِوَارٌ (ج أَسَاوِرُ) کنگن	مَائِدَةٌ (ج مَوَائِدُ) میز۔ دسترخوان
صَمَدٌ بے نیاز۔ جس کے سب محتاج ہوں	مَرَّةٌ (ج مِرَارًا) ایک بار
فَاجِرٌ (ج فُجَّارٌ) بدکار	مِثْقَالٌ (ج مَثَاقِيلُ) وزن ۴½ ماشہ
قِسْطَاسٌ ترازو	مُسْتَقِيمٌ سیدھا
كَفَّارٌ بڑا ناشکرا۔ بڑا کافر	وِزْرٌ (ج أَوْزَارٌ) بوجھ۔ گناہ

مشق نمبر ۳۰

(۱) هَلْ وَزَنْتَ خَاتَمَكَ يَا أَحْمَدُ؟	لَا يَا سَيِّدِي! بَلْ أَزِنُهُ الْيَوْمَ
(۲) زِنْهُ الْآنَ بِذٰلِكَ الْمِيزَانِ	لَا أَعْلَمُ كَيْفَ يُوزَنُ۔ دَعْنِي أَزِنُهُ فِي الْبَيْتِ
(۳) ضَعِ الْخَاتَمَ فِي كَفَّةٍ وَالْوَزْنَ فِي كَفَّةٍ أُخْرَى	طَيِّبٌ؟ فَأَفْعَلُ هٰكَذَا!
(۴) مَا هُوَ وَزْنُ الْخَاتَمِ	إِنَّمَا وَزْنُهُ مِثْقَالَانِ
(۵) اِسْمَعْ يَا أَحْمَدُ! إِذَا وَزَنْتُمْ شَيْئًا لِأَحَدٍ فَلَا تُخْسِرُوا فِي الْمِيزَانِ	أَحْسَنْتُمْ يَا سَيِّدِي! قَدْ قَرَأْتُ فِي الْقُرْآنِ زِنُوا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيمِ
(۶) هَلْ تَهَبُ لِي كِتَابَكَ هٰذَا	سَأَهَبُ لَكَ كِتَابِي هٰذَا إِنْ تَقِفْ

يَا عَمِّي؟ فَإِنِّي أَجِدُهُ كِتَابًا نَافِعًا
عِنْدَنَا شَهْرًا إِلَّا وَفَهِمْتَ مَطَالِبَهُ

(۷) نَعَمْ، سَأَقِفُ عِنْدَكُمْ يَا عَمِّي
فَخُذْ يَا وَلَدِي هٰذَا الْكِتَابَ وَاقْرَأْ

(۸) هَلْ يَتَيَسَّرُ لِي فَهْمُ هٰذَا الْكِتَابِ؟
اِجْتَهِدْ وَثِقْ بِاللّٰهِ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ



(۹) مَا لِي مَا رَأَيْتُكَ مُنْذُ زَمَانٍ يَا صَدِيقِي؟ فَتَّشْتُ عَنْكَ مِرَارًا وَلَمْ أَجِدْكَ
يَا خَلِيلُ! كُنْتُ سَافَرْتُ إِلَى بِلَادِ مِصْرَ وَأُورُبَّا

(۱۰) أَهْلًا وَسَهْلًا يَا صَدِيقِي مَتٰى جِئْتَ هٰهُنَا؟
وَصَلْتُ إِلٰى بَمْبَائِي بِالْأَمْسِ فَقَطْ[1]

(۱۱) هَلْ تَصِفُ لِي مَا رَأَيْتَ مِنَ الْعَجَائِبِ؟
كَيْفَ أَصِفُ لَكَ وَأَنْتَ ذَاهِبٌ إِلَى الدُّكَّانِ

(۱۲) هَلْ تَعِدُنِي أَنْ تَصِفَ لِي أَحْوَالَ السَّفَرِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فَأَحْضُرَ عِنْدَكَ؟
لَا أَعِدُكَ الْيَوْمَ. لِأَنِّي الْيَوْمَ مَشْغُولٌ

(۱۳) أَفَلَا أَظُنُّ أَنَّكَ تُمَاطِلُنِي؟
لَا تَيْأَسْ يَا أَخِي! لَأَصِفَنَّ لَكَ

[1] فَقَطْ کے معنی ہیں "صرف" یا "بس" یہاں بالامس فقط کے معنی ہونگے "کل ہی"۔

	تِلْكَ الْأَحْوَالَ الْعَجِيْبَةَ غَدًا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ
(١٤) أَلَمْ يَصِلْ إِلَيْكَ مَكْتُوْبٌ مِنْ مِصْرَ وَمِنْ لَنْدَنْ	مَا وَصَلَ إِلَيَّ كِتَابٌ مِنْكَ لَا مِنْ مِصْرَ وَلَا مِنْ لَنْدَنْ
(١٥) هَلْ تَيَقَّظُ صَبَاحًا كُلَّ يَوْمٍ يَا خَالِدُ؟	لَا يَتَيَسَّرُ لِيْ أَنْ أَتَيَقَّظَ فِي الصَّبَاحِ
(١٦) فَمَنْ أَيْقَظَكَ الْيَوْمَ؟	اَلْيَوْمَ أَيْقَظَتْنِيْ أُمِّيْ فَاسْتَيْقَظْتُ
(١٧) دَعْنِيْ أَنَا أُوْقِظْكَ وَقْتَ الصَّلٰوةِ	هٰذَا مِنْ فَضْلِكَ، لَئِنْ أَيْقَظْتَنِيْ لَتَكُوْنَنَّ مَشْكُوْرًا وَلَأَكُوْنَنَّ مَمْنُوْنًا
(١٨) لَا أَمُنُّ عَلَيْكَ. بَلْ يَجِبُ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ أَنْ يُعَاوِنَ أَخَاهُ عَلَى الْخَيْرِ	كَثَّرَ اللّٰهُ خَيْرَكَ. وَاللّٰهِ عَرَفْتُكَ الْيَوْمَ أَنَّكَ مُسْلِمٌ صَادِقٌ
(١٩) صَدَّقَ اللّٰهُ ظَنَّكَ وَجَعَلَنِيْ وَإِيَّاكَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ الصَّادِقِيْنَ	آمِيْن آمِيْن يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ

مِنَ الْقُرْاٰنِ

(١) اَللّٰهُ الصَّمَدُ، لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ (٢) لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرٰى (٣) دَعْ أَذٰهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ (٤) رَبِّ

لہ اِنْ پر لامِ تاکید بڑھاکر لَئِنْ لکھا کرتے ہیں (دیکھو درس ٢٠ تنبیہ ٣)

هَبْ لِيْ وَلِيًّا يَرِثُنِيْ وَيَرِثُ اٰلَ يَعْقُوْبَ (۵) وَقَالَ نُوْحٌ رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا۔ اِنَّكَ اِنْ تَذَرْهُمْ يُضِلُّوْا عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوْا اِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا (۶) وَذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَهٗ (۷) لَا تَيْئَسُوْا [اس کو لَا تَايْئَسُوْا بھی لکھتے ہیں] مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ۔ اِنَّهٗ لَا يَيْئَسُ [اس کو لَا يَايْئَسُ بھی لکھتے ہیں] مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ (۸) لَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ +

ذیل کے جملے کی تحلیلِ صرفی ونحوی کرو

زِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ

تحلیل صرفی اس طرح :-

(زِنُوْا) فعل امر حاضر متعدّی، صیغہ جمع مذکر مخاطب اس میں واو جمع مخاطب کی ضمیر مرفوع متصل ہے۔ یہ فعل از قسم مثال واوی ہے۔ اصل میں اِوْزِنُوْا ہے۔ چونکہ اس کے مضارع يَزِنُ سے حسب قاعدۂ تعلیل نمبر (۱۳) واو حذف کر دیا گیا ہے اس لئے امر سے بھی حذف ہو گیا کیونکہ يَزِنُ اگر مضارع ہے تو اس سے علامتِ مضارع حذف کرنے کے بعد زِنْ کے سوا اور کیا بن سکتا ہے؟ (دیکھو سبق ۲۱ تنبیہ ۱) +

(بِ) حرف جارّ (الْقِسْطَاسِ) اسم، معرّف باللّام، واحد، مذکّر، جامد، معرب،

(الْمُسْتَقِيْمِ) اسم، معرف باللّام، واحد، مذکّر، مشتق اسم فاعل ہے اِسْتِقَامَ [سیدھا ہونا] سے، معرب،

تحلیلِ نحوی اس طرح :-

(زِنُوْا) فعلِ امر، متعدّي اس میں (واو) ضمیر مرفوع متصل ہے جو فاعل ہے۔ اس کا مفعول (شَيْئًا مَوْزُوْنًا) مقدّر ہے یعنی فرض کرلیا گیا ہے کیونکہ فعل متعدّي کا مفعول تو ہونا ہی چاہیئے اس لئے جب ملفوظ نہ ہو تو موقع کے لحاظ سے کسی مناسب لفظ کو مفعول ماننا پڑتا ہے۔

(بِ) حرف جارّ (الْقِسْطَاسِ) مجرور، پھر موصوف ہے، (الْمُسْتَقِيْمِ) صفت، وہ بھی موصوف کی وجہ سے مجرور ہے جارّ مجرور مل کر متعلّقِ فعل، فعل، فاعل، مفعول اور متعلّق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیّہ ہوا۔ کیونکہ جس جملے میں استفھام، امر یا نفي ہو اُسے جملہ انشائیہ کہتے ہیں۔ اس کی تفصیل آگے آئیگی +

ذیل کے جملوں میں خالی جگہ کو نیچے لکھے ہوئے (مھموز، مضاعف، اور مثال واوي کے قسم کے) الفاظ میں سے کسی ایک لفظ سے پُر کرو:-

مُرْ، مُرِيْ، سَامُرُ، كُلَا، شِئْتُمَا، سَلْ، ثِقْ، لَاتَتَّخِذْ، زِنْ، زِنِيْ، ضَعُوْا، هَبْ، عُدِيْ، دُلَّ، اَدُلُّ، لَاتَهُزُّوْا، يَسُرُّ، اُحِبُّ، تُحِبُّ، تَوَكَّلْ، تَفِرُّوْنَ

..... لِيْ يَا اَبَتِ سَاعَةً۔ هٰذَا الشَّيْخُ مِنْ اَيْنَ هُوَ؟ ..... خَاتَمَكَ۔ ..... سِوَارَكِ يَا لَطِيْفَةُ۔ ..... عَدُوَّكَ وَلِيًّا۔ ..... بِنْتَكِ بِالصَّلٰوةِ۔ ..... هُنَّ بِالصَّلٰوةِ۔ هَلْ ..... كَ عَلٰى بَيْتِ الْوَزِيْرِ۔ نَعَمْ ..... نِيْ عَلَيْهِ مِنْ فَضْلِكَ۔ ..... كُتُبَكُمْ عَلَى الطَّاوِلَةِ۔ اِلٰى اَيْنَ ..... يَا اَوْلَادُ؟ ..... اَغْصَانَ الْاَشْجَارِ يَا اَوْلَادُ۔ ..... اَوْرَاقَ الْكِتَابِ يَا مَرْيَمُ۔ هَلْ ..... كَ اللَّعِبُ اَمِ التَّعَلُّمُ؟ ..... نِيْ اللَّعِبُ وَالتَّعَلُّمُ كِلَاهُمَا۔ هَلْ ..... اللَّعِبَ اَمِ التَّعَلُّمَ؟ ..... اللَّعِبَ وَالتَّعَلُّمَ كِلَيْهِمَا۔ ..... بِاللّٰهِ وَ ..... عَلَيْهِ۔ اِجْلِسَا اَنْتُمَا عَلَى الْمَائِدَةِ وَ ..... مِنَ الطَّعَامِ مَا .....

اُردو سے عربی میں ترجمہ کرو

(۱) ابا جان [یَا اَبَتِ] کیا آپ مجھے عید کے روز ایک گھڑی عطا فرمائیں گے؟	ہاں میرے پیارے بیٹے [یَا بُنَيَّ] میں تجھے ضرور ایک چاندی کی گھڑی دوں گا۔

(۲) جناب آپ اس کتاب کو کیسی پاتے ہیں؟	ہم اسے ایک فائدہ مند کتاب پاتے ہیں
(۳) کیا یہ کتاب کتبخانوں میں ملتی ہے؟	نہیں آج کل یہ کتاب کتبخانوں میں نہیں پائی جاتی
(۴) اے میری بہن تو نے اپنا کنگن تول لیا ہے؟	ہاں! میں نے اپنا کنگن تولا تو اسے بیس مثقال پایا
(۵) ابھی میرے سامنے دوبارہ تول لے	اچھا میں آپکے سامنے تولتی ہوں
(۶) میرا خط تمھیں ملا؟	نہیں! مجھے تمہارا خط نہیں ملا
(۷) کیا تم ہمارے ہاں بمبئی میں ٹھیرو گے؟	ہاں! ہم ایک مہینہ تمھارے پاس ٹھیریں گے
(۸) میں پارسال آپ کے ہاں دہلی میں ٹھیرا تھا	یہ آپ کی مہربانی ہے
(۹) جناب! کیا آپ اپنے سفر کا حال ہمارے سامنے بیان فرمائینگے؟	ہاں میں خوشی کے ساتھ تمھارے سامنے اپنے سفر کے حالات بیان کرونگا
(۱۰) میں اپنی کتاب کہاں رکھوں؟	تم اپنی کتاب میز پر رکھ دو
(۱۱) مجھے اپنی کتاب صندوق میں رکھنے دیجئے (مجھے چھوڑ دیں کہ میں اپنی	کوئی مضائقہ نہیں۔ تم اپنی کتاب صندوق میں رکھ دو۔

کتاب صندوق میں رکھ دوں	
(۱۲) تم صبح کب بیدار ہوتے ہو؟	ہم صبح نماز فجر کے وقت بیدار ہوتے ہیں
(۱۳) آج تمھیں کس نے جگایا؟	آج صبح میں بیدار نہ ہوا تو میرے والد نے مجھے جگا دیا

اَلدَّرْسُ الْحَادِي وَالثَّلٰثُوْنَ

اَلْفِعْلُ الْأَجْوَفُ

اَلْأَجْوَفُ الْوَاوِيُّ			اَلْأَجْوَفُ الْيَائِيُّ		
اَلْمَاضِيْ	اَلْمُضَارِعُ	اَلْأَمْرُ	اَلْمَاضِيْ	اَلْمُضَارِعُ	اَلْأَمْرُ
قَالَ	يَقُوْلُ		بَاعَ	يَبِيْعُ	
قَالَا	يَقُوْلَانِ		بَاعَا	يَبِيْعَانِ	
قَالُوْا	يَقُوْلُوْنَ		بَاعُوْا	يَبِيْعُوْنَ	
قَالَتْ	تَقُوْلُ		بَاعَتْ	تَبِيْعُ	
قَالَتَا	تَقُوْلَانِ		بَاعَتَا	تَبِيْعَانِ	
قُلْنَ	يَقُلْنَ		بِعْنَ	يَبِعْنَ	
قُلْتَ	تَقُوْلُ	قُلْ*	بِعْتَ	تَبِيْعُ	بِعْ*
قُلْتُمَا	تَقُوْلَانِ	قُوْلَا	بِعْتُمَا	تَبِيْعَانِ	بِيْعَا

* تمھیں معلوم ہے کہ امر حاضر معروف کے صرف چھ صیغے آتے ہیں۔

اَلْمَاضِیْ	اَلْمُضَارِعُ	اَلْاَمْرُ	اَلْمَاضِیْ	اَلْمُضَارِعُ	اَلْاَمْرُ
قُلْتُمْ	تَقُوْلُوْنَ	قُوْلُوْا	بِعْتُمْ	تَبِيْعُوْنَ	بِيْعُوْا
قُلْتِ	تَقُوْلِيْنَ	قُوْلِيْ	بِعْتِ	تَبِيْعِيْنَ	بِيْعِيْ
قُلْتُمَا	تَقُوْلَانِ	قُوْلَا	بِعْتُمَا	تَبِيْعَانِ	بِيْعَا
قُلْتُنَّ	تَقُلْنَ	قُلْنَ	بِعْتُنَّ	تَبِعْنَ	بِعْنَ
قُلْتُ	اَقُوْلُ		بِعْتُ	اَبِيْعُ	
قُلْنَا	نَقُوْلُ		بِعْنَا	نَبِيْعُ	

۱۔ اجوف واوی اور یائی کے ماضی، مضارع اور امر کی گردانوں میں غور کرو کہ کہاں تغیّر ہوا ہے اور کیسا تغیّر ہوا ہے؟ اوّل سے آخر تک دیکھ جاؤ گے تو معلوم ہوگا کہ ایسا کوئی لفظ نہیں جو تغیّر سے بچا ہو۔

پہلا تغیّر تو تمھیں ہر ماضی کے ابتدائی پانچ صیغوں میں قاعدۂ تعلیل نمبر (۱) کے مطابق نظر آئیگا کہ واو اور ی کو الف سے بدل دیا گیا ہے۔ مضارع کے اکثر صیغوں میں قاعدۂ تعلیل نمبر (۴) اور نمبر (۵) کے مطابق تغیّر نظر آئیگا (دیکھو سبق ۲۷)

امر کے بارے میں تم جانتے ہو کہ وہ اپنے مضارع کا ماتحت ہوتا ہے کیونکہ اسی سے بنایا جاتا ہے۔

۲۔ اب پوری گردان پر دوبارہ نظر ڈالیں تو معلوم ہوتا ہے کہ ماضی، مضارع اور امر کی گردانوں میں جن صیغوں کا لام کلمہ عام طور پر ساکن ہوا کرتا ہے ان صیغوں میں اجوف کا حرف علّت گرا دیا گیا ہے جیسے ماضی میں قُلْنَ اور بِعْنَ سے آخر تک الف گرا دیا گیا ہے۔ اور مضارع میں صرف جمع مؤنث غائب اور مخاطب یعنی یَقُلْنَ اور تَقُلْنَ میں واو حذف کر دیا گیا ہے، اسی طرح یَبِعْنَ اور تَبِعْنَ میں ی گرا دی گئی ہے۔ امر کے پہلے اور آخری صیغے میں بھی یہی تغیر نظر آ رہا ہے: قُلْ اور قُلْنَ

اس سے تعلیل کا ایک نیا قاعدہ بنا سکتے ہو۔ تعلیل کے

۱۴ قاعدے درس ۲۷ میں اور دو قاعدے درس ۳۰ میں لکھے گئے ہیں

قاعدۂ تعلیل نمبر (۱۶) اجوف کے ماضی، مضارع اور امر میں جہاں کہیں گردان کی وجہ سے یا حالتِ جزمی کی وجہ سے لام کلمہ ساکن ہو جائے وہاں سے درمیانی حرف علّت حذف کر دیا جاتا ہے: قُلْنَ، یَقُلْنَ، بِعْنَ، یَبِعْنَ، قُلْ، لَمْ یَقُلْ۔

۳۔ ہاں تم خیال کرو گے کہ قَالَ سے قُلْنَ اور بَاعَ سے بِعْنَ کیسے بن گیا؟ بظاہر قَلْنَ اور بَعْنَ ہونا چاہئے تھا

بیشک ہے تو خلافِ قیاس۔ مگر اس کے لئے بھی صرفیوں نے ایک قاعدہ مستنبط کر لیا ہے جو حسبِ ذیل ہے:۔

قاعدہ تعلیل نمبر (۱۷) اجوف واوی کا ماضی مفتوح العین یا مضموم العین ہو تو جن صیغوں میں واو حذف کیا جائے ان کے ف کلمہ کو ضمہ پڑھا جائے اور ماضی مکسور العین ہو تو کسرہ پڑھا جائے: قَالَ (= قَوَلَ) سے قُلْنَ، طَالَ (= طَوُلَ) سے طُلْنَ، خَافَ (= خَوِفَ) سے خِفْنَ۔ مگر اجوف یائی میں ہمیشہ کسرہ ہی پڑھنا چاہئے: بَاعَ (= بَيَعَ) سے بِعْنَ ؛

تنبیہ ۱۔ یہ صیغے ماضی مجہول میں بھی معروف کی طرح قُلْنَ، بِعْنَ، خِفْنَ پڑھے جاتے ہیں ؛

تنبیہ ۲۔ اب یہ مذکورہ صیغے تین گردانوں میں تمہیں یکساں نظر آئینگے۔ ماضی معروف میں ماضی مجہول میں اور امر حاضر میں۔ مگر اصلیت میں الگ الگ ہونگے یعنی ماضی معروف ہوں تو اصل میں قَوَلْنَ، خَوِفْنَ اور بَيَعْنَ ہونگے ماضی مجہول ہیں تو اصل میں قُوِلْنَ، خُوِفْنَ اور بُيِعْنَ ہونگے اور امر ہیں تو اصل میں اُقْوُلْنَ، اِخْوَفْنَ اور اِبْيِعْنَ سمجھنا چاہئے۔ عبارت میں موقع دیکھ کر معنی کر لئے جاتے ہیں ؛

۴۔ قَالَ سے ماضی مجہول کی گردان: قِيْلَ، قِيْلَا، قِيْلُوْا، قِيْلَتْ، قِيْلَتَا، قُلْنَ، قُلْتَ الخ ہو گی اور خَافَ سے خِيْفَ، خِيْفَا،

خِیفُوا الخ اور بَاعَ سے بِیْعَ، بِیْعَا الخ

۵۔ یَقُوْلُ سے مضارع مجہول: یُقَالُ، یُقَالَانِ، یُقَالُوْنَ، تُقَالُ، تُقَالَانِ، یُقَلْنَ الخ۔ یَخَافُ سے یُخَافُ، یُخَافَانِ، یُخَافُوْنَ، تُخَافُ، تُخَافَانِ، یُخَفْنَ الخ۔ یَبِیْعُ سے یُبَاعُ، یُبَاعَانِ، یُبَاعُوْنَ، تُبَاعُ، تُبَاعَانِ، یُبَعْنَ الخ

۶۔ مضارع منفی بلم: لَمْ یَقُلْ، لَمْ یَقُوْلَا، لَمْ یَقُوْلُوْا، لَمْ تَقُلْ، لَمْ تَقُوْلَا، لَمْ یَقُلْنَ، لَمْ تَقُلْ، لَمْ تَقُوْلَا، لَمْ تَقُوْلُوْا، لَمْ تَقُوْلِیْ، لَمْ تَقُوْلَا، لَمْ تَقُلْنَ، لَمْ اَقُلْ، لَمْ نَقُلْ +

۷۔ اسم فاعل: قَالَ سے قَائِلٌ (دراصل قَاوِلٌ) بَاعَ سے بَائِعٌ (دراصل بَایِعٌ) +

۸۔ اسم مفعول: مَقُوْلٌ (دراصل مَقْوُوْلٌ) مَبِیْعٌ (دراصل مَبْیُوْعٌ) مَخُوْفٌ (دراصل مَخْوُوْفٌ) +

تنبیہ ۳۔ باقی تمام گردانیں فعل صحیح کی صرف کبیر کو دیکھ کر تم خود کر سکتے ہو، حصۂ دوم میں سب گردانیں تم نے پڑھ لی ہیں۔

ذیل میں اجوف سے ثلاثی مزید کی صرف صغیر لکھی جاتی ہے صرف کبیر تم بنالو۔

	اَلْمَاضِيْ	اَلْمُضَارِعُ	اَلْاَمْرُ	اِسْمُ الْفَاعِلِ	اِسْمُ الْمَفْعُوْلِ	اَلْمَصْدَرُ
۱	أَدَارَ	يُدِيْرُ	أَدِرْ	مُدِيْرٌ	مُدَارٌ	إِدَارَةٌ [1]
۲	دَوَّرَ	يُدَوِّرُ	دَوِّرْ	مُدَوِّرٌ	مُدَوَّرٌ	تَدْوِيْرٌ [2]
۳	دَاوَرَ	يُدَاوِرُ	دَاوِرْ	مُدَاوِرٌ	مُدَاوَرٌ	مُدَاوَرَةٌ [3]
۴	تَدَوَّرَ	يَتَدَوَّرُ	تَدَوَّرْ	مُتَدَوِّرٌ	مُتَدَوَّرٌ	تَدَوُّرٌ [4]
۵	تَدَاوَرَ	يَتَدَاوَرُ	تَدَاوَرْ	مُتَدَاوِرٌ	مُتَدَاوَرٌ	تَدَاوُرٌ [5]
۶	اِنْقَادَ	يَنْقَادُ	اِنْقَدْ	مُنْقَادٌ	مُنْقَادٌ	اِنْقِيَادٌ [6]
۷	اِقْتَادَ	يَقْتَادُ	اِقْتَدْ	مُقْتَادٌ	مُقْتَادٌ	اِقْتِيَادٌ [7]
۸	اِسْوَدَّ	يَسْوَدُّ	اِسْوَدَّ يا اِسْوَدِدْ	مُسْوَدٌّ	مُسْوَدٌّ	اِسْوِدَادٌ [8]
۹	اِسْوَادَّ	يَسْوَادُّ	اِسْوَادَّ يا اِسْوَادِدْ	مُسْوَادٌّ	مُسْوَادٌّ	اِسْوِيْدَادٌ [9]
۱۰	اِسْتَدَارَ	يَسْتَدِيْرُ	اِسْتَدِرْ	مُسْتَدِيْرٌ	مُسْتَدَارٌ	اِسْتِدَارَةٌ [10]

تنبیہ ۴- باب ۶، ۷، ۸ اور ۹ میں اسم فاعل اور اسم مفعول بظاہر یکساں ہیں، لیکن اصل میں الگ ہیں: مُنْقَادٌ اگر اسم فاعل ہے تو اصل میں مُنْقَوِدٌ اور اسم مفعول ہے تو مُنْقَوَدٌ ہوگا۔

[1] پھرانا۔ انتظام کرنا [2] گول بنانا [3] کسی کے ساتھ چکر کھانا [4] گول ہونا [5] کسی کے ساتھ گول گول پھرنا [6] مطیع ہونا [7] مطیع ہونا [8] سیاہ ہونا [9] سیاہ ہونا [10] گول ہونا۔

تنبیہ ۵۔ دیکھو اَدَارَ کا مصدر اِدَارَةٌ اور اِسْتَدَارَ کا اِسْتِدَارَةٌ آیا ہے جو اصل میں اِدْوَارٌ بروزن اِفْعَالٌ اور اِسْتِدْوَارٌ بروزن اِسْتِفْعَالٌ ہے۔ اجوف سے باب اَفْعَلَ اور اِسْتَفْعَلَ کا مصدر اسی طرح آیا کرتا ہے: اَفَادَ سے اِفَادَةٌ، اِسْتَفَادَ سے اِسْتِفَادَةٌ ٭

تنبیہ ۶۔ اجوف یائی کی گردانیں بظاہر واوی کی طرح ہونگی۔ اصل میں فرق ہوگا: اَغَارَ[1] (اَغْيَرَ)، اِسْتَخَارَ[2] (اِسْتَخْيَرَ) ٭

سلسلة الالفاظ نمبر ۲۹

تنبیہ ۷۔ بعض افعال کے سامنے قوس میں واو یا ی لکھی ہے اس سے اجوف واوی اور یائی کی طرف اشارہ ہے (دیکھو ہدایات نمبر ۵) ٭

اَرَادَ (ا۔و) ارادہ کرنا۔ چاہنا	اَفَادَ (ا۔ی) فائدہ دینا۔ اطلاع دینا
اَضَاعَ (ا۔ی) ضائع کرنا	(۱۰) فائدہ لینا
اَطَاعَ (ا۔و) اطاعت کرنا (۱۰) کر سکنا طاقت رکھنا	اَعَانَ (ا) مدد کرنا (۱۰۔و) مدد چاہنا
	بَاتَ (ض۔ی) رات گذارنا
اَطَالَ (ا۔و) دراز کرنا	جَالَ (ن۔و) تگ و دو کرنا
اَصَابَ (ا۔و) مصیبت آنا۔ لگ جانا۔ درست کہنا یا کرنا	مَالَ (ض۔ی) [اِلَيْهِ] کسی کی طرف مائل ہونا۔ [عَنْهُ] کسی کی طرف سے منہ پھیر لینا

[1] غیرت دلانا [2] بہتری چاہنا ٭

خَانَ (ن-و) خیانت کرنا	فَازَ (ن-و) [بِہٖ] حاصل کرلینا۔ کامیاب ہونا
شَاءَ (ف-ی) چاہنا	فَسَدَ (ن) بگڑجانا۔ خراب ہوجانا
شَاعَ (ض-ی) شائع ہونا (ا) شائع کرنا	(ا) بگاڑنا۔ فساد پھیلانا
شَافَ (ن-و) دیکھنا (عوام میں یہ لفظ اور اس کے مشتقات بہت مستعمل ہیں اُنْظُرْ کی جگہ شُفْ عام طور پر بولا جاتا ہے)	قَامَ (ن-و) کھڑا ہونا۔ تیار ہونا (ا) قیام کرنا۔ ٹھیرنا (۱۰) ثابت قدم رہنا۔ ٹھیک سیدھا ہوجانا
شَعَرَ (ن) معلوم یا محسوس کرنا	نَدِمَ (س) شرمندہ ہونا
صَلُحَ (ك) سُدھرنا (ا) سُدھارنا	نَالَ (س-ی) پانا۔ حاصل کرنا
صَانَ (ن-و) بچانا	نَاوَلَ (۳-و) دینا۔ ہاتھ بڑھا کر دینا
عَادَ (ن-و) لوٹنا (ا) لوٹانا۔ دُہرانا	نَامَ (س-و) سونا
	حَاشَ لِلّٰہِ ایک طرح کی قسم ہے

اٰلَةٌ آلہ۔ ہتھیار	حَرٌّ یا حَرَارَةٌ گرمی
اُولُوا الْاَمْرِ (اُولُو جمع ہے ذُوْ کی) حکومت والے (اُولِی الْاَمْرِ حالتِ نصبی و جری میں)	حَسَنَةٌ نیکی
	حِصَانٌ گھوڑا (خاص مذکر کے لئے)
	اَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ دوسری دُنیا
بَقَاءٌ زندگی	ذُوْبَالٍ اہمیت والا

سَلْطَةٌ غلبہ۔ حکومت	كِذْبٌ جھوٹ۔ جھوٹی بات
عِرْضٌ آبرو	مُنْيَةٌ (ج مُنًى) آرزو
عُسْرٌ سختی۔ تنگی	مِقْيَاسٌ اندازہ کرنے کا آلہ
كَأْسٌ گلاس۔ پیالہ	يُسْرٌ آسانی۔ فراغت

مشق نمبر ۳۱

(۱) مَتٰى جِئْتَ هٰهُنَا؟ (۲) جِئْتُ مُنْذُ سَاعَتَيْنِ (۳) جِئْ بِأَخِيكَ فَإِنِّي مُشْتَاقٌ إِلٰى رُؤْيَتِهِ (۴) جِئْنَاكَ أَمْسِ بِهِ وَلَمْ نَجِدْكَ (۵) يَا أَحْمَدُ هَلْ شُفْتَ هٰذَا الْكِتَابَ (۶) لَا! مَا شُفْتُهُ، سَأَشُوفُهُ الْيَوْمَ (۷) شُفْ وَاقْرَءْ وَرُدَّهُ عَلَيَّ غَدًا (۸) هَلْ بِعْتَ حِصَانَكَ الْأَبْيَضَ؟ (۹) لَمْ أَبِعْهُ وَلَنْ أَبِيعَهُ (۱۰) هَلْ تُرِيدُ أَنْ أَقُولَ لَكَ الْحَقَّ؟ (۱۱) أَلَمْ أَقُلْ لَكَ أَنَّكَ سَتُفْلِحُ فِي مُرَادِكَ؟ (۱۲) أَعِدْ سُؤَالَكَ لَا أَفْهَمُ مَا تَقُولُ (۱۳) فِي الْإِعَادَةِ اسْتِفَادَةٌ (۱۴) أَفَدْتَنَا إِفَادَةً عَظِيمَةً (۱۵) مَنْ[1] جَالَ نَالَ (۱۶) مَا نَدِمَ مَنِ اسْتَخَارَ (۱۷) هٰذِهٖ آلَةٌ يُقَاسُ بِهَا دَرَجَاتُ الْحَرَارَةِ وَيُقَالُ لَهَا مِقْيَاسُ الْحَرَارَةِ (۱۸) نَمْ أَوَّلَ اللَّيْلِ وَتَيَقَّظْ أَوَّلَ الصَّبَاحِ (۱۹) لَا تَنَمْ بَعْدَ الْعَصْرِ (۲۰) أُرِيدُ أَنْ أُقِيمَ فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا نَحْوَ سَنَةٍ (۲۱) هٰذَا الرَّجُلُ مُدِيرُ[2] الْجَرِيدَةِ

[1] یہ مَنْ موصولہ ہے یعنی "جو" ۔ [2] منیجر ۔

(۲۲) إِخْوَانِي! إِنْ أَرَدْتُمْ أَنْ تَكُونَ لَكُمْ سَلْطَةٌ فِي الْوَطَنِ فَاتَّحِدُوا وَأَطِيعُوا اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فِي جَمِيعِ الْأُمُورِ لِيَسْتَخْلِفَنَّكُمُ اللّٰهُ فِي الْأَرْضِ۔

نَصِيحَةٌ مِنَ الْوَالِدِ لِوَلَدِهِ

(۲۳) أَيُّهَا الْوَلَدُ النَّجِيبُ! آمِنْ بِاللّٰهِ وَاسْتَقِمْ وَأَطِعْهُ فِي جَمِيعِ الْأَحْوَالِ وَاصْبِرْ عَلَى مَا أَصَابَكَ فِي سَبِيلِهِ وَاسْتَعِنْهُ عَلَى الْخَيْرِ وَاسْتَعِذْ بِهِ مِنَ الشَّرِّ وَكُنْ صَادِقًا فِي الْقَوْلِ وَالْعَمَلِ وَاحْفَظْ لِسَانَكَ، إِنْ صُنْتَهُ صَانَكَ وَإِنْ خُنْتَهُ خَانَكَ، وَدُمْ* مَائِلًا إِلَى الْعُلُومِ النَّافِعَةِ وَكُنْ مَائِلًا عَنِ الْجَهْلِ وَالْكَسَلِ لِتَفُوزَ بِالْمُنَى وَتَنَالَ الْعُلَى، أَطَالَ اللّٰهُ بَقَاءَكَ لِطَاعَتِهِ وَخِدْمَةِ عِبَادِهِ وَلَقَدْ نَصَحْتُكَ إِنْ قَبِلْتَ نَصِيحَتِي + وَالنُّصْحُ أَوْلَى مَا يُبَاعُ وَيُوهَبُ

مِنَ الْقُرْآنِ

(۱) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ (۲) قُلْنَا يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا عَلَى إِبْرَاهِيمَ (۳) قُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا (۴) قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَكَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا (۵) وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ قَالُوا إِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُونَ (۶) قَالُوا سَمِعْنَا فَتًى يَذْكُرُهُمْ يُقَالُ لَهُ إِبْرَاهِيمُ (۷) وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلٰكِنْ

لہ شریف ۲ بلندی ۳ اللہ دراز کرے ۴ سردشہ سلامتی ۵ نوجوان * رہا کر

لَا تَشْعُرُوْنَ (۸) يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ (۹) اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ (۱۰) لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ (۱۱) اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ (۱۲) اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ (۱۳) يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ (۱۴) اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ (۱۵) لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى (۱۶) اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ +

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) اگر تو تگ و دو کریگا تو کامیاب ہوگا (۲) وہ اپنی کتاب بیچتا ہے (۳) وہ لڑکی گیند پھرا رہی ہے (۴) میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے حق [سچی بات] کہیں (۵) کیا ہم نے تمھیں نہیں کہا کہ وہ آج ہرگز نہیں آئیگا (۶) اس نے اپنے سوال کو دُہرایا کہ وہ جو کچھ کہتا ہے میں سمجھ لوں (۷) ہم اللہ سے ڈرتے ہیں اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے (۸) مسلمان موت سے نہیں ڈرتا (۹) جب اس سے کہا گیا فساد نہ کر اس نے کہا میں تو صرف اصلاح کرنے والا ہوں (۱۰) ہم ان کے ساتھ آسانی کا ارادہ رکھتے ہیں اور وہ ہمارے ساتھ سختی کا ارادہ

رکھتے ہیں (۱۱) کیا آپ کے پاس میرا بھائی آیا تھا؟ (۱۲) نہیں! میرے پاس تمہارا بھائی نہیں آیا (۱۳) اپنی آبرو کو بچاؤ اگرچہ تمہارا مال ضائع ہو جائے (۱۴) تو اپنی اِس گائے کو مت بیچ کیونکہ اس کا دودھ تیرے لئے فائدہ مند ہے (۱۵) اے میری بہنو! اگر تم ارادہ رکھتی ہو کہ وطن پر تمہاری اولاد کی حکومت ہو تو اللہ اور رسول کی اطاعت کرو (۱۶) اے ایمان والیو! مصیبت کے وقت صبر اور نماز کے ذریعے مدد طلب کیا کرو (۱۷) اے مسلمان لڑکی! تو وہ کیوں کہتی ہے جو کرتی نہیں (۱۸) جاہلوں کی اطاعت مت کرو (۱۹) ہم نے اس مسئلہ میں علماء سے رائے طلب کی +

ذیل کے الفاظ سے نیچے لکھے ہوئے جملوں میں خالی جگہ کو پُر کرو

بَاعَ ، كُنْتُ ، جَاءَنِي ، تَشِيْعُ ، قُمْتُ ، بِتْنَا ، فَاسْتَخِرْ ، دَوَّرَتْ ، لَا اَقُوْلُ ، اَعَادَتْ

.... اَلْبَارِحَةَ عِنْدَ عَمِّنَا فِيْ حَيْدَرَابَاد + ... اِلَّا الْحَقَّ +

مِنْ اَيْنَ .... هٰذِهِ الْجَرِيْدَةُ ؟ + اِذَا اَرَدْتَ اَمْرًا ذَا بَالٍ .... بِاللهِ + ... مَكْتُوْبٌ مِنْ اُمِّيْ فَكَتَبْتُ جَوَابَهُ +

جَاءَ فِي الْاُسْتَاذُ وَ .... اِحْتِرَامًا لَهُ + ... سُؤَالَهَا لِاَنَّهُم مَا تَقُوْلُ + ... اَخِيْ حِصَانًا اَحْمَرَ اللَّوْنِ + ... اُخْتِي الدُّوَّامَةَ[1] فَدَارَتْ سَرِيْعًا + ... حَوْلَ الْكَعْبَةِ سَبْعَ مَرَّاتٍ +

[1] لٹو۔ بھونرا +

ذیل کے جملے کی تحلیل صرفی و نحوی کرو

لَاتَبِعْ حِصَانَكَ الْأَبْيَضَ

تحلیلِ صرفی:

(لَاتَبِعْ) فعل نہی حاضر، صیغہ واحد مذکر مخاطب از قسم اجوف یائی، آخر میں جزم آنے کی وجہ سے ی حذف کردی گئی، مبنی ہے جزم پر، متعدّی،

(حِصَان) اسم نکرہ، واحد، مذکر، معرب، جامد،

(كَ) اسم ضمیر مجرور متّصل واحد مخاطب، معرفہ، مبنی ہے فتحہ پر،

(اَلْاَبْيَض) اسم صفت معرّف باللّام، واحد مذکر معرب مشتق؛

تحلیلِ نحوی:

(لَاتَبِعْ) فعل، اس میں اَنْتَ کی ضمیر مُسْتَتِر یعنی پوشیدہ ہے۔ وہ ضمیر اس کی فاعل ہے، فعل نہی حالت جزمی میں ہے اور اس کا فاعل حالت رفع میں سمجھا جائیگا، (حِصَانَ) مفعول ہے اِس لئے منصوب ہے، (كَ) مضاف الیہ ہے اس لئے حالتِ جرّی میں سمجھا جاتا ہے۔ (اَلْاَبْيَضَ) مفعول کی صفت ہے اس لئے وہ بھی منصوب

ہے۔ فعل، فاعل اور مفعول مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ کیونکہ امر اور نہی کا جملہ انشائیہ کہلاتا ہے۔

اَلدَّرْسُ الثَّانِیْ وَالثَّلٰثُوْنَ

اَلْفِعْلُ النَّاقِصُ

۱۔ تم پڑھ چکے ہو کہ فعل ناقص وہ ہوتا ہے جس کے لام کلمہ کی جگہ حرف علت ہو۔ گردانیں دیکھو:۔

تَصْرِیْفُ الْفِعْلِ الْمَاضِیْ مِنَ النَّاقِصِ

الواوی	الیائی	الواوی	الیائی	الواوی	الیائی
دَعَا (ن)[1]	رَمٰی (ض)[2]	سَرُوَ (ك)[3]	لَقِیَ (س)[4]	اِرْتَضٰی (ا)[5]	اِتَّقٰی (ا)[6]
دَعَوَا	رَمَیَا	سَرُوَا	لَقِیَا	اِرْتَضَیَا	اِتَّقَیَا
دَعَوْا	رَمَوْا	سَرُوْا	لَقُوْا	اِرْتَضَوْا	اِتَّقَوْا
دَعَتْ	رَمَتْ	سَرُوَتْ	لَقِیَتْ	اِرْتَضَتْ	اِتَّقَتْ
دَعَتَا	رَمَتَا	سَرُوَتَا	لَقِیَتَا	اِرْتَضَتَا	اِتَّقَتَا
دَعَوْنَ	رَمَیْنَ	سَرُوْنَ	لَقِیْنَ	اِرْتَضَیْنَ	اِتَّقَیْنَ
دَعَوْتَ	رَمَیْتَ	سَرُوْتَ	لَقِیْتَ	اِرْتَضَیْتَ	اِتَّقَیْتَ
دَعَوْتُمَا	رَمَیْتُمَا	سَرُوْتُمَا	لَقِیْتُمَا	اِرْتَضَیْتُمَا	اِتَّقَیْتُمَا
دَعَوْتُمْ	رَمَیْتُمْ	سَرُوْتُمْ	لَقِیْتُمْ	اِرْتَضَیْتُمْ	اِتَّقَیْتُمْ

[1] اس نے بلایا۔ [2] اس نے پھینکا۔ [3] وہ شریف ہوا۔ [4] اس نے ملاقات کی۔ [5] اس نے پسند کیا۔ [6] آمنے سامنے ہوا۔

آخر تک صحیح کے جیسی گردان کرلو: دَعَوْتِ، دَعَوْتُمَا، دَعَوْتُنَّ، دَعَوْتُ، دَعَوْنَا۔ اسی طرح دوسری گردانیں کرلو۔

تنبیہ ۱۔ اوپر تین گردانیں ناقص واوی کی ہیں اور تین یائی کی ہیں۔ ہر ایک کی اصلیت پہچان کر تغیرات میں غور کرو۔

اِرْتَضٰی اصل میں اِرْتَضَوَ ہے مگر ثلاثی مزید میں ناقص واوی اور یائی کی گردان یکساں ہو جاتی ہے۔

ماضی ناقص کے تغیرات

۲۔ مذکورہ گردانیں دیکھ کر سمجھ جاؤ گے کہ ناقص کی ماضی میں صرف غائب کے چار صیغوں یعنی واحد، جمع مذکر اور واحد مؤنث و تثنیہ مؤنث میں تغیر ہوا ہے۔

مگر سَرُوَ اور لَقِيَ کی گردانوں میں تو صرف ایک جمع مذکر غائب میں تغیر ہوا ہے۔ تفصیل حسب ذیل ہے:۔

(۱) واحد مذکر غائب کے صیغے میں حسب قاعدۂ تعلیل نمبر(۱) واو اور ی کو الف سے بدل دیا گیا ہے: دَعَوَ سے دَعَا، رَمَیَ سے رَمٰی وغیرہ۔

تنبیہ ۲۔ ماضی ناقص میں واو کو الف سے بدلیں تو ثلاثی مجرد میں اسے الف ہی کی شکل میں لکھا جاتا ہے:

دَعَا۔ عَفَا۔ اور مزید میں ی کی شکل میں: اِرْتَضٰی اور ی کو الف سے بدلیں تو ہر جگہ ی کی شکل میں لکھتے ہیں: رَمٰی، اِتَّقٰی
گر ضمیر منصوب متصل لاحق ہو تو الف ہی کی شکل میں لکھتے ہیں: رَمَاهُ (اس نے اس کو پھینکا) اِرْتَضَاكَ (اس نے تجھے پسند کیا)۔

(۲) جمع مذکر غائب میں واو اور ی کو حسب قاعدۂ تعلیل نمبر (۶) و (۷) حذف کر دیا گیا ہے: دَعَوُوْا سے دَعَوْا، رَمَيُوْا سے رَمَوْا، سَرُوُوْا سے، سَرُوْا، لَقِيُوْا سے لَقُوْا، اِرْتَضَيُوْا سے اِرْتَضَوْا اِتَّقَيُوْا سے اِتَّقَوْا۔

(۳) واحد اور تثنیہ مؤنث میں الف گرا دیا جاتا ہے: دَعَتْ، دَعَتَا۔

(۴) ماضی مجہول میں واو کے ماقبل کسرہ آجاتا ہے اس لئے واو کو ي سے بدل دیا جاتا ہے: دُعِوَ سے دُعِيَ، دُعِيَا، دُعُوْا، دُعِيَتْ، دُعِيَتَا، دُعِيْنَ، دُعِيْتَ الخ اسی طرح رُمِيَ سے رُمِيَا، رُمُوْا، رُمِيَتْ الخ۔ دیکھو مجہول میں ناقص واوی اور یائی ہم شکل ہو جاتے ہیں۔

تصریف المضارع المعروف من الناقص

اليائی	الواوی	اليائی	الواوی	اليائی	الواوی
يَلْتَقِيْ	يَرْتَضِيْ	يَلْقٰى	يَسْرُوْ	يَرْمِيْ	يَدْعُوْ

الواوی	الیائی	الواوی	الیائی	الواوی	الیائی
يَدْعُوَانِ	يَرْمِيَانِ	يَسْرُوَانِ	يَلْقَيَانِ	يَرْتَضِيَانِ	يَلْتَقِيَانِ
يَدْعُوْنَ م	يَرْمُوْنَ	يَسْرُوْنَ م	يَلْقَوْنَ	يَرْتَضُوْنَ	يَلْتَقُوْنَ
تَدْعُوْ	تَرْمِيْ	تَسْرُوْ	تَلْقٰى	تَرْتَضِيْ	تَلْتَقِيْ
تَدْعُوَانِ	تَرْمِيَانِ	تَسْرُوَانِ	تَلْقَيَانِ	تَرْتَضِيَانِ	تَلْتَقِيَانِ
يَدْعُوْنَ م	يَرْمِيْنَ	يَسْرُوْنَ م	يَلْقَيْنَ	يَرْتَضِيْنَ	يَلْتَقِيْنَ
تَدْعُوْ	تَرْمِيْ	تَسْرُوْ	تَلْقٰى	تَرْتَضِيْ	تَلْتَقِيْ
تَدْعُوَانِ	تَرْمِيَانِ	تَسْرُوَانِ	تَلْقَيَانِ	تَرْتَضِيَانِ	تَلْتَقِيَانِ
تَدْعُوْنَ م	تَرْمُوْنَ	تَسْرُوْنَ م	تَلْقَوْنَ	تَرْتَضُوْنَ	تَلْتَقُوْنَ
تَدْعِيْنَ	تَرْمِيْنَ م	تَسْرِيْنَ	تَلْقَيْنَ م	تَرْتَضِيْنَ م	تَلْتَقِيْنَ م
تَدْعُوَانِ	تَرْمِيَانِ	تَسْرُوَانِ	تَلْقَيَانِ	تَرْتَضِيَانِ	تَلْتَقِيَانِ
تَدْعُوْنَ م	تَرْمِيْنَ	تَسْرُوْنَ م	تَلْقَيْنَ م	تَرْتَضِيْنَ م	تَلْتَقِيْنَ م
اَدْعُوْ	اَرْمِيْ	اَسْرُوْ	اَلْقٰى	اَرْتَضِيْ	اَلْتَقِيْ
نَدْعُوْ	نَرْمِيْ	نَسْرُوْ	نَلْقٰى	نَرْتَضِيْ	نَلْتَقِيْ

تنبیہ ۳۔ اوپر کی گردانوں میں بعض الفاظ باہم متشابہ ہیں ان کے سامنے م لکھ دیا ہے۔ بعض میں تغیر ہوا ہے بعض اپنی اصلیت پر قائم ہیں۔ تغیر کی اصلیت ٹھیک پہچانو۔

مضارع ناقص کے تغیرات

۲۔ مضارع ناقص کی گردانوں میں غور کرو۔ معلوم ہوگا کہ چاروں تثنیہ اور دونوں جمع مؤنث کے سوا باقی تمام صیغوں میں تغیر ہوا ہے

(۱) دیکھو مضارع مفتوح العین کے پہلے صیغے میں واو اور ی کو حسب قاعدۂ تعلیل (نمبر۱) الف سے بدل دیا گیا ہے اور مکسور العین و مضموم العین میں ساکن کر دیا گیا ہے: يَلْقَيُ سے يَلْقَى، يَرْضَوُ سے يَرْضَى، يَدْعُوُ سے يَدْعُوْ اور يَرْمِيُ سے يَرْمِيْ

یہی تغیر ان تین صیغوں میں ہوا ہے جو ضمیر بارز[1] سے خالی ہیں: تَدْعُوْ، اَدْعُوْ، نَدْعُوْ۔ تَرْمِيْ، اَرْمِيْ، نَرْمِيْ۔ تَلْقٰى، اَلْقٰى، نَلْقٰى۔

تنبیہ ۴۔ يَرْضٰى کی گردان يَلْقٰى کے جیسی ہوتی ہے۔

(۲) جمع مذکر غائب و حاضر میں آخر کا حرف علت حذف کر دیا گیا ہے۔ حسب قاعدۂ تعلیل نمبر (۷) و نمبر (۶): يَدْعُوُوْنَ سے يَدْعُوْنَ، تَدْعُوُوْنَ سے تَدْعُوْنَ، يَرْمِيُوْنَ سے يَرْمُوْنَ، يَلْقَيُوْنَ سے يَلْقَوْنَ۔

(۳) واحد مؤنث حاضر میں اُوِیْ اور اِيِيْ سے اِیْ بن گیا

[1] فِعْل کے آخر میں جو حروف صیغوں کا اختلاف بتلانے کے لئے لگے ہیں وہ سب ضمیر بارز (ظاہر) کہلاتے ہیں اور جن صیغوں کے آخر میں کوئی علامت نہیں لگی ہے ان میں ضمیر مستتر (پوشیدہ) فرض کر لی جاتی ہے۔

ہے اور اَیِیْ سے اَیْ ہوگیا ہے: تَدْعُوِیْنَ سے تَدْعِیْنَ، تَرْمِیِیْنَ سے تَرْمِیْنَ، تَلْقَیِیْنَ سے تَلْقَیْنَ، تَرْتَضِیِیْنَ اور تَلْتَقِیِیْنَ سے تَرْتَضِیْنَ، تَلْتَقِیْنَ +

(۴) مجہول میں ناقص واوی اور یائی ہمشکل ہو جاتے ہیں یُدْعٰی، یُدْعَیَانِ، یُدْعَوْنَ، تُدْعٰی، تُدْعَیَانِ، یُدْعَیْنَ الخ اسی طرح یُرْمٰی وغیرہ ہے +

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۳۰

اَتٰی (ض-ی) آنا (ا۔ اٰتٰی) دینا	خَفَّفَ (۲) ہلکا کرنا
اَجَابَ (ا-و) جواب دینا۔ قبول کرنا	خَلَا (ن-و) گذر جانا، خالی ہونا [-اِلَیْہِ، بِہٖ مَعَہٗ] کسی سے تنہائی میں ملنا
اَصَابَ (ا-و) پہنچنا۔ لگ جانا۔ آپڑنا	
اِشْتَرٰی (-ی) خریدنا	دَرٰی (ض-ی) جاننا (ا) بتلانا
اَعْطٰی (ا-ی) دینا۔ عطا کرنا	دَعَا (ن-و) بلانا [-لَہٗ] کسی کے لئے دعائے خیر کرنا [-عَلَیْہِ] بددعا کرنا
بَقِیَ (س-ی) باقی رہنا (ا) باقی رکھنا	
بَکٰی (ض-ی) رونا (ا) رلانا	رَضِیَ (س-ی) راضی ہونا (ا) راضی کرنا
بَلَا (ن-و) مبتلا کرنا۔ آزمانا	سَقٰی (ض-ی) پلانا
بَنٰی (ض-ی) بنا کرنا۔ تعمیر کرنا	سَمّٰی (۲-و) نام رکھنا
خَشِیَ (س-ی) ڈرنا	عَفَا (ن-و) مٹ جانا [-عَنْہُ] معاف کرنا
	کَفٰی (ض-ی) کافی ہونا۔ بچا لینا

بُنْدُقَةٌ گولی (بندوق کی)	طَهُورٌ بہت پاک
رُعْبٌ دھاک۔ دبدبہ	فَصٌّ (ج فصوص) نگینہ
سَهْمٌ تیر۔ حصہ	قُنْبُلَةٌ (ج قَنَابِلُ) بم گولے
شَتّٰى متفرق۔ مختلف	مَزْرَعَةٌ (ج مَزَارِعُ) کھیتی

مشق نمبر ۳۲

(۱) دَعَا الرَّشِيْدُ اَبَا الْفَضْلِ فَاَتَاهُ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَاَتَاهُ خَاتَمًا فِيْ فَصِّهِ الْمَاسٌ[1] (۲) كُنْتُ دَعَوْتُ الْاُسْتَاذَ اِلَى الطَّعَامِ فَمَا اَجَابَ (۳) اَرْضٰى حَامِدٌ اَبَاهُ بِخِدْمَتِهٖ فَدَعَا لَهٗ (۴) مَا كَانَتْ اُمُّ جَعْفَرَ رَاضِيَةً عَنْهُ فَدَعَتْ عَلَيْهِ (۵) رَمٰى هَاشِمٌ السَّهْمَ اِلَى الْاَسَدِ فَاَصَابَهٗ وَمَاتَ حَالًا (۶) لِمَاذَا تَبْكِيْنَ يَا بِنْتُ مَا اَبْكَاكِ؟ (۷) كَانَ الْوَلَدُ يَرْمِي الْحِجَارَةَ فِيْ جِهَاتٍ شَتّٰى وَاِذَا [ناگہاں] اَصَابَتْ حَجَرَةٌ اَخَاهُ الصَّغِيْرَ فَقَعَدَ يَبْكِيْ (۸) مَا بَقِيَ لَهٗ عُذْرٌ (۹) مَا [استفہامیہ] اَبْقَيْتَ لِنَفْسِكَ؟ (۱۰) كَفَانِيْ مَا [موصولہ ، ج] اَعْطَانِيَ اللّٰهُ مِنَ الْمَالِ (۱۱) بَقِيَتِ الْاُمُوْرُ عَلٰى حَالِهَا (۱۲) عَفَتِ الدِّيَارُ فِيْ اُوْرُبَّا بِالْقَنَابِلِ النَّارِيَّةِ (۱۳) عَفَوْنَا عَنْهُ (۱۴) عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ (۱۵) عُفِيَ عَنْهُ (۱۶) اَنَا اَخُوْكَ فَاَتَيْنَا كِتَابًا وَمِحْبَرَةً (۱۷) تِلْكَ الْبَسَاتِيْنُ تُسْقٰى مِنْ مَاءِ النَّهْرِ (۱۸) هَلْ تَدْرِيْ كَمْ

[1] اَلْمَاس = ہیرا

يَوْمًا مَضٰى مِنْ اَيَّامِ هٰذَا الشَّهْرِ (١٩) لَا اَدْرِيْ يَا سَيِّدِيْ لٰكِنِّيْ اَظُنُّ اَنَّ الْيَوْمَ يَكُوْنُ التَّارِيْخُ الْعَاشِرُ (٢٠) دُعِيْتُ الْيَوْمَ اِلَى الْاَمِيْرِ (٢١) سُمِّيَتْ بِنْتُهٗ بِزَيْنَبَ (٢٢) اَحْسَنُ الْمَسَاجِدِ فِي الْهِنْدِ الْجَامِعُ الَّذِيْ بُنِيَ بِاَمْرِ السُّلْطَانِ شَاه جَهَان فِيْ دِهْلِيْ وَمِنْ عَجَائِبَاتِ الدُّنْيَا الْعِمَارَةُ الْمُسَمَّاةُ بِالتَّاج محل فِيْ اَكْره الَّتِيْ بَنَاهَا السُّلْطَانُ الْمَوْصُوْفُ [رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى]

(٢٣) رَضِيْنَا قِسْمَةَ الْجَبَّارِ فِيْنَا ۔ لَنَا عِلْمٌ وَّلِلْجُهَّالِ مَالٌ

فَاِنَّ الْمَالَ يَفْنٰى عَنْ قَرِيْبٍ ۔ وَاِنَّ الْعِلْمَ يَبْقٰى لَا يَزَالُ[1]

مِنَ الْقُرْاٰنِ

(١) وَسَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا (٢) رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ (٣) اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ (٤) سَنُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ (٥) وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْا اٰمَنَّا وَاِذَا خَلَوْا اِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ قَالُوْا اِنَّا مَعَكُمْ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ (٦) مَا تَدْرِيْ نَفْسٌ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ (٧) وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى (٨) فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ (٩) وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا [اَنْ لَا] تَعْبُدُوْا اِلَّا اِيَّاهُ (١٠) وَمَنْ يُّؤْتَى الْحِكْمَةَ

[1] لَا يَزَالُ یعنی ہمیشہ۔

فَقَدْ اُوْتِیَ خَیْرًا کَثِیْرًا (۱۱) اِنَّ الَّذِیْنَ اشْتَرَوُا الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا بِالْاٰخِرَةِ فَلَا یُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ (۱۲) اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ[1]

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) میں نے رشید کو بلایا تو وہ میرے پاس آیا اور مجھے سلام کیا تو میں نے اسے ایک کتاب دی (۲) ہم نے اپنے ساتھیوں کو کھانے کے لئے بلایا تو انھوں نے ہماری دعوت قبول کرلی (۳) پیر صاحب [شیخ] نے میرے لئے دعا [دعائے خیر] کی (۴) اس کا باپ اس سے راضی نہ تھا پس اسے بددعا دی (۵) حامد نے بھیڑیئے کی طرف ایک گولی پھینکی تو اسے لگی اور مرگیا (۶) اے لڑکے! تو کیوں روتا ہے تجھے کس نے رلایا؟ (۷) اب اس [عورت] کے لئے کچھ مال باقی نہیں رہیگا (۸) تم اپنے بھائی کے لئے کیا باقی رکھو گے؟ (۹) ہمیں جو کچھ مال اللہ نے دیا ہے وہ ہمیں کافی ہوگا (۱۰) اس کے لڑکے کا نام محمود رکھا گیا (۱۱) یہ مدرسہ وزیر کے حکم سے تعمیر کیا گیا (۱۲) ہماری کھیتیاں بارش کے پانی سے سیراب کی جاتی ہیں۔

[1] اس جملے میں لفظ الجنّۃ مبتدا ہے۔ اگرچہ مؤخر ہے پھر بھی اَنَّ کی وجہ سے نصب دیا گیا ہے۔ لَهُمْ خبر مقدم ہے۔

ذیل کے جملے کی تحلیل صرفی ونحوی کرو

دَعَا الرَّشِيدُ اَبَا الْفَضْلِ إِلٰى بَيْتِهٖ

اس طرح: (دَعَا) فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب ازقسم ناقص واوی دراصل دَعَوَ، قاعدہ تعلیل نمبر(۱) کے مطابق واو کو الف سے بدل دیا گیا ہے، ثلاثی مجرد،

(الرَّشید) اَلْ حرف تعریف ہے، (رشید) اسم صفة، مشتق ہے رَشَدَ [سمجھ دار ہونا] سے، مگر یہاں اسم علم ہے۔ واحد مذکر ازقسمِ صحیح، کیونکہ اس کے حروفِ اصلیہ میں کوئی حرف علت یا ہمزہ نہیں اور دو حرف ایک جنس کے بھی نہیں ہیں۔ معرب ہے۔

(اَبَا) اسم جامد، واحد مذکر۔ ازقسم ناقص کیونکہ اصل میں اَبَوٌ ہے، واو حذف کرکے اَبٌ بولا جاتا ہے۔ مضاف ہے اور حالتِ نصبی میں ہے اس لئے اَبَا پڑھا جاتا ہے۔ معرب۔

(الفضلِ) اسم مصدر ہے۔ یہاں اسم علم ہے، واحد مذکر ازقسمِ صحیح، معرب۔

(اِلٰی) حرف جرّ، مبنی۔

(بَیْت) اسم، واحد، مذکر، نکرہ ہے مگر ضمیر کی طرف مضاف ہونے کی وجہ سے معرفہ ہوگیا ہے۔ ازقسمِ اجوف کیونکہ درمیانی حرف ی ہے

معرب ہے۔

(ہٖ) ضمیر مجرور، واحد مذکر غائب، مبنی +

تحلیلِ نحوی اس طرح

(دَعَا) فعل ماضی، مبنی (الرشید) فاعل ہے اس لئے مرفوع ہے (آبَا) مفعول ہے اس لئے منصوب ہے مضاف بھی ہے اس لئے اس کا نصب الف سے آیا ہے (دیکھو سبق ۱۱-۲)، (الفضل) مضاف الیہ ہے اس لئے مجرور ہے۔ (اِلٰی) حرف جار، (بیت) مجرور (ہٖ) ضمیر مجرور، مضاف الیہ ہے بیت کا اس لئے وہ حالت جری میں ہے۔ جار و مجرور مل کر متعلقِ فعل،

فعل اپنے فاعل، مفعول اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا +

اَلدَّرْسُ الثَّالِثُ وَالثَّلٰثُوْنَ

اَلْمُضَارِعُ الْمَجْزُوْمُ مِنَ النَّاقِصِ			اَلْأَمْرُ الْحَاضِرُ مِنَ النَّاقِصِ
لَمْ يَدْعُ	لَمْ يَرْمِ	لَمْ يَلْقَ	
لَمْ يَدْعُوَا	لَمْ يَرْمِيَا	لَمْ يَلْقَيَا	
لَمْ يَدْعُوْا	لَمْ يَرْمُوْا	لَمْ يَلْقَوْا	

اَلْمُضَارِعُ الْمَجْزُوْمُ مِنَ النَّاقِصِ			اَلْاَمْرُ الْحَاضِرُ مِنَ النَّاقِصِ		
لَمْ تَدْعُ	لَمْ تَرْمِ	لَمْ تَلْقَ			
لَمْ تَدْعُوَا	لَمْ تَرْمِيَا	لَمْ تَلْقَيَا			
لَمْ يَدْعُوْنَ	لَمْ يَرْمِيْنَ	لَمْ يَلْقَيْنَ			
لَمْ تَدْعُ	لَمْ تَرْمِ	لَمْ تَلْقَ	اُدْعُ[1]	اِرْمِ[2]	اِلْقَ[3]
لَمْ تَدْعُوَا	لَمْ تَرْمِيَا	لَمْ تَلْقَيَا	اُدْعُوَا	اِرْمِيَا	اِلْقَيَا
لَمْ تَدْعُوْا	لَمْ تَرْمُوْا	لَمْ تَلْقَوْا	اُدْعُوْا	اِرْمُوْا	اِلْقَوْا
لَمْ تَدْعِيْ	لَمْ تَرْمِيْ	لَمْ تَلْقَيْ	اُدْعِيْ	اِرْمِيْ	اِلْقَيْ
لَمْ تَدْعُوَا	لَمْ تَرْمِيَا	لَمْ تَلْقَيَا	اُدْعُوَا	اِرْمِيَا	اِلْقَيَا
لَمْ تَدْعُوْنَ	لَمْ تَرْمِيْنَ	لَمْ تَلْقَيْنَ	اُدْعُوْنَ	اِرْمِيْنَ	اِلْقَيْنَ
لَمْ اَدْعُ	لَمْ اَرْمِ	لَمْ اَلْقَ			
لَمْ نَدْعُ	لَمْ نَرْمِ	لَمْ نَلْقَ			

تنبیہ ۱۔ حالتِ جزمی میں فعل ناقص کے مضارع اور امر کا لام کلمہ (حرفِ علت) پانچ صیغوں سے حذف کر دیا جاتا ہے اور سات صیغوں سے نونِ اعرابی گرا دیا جاتا ہے مگر جمع مؤنث کے دو صیغوں میں تغیر نہیں ہوتا کیونکہ وہ مبنی ہیں۔

[1] تو بُلا۔ [2] تو پھینک۔ [3] تو ملاقات کر۔

المضارع المنصوب من الناقص			المضارع المؤكد من الناقص	
لَنْ يَدْعُوَ [1]	لَنْ يَرْمِيَ [2]	لَنْ يَلْقَى [3]	لَيَدْعُوَنَّ [4]	لَيَلْقَيَنَّ [5]
لَنْ يَدْعُوَا	لَنْ يَرْمِيَا	لَنْ يَلْقَيَا	لَيَدْعُوَانِّ	لَيَلْقَيَانِّ
لَنْ يَدْعُوْا	لَنْ يَرْمُوْا	لَنْ يَلْقَوْا	لَيَدْعُنَّ	لَيَلْقَوُنَّ
لَنْ تَدْعُوَ	لَنْ تَرْمِيَ	لَنْ تَلْقَى	لَتَدْعُوَنَّ	لَتَلْقَيَنَّ
لَنْ تَدْعُوَا	لَنْ تَرْمِيَا	لَنْ تَلْقَيَا	لَتَدْعُوَانِّ	لَتَلْقَيَانِّ
لَنْ يَدْعُوْنَ	لَنْ يَرْمِيْنَ	لَنْ يَلْقَيْنَ	لَيَدْعُوْنَانِّ	لَيَلْقَيْنَانِّ
لَنْ تَدْعُوَ	لَنْ تَرْمِيَ	لَنْ تَلْقَى	لَتَدْعُوَنَّ	لَتَلْقَيَنَّ
لَنْ تَدْعُوَا	لَنْ تَرْمِيَا	لَنْ تَلْقَيَا	لَتَدْعُوَانِّ	لَتَلْقَيَانِّ
لَنْ تَدْعُوْا	لَنْ تَرْمُوْا	لَنْ تَلْقَوْا	لَتَدْعُنَّ	لَتَلْقَوُنَّ
لَنْ تَدْعِيْ	لَنْ تَرْمِيْ	لَنْ تَلْقَيْ	لَتَدْعِنَّ	لَتَلْقَيِنَّ
لَنْ تَدْعُوَا	لَنْ تَرْمِيَا	لَنْ تَلْقَيَا	لَتَدْعُوَانِّ	لَتَلْقَيَانِّ
لَنْ تَدْعُوْنَ	لَنْ تَرْمِيْنَ	لَنْ تَلْقَيْنَ	لَتَدْعُوْنَانِّ	لَتَلْقَيْنَانِّ
لَنْ أَدْعُوَ	لَنْ أَرْمِيَ	لَنْ أَلْقَى	لَأَدْعُوَنَّ	لَأَلْقَيَنَّ
لَنْ نَدْعُوَ	لَنْ نَرْمِيَ	لَنْ نَلْقَى	لَنَدْعُوَنَّ	لَنَلْقَيَنَّ

تنبیہ ۲ - يَرْمِي سے مضارع مؤکد: لَيَرْمِيَنَّ، لَيَرْمِيَانِّ، لَيَرْمُنَّ، لَتَرْمِيَنَّ، لَتَرْمِيَانِّ، لَيَرْمِيْنَانِّ الخ

[1] وہ ہرگز نہیں بلائیگا ۔ [2] وہ ہرگز نہیں پھینکیگا ۔ [3] وہ ہرگز نہیں ملیگا ۔ [4] وہ ضرور ہی بلائیگا ۔ [5] وہ ضرور ہی ملیگا ۔

اِسْمُ الْفَاعِلِ

دَاعٍ (دراصل دَاعِوٌ) دَاعِيَانِ دَاعُوْنَ دَاعِيَةٌ دَاعِيَتَانِ دَاعِيَاتٌ

رَمٰی سے رَامٍ، لَقِیَ سے لَاقٍ، مگر اَل لگایا جائے تو الدَّاعِیْ وغیرہ ہوگا۔[1]

اِسْمُ الْمَفْعُوْلِ

مَدْعُوٌّ مَدْعُوَّانِ مَدْعُوُّوْنَ مَدْعُوَّةٌ مَدْعُوَّتَانِ مَدْعُوَّاتٌ

رَمٰی سے مَرْمِیٌّ مَرْمِيَّانِ الخ اور لَقِیَ سے مَلْقِیٌّ ہوگا۔

اِسْمُ الظَّرْفِ

مَدْعًی (دراصل مَدْعَوٌ) مَدْعَیَانِ
مَدْعَاةٌ (دراصل مَدْعَوَةٌ) مَدْعَاتَانِ
} مَدَاعٍ (دراصل مَدَاعِوُ)

رَمٰی سے مَرْمًی اور لَقِیَ سے مَلْقًی ہوگا۔

اِسْمُ الْاٰلَةِ

مِدْعًی (= مِدْعَوٌ) مِدْعَیَانِ
مِدْعَاةٌ (= مِدْعَوَةٌ) مِدْعَاتَانِ
} مَدَاعٍ (= مَدَاعِوُ)

مِدْعَاءٌ (= مِدْعَاوٌ) مِدْعَاوَانِ مَدَاعِیُّ (= مَدَاعِیْوُ)

اسی طرح مِرْمًی اور مِلْقًی وغیرہ ہوگا۔

اِسْمُ التَّفْضِیْلِ

اَدْعٰی (اَدْعَوُ) اَدْعَیَانِ اَدْعَوْنَ یا اَدَاعِیْ

دُعْوٰی یا دُعْیَا دُعْوَیَانِ دُعْوَیَاتٌ یا دُعًی

[1] دیکھو سبق ۱۰-۹

الصرف الصغیر من الناقص الثلاثی المزید

الماضی	المضارع	الامر	اسم الفاعل	اسم المفعول	المصدر
۱- اَلْقٰی	یُلْقِیْ	اَلْقِ	مُلْقٍ	مُلْقًی	اِلْقَاءٌ[1]
۲- لَقّٰی	یُلَقِّیْ	لَقِّ	مُلَقٍّ	مُلَقًّی	تَلْقِیَةٌ[2]
۳- لَاقٰی	یُلَاقِیْ	لَاقِ	مُلَاقٍ	مُلَاقًی	مُلَاقَاۃٌ، لِقَاءٌ[3]
۴- تَلَقّٰی	یَتَلَقّٰی	تَلَقَّ	مُتَلَقٍّ	مُتَلَقًّی	تَلَقٍّ[4]
۵- تَلَاقٰی	یَتَلَاقٰی	تَلَاقَ	مُتَلَاقٍ	مُتَلَاقًی	تَلَاقٍ[5]
۶- اِنْقَضٰی	یَنْقَضِیْ	اِنْقَضِ	مُنْقَضٍ	مُنْقَضًی	اِنْقِضَاءٌ[6]
۷- اِلْتَقٰی	یَلْتَقِیْ	اِلْتَقِ	مُلْتَقٍ	مُلْتَقًی	اِلْتِقَاءٌ[7]
۸- اِرْعَوٰی	یَرْعَوِیْ	اِرْعَوِ	مُرْعَوٍ	مُرْعَوًی	اِرْعِوَاءٌ[8]
۱۰- اِسْتَلْقٰی	یَسْتَلْقِیْ	اِسْتَلْقِ	مُسْتَلْقٍ	مُسْتَلْقًی	اِسْتِلْقَاءٌ[9]

مذکورہ گردانیں دیکھ کر تعلیل کے چند نئے قاعدے تم بخوبی سمجھ سکتے ہو جو حسبِ ذیل ہیں :-

قاعدۂ تعلیل نمبر (۱۸) اِوٌ، اِیٌ، اُوٌ اور اُیٌ سے اِ ہو جاتا ہے : دَاعِوٌ سے دَاعٍ، تَلَاقُیٌ (بروزن تفاعُلٌ) سے تَلَاقٍ۔ مگر آخر میں تنوین نہ ہو تو اِیْ بن جائیگا : اَلدَّاعِیْ، اَلتَّلَاقِیْ۔ اسی طرح مَدَاعِوُ سے مَدَاعِیْ (جمع اسم ظرف از دعا) مَرَامِیُ سے مَرَامِیْ۔

[1] ڈالنا۔ [2] کسی کو کوئی چیز دے دینا۔ [3] ملاقات کرنا۔ [4] لینا، سیکھ لینا۔ [5] آمنے سامنے آنا۔ [6] ختم ہوجانا۔ [7] آمنے سامنے آنا۔ [8] باز آنا۔ [9] چت لیٹنا۔

تنبیہ ۳۔ ناقص سے ہر ایک اسم فاعل[1] میں اور باب ۴ اور ۵ کے مصادر میں یہ قاعدہ جاری ہوتا ہے۔

قاعدۂ تعلیل نمبر (۱۹) اَوٌ اور اَیٌ سے اًی بن جاتا ہے: مَدْعَوٌ سے مَدْعًی (واحد اسم ظرف) مُلْقَیٌ سے مُلْقًی (اسم مفعول از اَلْقٰی۔

تنبیہ ۴۔ ناقص سے ثلاثی مزید کے ہر ایک اسم مفعول میں یہ قاعدہ جاری ہوگا۔

قاعدۂ تعلیل نمبر (۲۰) اُوِیٌ سے اِیٌّ ہو جاتا ہے جیسے مَرْمُوِیٌ سے مَرْمِیٌّ (اسم مفعول از رَمٰی)، مَرْضُوِیٌ سے مَرْضِیٌّ از رَضِیَ۔

تنبیہ ۵۔ مذکورہ گردانوں کے مصادر میں قاعدۂ تعلیل نمبر (۱۳) جاری کیا گیا ہے، اِلْقَایٌ سے اِلْقَاءٌ وغیرہ۔

تنبیہ ۶۔ ناقص سے باب فَعَّلَ کا مصدر بجائے تَفْعِیْلٌ کے تَفْعِلَةٌ کے وزن پر آتا ہے: لَقّٰی سے تَلْقِیَةٌ، سَمّٰی سے تَسْمِیَةٌ۔

تنبیہ ۷۔ ناقص واوی ثلاثی مجرد کے باب نَصَرَ، سَمِعَ اور کَرُمَ سے آیا کرتا ہے: دَعَا یَدْعُوْ،

[1] نیز اسم ظرف اور اسم آلہ کی جمع میں۔

رَضِيَ يَرْضٰى اور سَرُوَ يَسْرُوُ۔ اور ناقص یائی باب ضَرَبَ. فَتَحَ اور سَمِعَ سے آتا ہے: رَمٰى يَرْمِيْ، سَعٰى يَسْعٰى اور لَقِيَ يَلْقٰى +

سلسلة الالفاظ نمبر ۳۱

بَغٰى (ض-ی) چاہنا۔ بَغِيَ (س) باغی ہونا	صَلّٰى (۲-ی) نماز پڑھنا۔ [علیہ] درود پڑھنا۔ رحمت بھیجنا
اِبْتَغٰى (۸-ی) چاہنا	قَضٰى (ض-ی) حکم کرنا فیصلہ کرنا
اِنْبَغٰى (۷-ی) مناسب ہونا۔ اس کا مضارع (يَنْبَغِيْ) ہی کثیر الاستعمال ہے	لَاقٰى (۳-ی) ملاقات کرنا سامنے آنا
اِسْتِجَابَ (۱۰-و) قبول کرنا	مَسّٰى (۲-ی) شام کا سلام کرنا یعنی مَسَّاكَ اللّٰهُ بِالْخَيْرِ کہنا
بَالٰى (۳-ی) پروا کرنا	مَشٰى (ض-ی) چلنا
بَلَّغَ (۲) پہنچا دینا	مَضّٰى (۲-ی) گذارنا
تَحَابَّ (۶) باہم محبت رکھنا	نَادٰى (۳-ی) پکارنا منادی کرنا
تَمَنّٰى (۵-ی) آرزو کرنا	نَهٰى (ف-ی) روکنا۔ منع کرنا، (۸) رک جانا
سَعٰى (ف-ی) کوشش کرنا۔ دوڑنا	هَدٰى (ض-ی) ہدایت کرنا۔ ٹھیک راستہ بتلانا (۸) ہدایت قبول کرنا۔ ٹھیک راہ پر چلنا (۱) ہدیہ دینا (۶) باہم ایک دوسرے کو تحفہ تحائف بھیجنا
صَبَّحَ (۲) صبح کا سلام کرنا یعنی صَبَّحَكَ اللّٰهُ بِالْخَيْرِ کہنا	

أَبْلَقُ چتلا	غَالٍ مہنگا
مُنْيَةٌ خواہش۔ آرزو	غَايَةٌ انتہا
بَيْعٌ (مصدر ہے بَاعَ کا) بیچنا، خرید و فروخت	غَيٌّ (غَوٰى کا مصدر ہے) بہکنا۔ گمراہی
تَهْلُكَةٌ ہلاکی	مَرَحًا اِتراتے ہوئے۔ اکڑتے ہوئے
جَبْهَةٌ پیشانی	مِيلَادٌ پیدائش۔ پیدائش کا وقت یا دن
رَخِيصٌ سستا	
عَسٰى غالباً۔ امید ہے	هَلَّا کیوں نہیں؟

مشق نمبر ۳۳

(۱) اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ، مَسَّاكُمُ اللهُ بِالْخَيْرِ	وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَللهُ يُمَسِّيكَ بِالْخَيْرِ
(۲) عَسٰى اَنْ تَكُوْنَ مَضَيْتَ اَيَّامَ الْعُطْلَةِ بِالْهَنَاءِ وَالْعَافِيَةِ يَا حَامِدُ	اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ يَا اُسْتَاذِيْ مَضَيْتُ اَيَّامَ الْعُطْلَةِ عَلٰى جَبَلِ شِمْلَه فِيْ اَحْسَنِ الْاَحْوَالِ
(۳) هَلْ صَلَّيْتَ الْعَصْرَ؟	اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ صَلَّيْتُ الْعَصْرَ
(۴) هَلْ تُصَلُّوْنَ مَعَ الْجَمَاعَةِ؟	نَعَمْ يُصَلِّيْ بِنَا[1] اَبُوْنَا
(۵) اُدْعُ اَخَاكَ	دَعَوْتُهٗ فَقَالَ اَنَا اٰتِيْ خَلْفَكَ
(۶) مَنْ اَعْطَاكَ هٰذَا الْكِتَابَ؟	اَعْطَانِيْهِ صَدِيْقِيْ خَالِدٌ

[1] يُصَلِّيْ بِنَا۔ ہمارے ساتھ نماز پڑھتا ہے یعنی ہمیں نماز پڑھاتا ہے۔

السؤال	الجواب
(۷) فَمَا أَعْطَيْتَهُ فِي الْعِوَضِ	لَمْ أُعْطِهِ شَيْئًا، هُوَ لَا يَقْبَلُ الْعِوَضَ
(۸) فَيَنْبَغِي لَكَ أَنْ تُهْدِيَهُ يَوْمَ مِيلَادِهِ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَهَادُوْا تَحَابُّوْا	نَعَمْ أُرِيْدُ أَنْ أُهْدِيَهُ شَيْئًا يُحِبُّهُ وَيَرْضٰى بِهِ
(۹) هَلْ تَمْشِي مَعَنَا إِلٰى بَيْتِ الْأُسْتَاذِ السَّيِّدِ سَعِيْدٍ الْهَاشِمِيِّ	نَعَمْ أَمْشِي مَعَكَ بِالرِّضَا وَالسُّرُوْرِ لِأَنِّي مُتَمَنٍّ لِلِقَاءِ حَضْرَةِ الْهَاشِمِيِّ
(۱۰) فَصَلِّ الْمَغْرِبَ فِي الْمَسْجِدِ الْجَامِعِ وَامْشِ مَعِي بَعْدَ الصَّلٰوةِ	عَلَى الْعَيْنِ وَالرَّأْسِ، سَأُصَلِّي هُنَاكَ
(۱۱) بِكَمْ اِشْتَرَيْتَ هٰذَا الْحِصَانَ الْأَبْلَقَ يَا فُؤَادُ؟	اِشْتَرَيْتُهُ بِمِائَةٍ وَعِشْرِيْنَ رُبِيَّةً
(۱۲) رَخِيْصٌ، مَا هُوَ بِغَالٍ، اِشْتَرِ لِي مِنْ فَضْلِكَ مِثْلَ هٰذَا الْحِصَانِ	طَيِّبٌ، لَأَشْتَرِيَنَّ لَكَ غَدًا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى
(۱۳) لٰكِنْ لَا تَشْتَرِ لِي حِصَانًا أَبْلَقَ إِنِّي أُحِبُّ الْأَسْوَدَ الَّذِي فِي غُرَّتِهِ بَيَاضٌ	أَحْسَنْتَ! سَأَشْتَرِي لَكَ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى يَا سَيِّدِي
(۱۴) كَمْ تَتَعَلَّمُ الْإِنْكِلِيْزِي وَأَيْشَ تَبْغِي مِنْهُ يَا أَحْمَدُ؟	أَتَمَنّٰى أَنْ أَكُوْنَ دُكْتُوْرًا مَاهِرًا لِأَخْدِمَ الْمَرْضٰى

(۱۵) هَلْ سَمِعْتَ "مَا[1] كُلُّ مَا يَتَمَنَّى الْمَرْءُ يُدْرِكُهُ"	نعم سمعت، لٰكِنْ كُنْتُ بِقَانِطٍ وَلَا أُبَالِي بِهٖ، أُرِيْدُ أَنْ أَسْعٰى حَتّٰى أُدْرِكَ مَا أَتَمَنَّاهُ فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ
(۱۶) أَحْسَنْتَ يَا أَحْمَدُ، مُنْيَتُكَ مُبَارَكَةٌ، جَعَلَ اللّٰهُ سَعْيَكَ مَشْكُوْرًا وَبَلَّغَكَ غَايَةَ مَا تَتَمَنَّاهُ	اٰمِيْن، أُدْعُ لِيْ يَا شَيْخُ دَائِمًا فِيْ أَوْقَاتِكَ الْمَخْصُوْصَةِ فَإِنَّ دَعْوَةَ الصَّالِحِيْنَ مُسْتَجَابَةٌ

مِنَ الْقُرْاٰنِ

(۱) اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ (۲) أُدْعُ إِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ (۳) أُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً (۴) لَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ [وَاخْشَوْنِيْ] إِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ (۵) مَا اٰتَاكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا (۶) وَلَا تُلْقُوْا بِأَيْدِيْكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ (۷) لَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا (۸) لَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا (۹) قَالَ أَلْقِهَا يَا مُوْسٰى فَلَمَّا أَلْقٰهَا فَإِذَا[2] هِيَ حَيَّةٌ تَسْعٰى (۱۰) يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا إِذَا نُوْدِيَ

[1] پہلا مَا نافیہ ہے یعنی "نہیں" دوسرا مَا موصولہ ہے یعنی "جو کچھ"۔ [2] یہاں اذا کے معنی ہیں ناگہاں"

لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ (۱۱) فَاقْضِ مَا اَنْتَ قَاضٍ اِنَّمَا تَقْضِىْ هٰذِهِ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا (۱۲) فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ (۱۳) اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ (۱۴) اِنِّىْ ظَنَنْتُ اَنِّىْ مُلٰقٍ حِسَابِيَهْ [حِسَابِىْ] (۱۵) يَا اَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِىْ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً

اشعار

يَا اَيُّهَا الرَّجُلُ الْمُعَلِّمُ غَيْرَهٗ ‏ هَلَّا لِنَفْسِكَ كَانَ ذَا[۲] التَّعْلِيْمُ

اِبْدَأْ بِنَفْسِكَ فَانْهَهَا عَنْ غَيِّهَا ‏ فَاِذَا انْتَهَتْ عَنْهُ فَاَنْتَ حَكِيْمُ

فَهُنَاكَ يُسْمَعُ مَا تَقُوْلُ وَيُهْتَدٰى ‏ بِالْقَوْلِ مِنْكَ وَيَنْفَعُ التَّعْلِيْمُ

(ابوالاسود الدُّؤَلِیّ المتوفی ۶۹ھ)

ذیل کے جملے میں جتنے افعال ہیں ان کے صیغے، اقسام اور صلیت پہچانو:

يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِذَا نُوْدِىَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ، ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ۔

[۱] اس کے آخر کی ھ زائد ہے اس کے کچھ معنی نہیں ہیں ۔ [۲] ذا اسم اشارہ ہے "وہ"۔

اَلدَّرْسُ الرَّابِعُ وَالثَّلٰثُوْن

اَلْفِعْلُ اللَّفِيْفُ وَفِعْلُ رَءٰی

۱۔ لفیف وہ فعل یا اسم ہے جس کے حروف اصلیہ میں دو حرفِ علت ہوں اس کی دو قسمیں ہیں :۔

(۱) لفیف مقرون جس میں دونوں حرف علت باہم قرین (متصل) ہوں: رَوٰی (= رَوَيَ۔ روایت کرنا) گویا یہ اجوف اور ناقص کا مجموعہ ہے۔

(۲) لفیف مفروق جس میں دونوں حرفِ علت کے درمیان کوئی حرفِ صحیح حائل ہو: وَقٰی (= وَقَيَ۔ بچانا) گویا یہ مثال اور ناقص کا مجموعہ ہے۔

۲۔ لفیف مقرون میں تو صرف ناقص کے تغیرات ہونگے اور مفروق میں مثال اور ناقص دونوں کے۔ پس رَوٰی کی گردان رَمٰی کے قیاس پر تم خود کر سکتے ہو۔ اور وَقٰی کی صرف صغیر ہم نیچے لکھ دیتے ہیں اس کی صرف کبیر تم خود بنا لینا۔

الماضی	المضارع	الامر	اسم الفاعل	اسم المفعول	المصدر
وَقٰی	یَقِیْ (= یَوْقِیْ)	قِ (= اِوْقِیْ)	وَاقٍ	مَوْقِیٌّ	وِقَایَةٌ

تنبیہ ۱۔ قِ (امر) اصل میں اِوْقِیْ تھا۔ واو بروئے قاعدۂ تعلیل (۱۴) حذف کر دیا گیا اور ی حالت جزمی کی وجہ سے گرا دی گئی ❖

امر کی پوری گردان اس طرح ہوگی : قِ، قِيَا، قُوْا، قِيْ، قِيَا، قِيْنَ

باب اِفْتِعَالٌ سے وَقَى کی صرف صغیر اِتَّقٰى (=اِوْتَقَى)، يَتَّقِيْ، اِتَّقِ، مُتَّقٍ، مُتَّقًى، اِتِّقَاءٌ (ڈرنا۔ بچنا۔ پرہیز کرنا) ❖

تنبیہ ۲۔ اِتَّقٰى اصل میں اِوْتَقَيَ تھا۔ حسبِ قاعدۂ تعلیل (۱۲) واو کو ت سے بدل دیا گیا اور ی کو حسبِ قاعدۂ تعلیل (۱) الف سے بدلا گیا ❖

۳۔ فعلُ رَءٰى (دیکھنا۔ سمجھنا)

(۱) ظاہر ہے کہ رَءٰى میں عین کلمہ ہمزہ ہونے کی وجہ سے مہموز العین ہے اور لام کلمہ ی ہونے کی وجہ سے ناقص ہے۔

(۲) اس کی ماضی کی گردان تو رَمٰى جیسی ہوگی۔ مگر مضارع اور امر سے ھمزہ حذف کر دیا جاتا ہے چنانچہ مضارع کی گردان اس طرح ہوگی :-

يَرَىٰ، يَرَيَانِ، يَرَوْنَ، تَرَىٰ، تَرَيَانِ، يَرَيْنَ، تَرَىٰ، تَرَيَانِ، تَرَوْنَ، تَرَيْنَ، تَرَيَانِ، تَرَيْنَ، أَرَىٰ، نَرَىٰ ؎

تنبیہ ۳۔ فعل رَأَى کا مضارع مجہول یعنی يُرَىٰ تُرَىٰ کبھی گمان کرنے کے معنی میں آتا ہے اور اکثر تعجب کے موقع پر استعمال ہوتا ہے: هَلْ تُرَىٰ (کیا تو خیال کرتا ہے؟) اسی مطلب کے لئے کبھی يَا تُرَىٰ بھی بولتے ہیں ؎

(۳) اور امر حاضر کی گردان یوں کی جائیگی:۔

رَ رَيَا رَوْا رَيْ رَيَا رَيْنَ

تنبیہ ۴۔ رَأَى کا ماضی اور مضارع ہی کثیر الاستعمال ہے۔ امر حاضر کا استعمال شاید ہی ہوتا ہو۔ اس معنی میں اکثر أُنْظُرْ کا استعمال کرتے ہیں اور جدید محاورے میں اکثر لفظ شُفْ (دیکھ) کا استعمال ہوتا ہے ؎

(۴) اسم فاعل "رَاءٍ" مثل رَامٍ کے اور اسم مفعول مَرْئِيٌّ مثل مَرْمِيٌّ کے ؎

(۵) ابواب ثلاثی مزید میں سے صرف باب أَفْعَلَ میں همزہ گرا دیا جاتا ہے:۔

أَرَىٰ يُرِىٰ أَرِ مُرٍ مُرًى إِرَاءَةٌ[1]

---

[1] دکھانا۔ بتلانا ؎

تنبیہ ۵۔ آخر کے تین صیغوں میں خلاف قیاس ھمزہ کو عین کلمہ کی جگہ سے ہٹا کر لام کلمہ کی جگہ لایا گیا ہے اور ی کو عین کلمہ بنا کر اجوف (مُرِیْدٌ۔ مُفِیْدٌ) کی مانند یہ صیغے بنائے گئے ہیں۔

تنبیہ ۶۔ ابواب مزید سے امر حاضر بھی برابر مستعمل ہے۔

(۶) باقی ابواب مزید میں ہمزہ حذف نہیں ہوتا۔ ان کی گردانیں ناقص کی طرح کر لو:-

باب فَاعَلَ سے رَاءٰی، یُرَاءِیْ، رَاءِ، مُرَاءٍ، مُرَاءًی، رِیَاءٌ[1]

باب اِفْتَعَلَ سے اِرْتَاٰی، یَرْتَاِیْ، اِرْتَاِ، مُرْتَاٍ، مُرْتَاًی، اِرْتِیَاءٌ[2]

۴۔ رَوِیَ یَرْوٰی (سیراب ہونا)، قَوِیَ یَقْوٰی (قوی ہونا)، سَوِیَ یَسْوٰی (برابر ہونا) لفیف مقرون ہیں۔ ان کی گردانیں ناقص یائی (لَقِیَ یَلْقٰی) جیسی ہونگی۔ چونکہ یہ سب لازم ہیں اس لئے اسم فاعل کی بجائے ان سے اسم صفۃ فَعِیْلٌ کے وزن پر آتا ہے: رَوِیٌّ (سیراب) قَوِیٌّ (مضبوط) سَوِیٌّ (برابر)۔

۵۔ حَیِیَ (دراصل حَیِوَ (زندہ ہونا)، مضارع یَحْیٰی، اسم صفۃ حَیٌّ (زندہ)۔

---

[1] محض دکھاوے کے لئے کوئی کام کرنا۔ [2] غور کرنا۔ شک کرنا۔

باب اَفْعَلَ سے اَحْیٰی، یُحْیِیْ، اَحْیِ، مُحْیٍ، مُحْیًی، اِحْیَاءٌ (زندہ کرنا)۔

باب فَعَّلَ سے حَیّٰی، یُحَیِّیْ، حَیِّ، تَحِیَّةٌ [مصدر]۔ (زندہ رکھنا۔ مراسم آداب وسلام بجالانا)۔

باب اِسْتَفْعَلَ سے اِسْتَحْیٰی، یَسْتَحْیِیْ، اِسْتَحْیِ، اِسْتِحْیَاءٌ (شرمانا۔ زندہ رہنے دینا)۔

اس میں سے پہلی ی گرا کر یوں بھی کہتے ہیں: اِسْتَحٰی، یَسْتَحِیْ، اِسْتَحِ۔

سلسلة الالفاظ نمبر ۳۲

اَبْدٰی (ا۔ی) ظاہر کرنا	طَرَحَ (ف) پھینک دینا۔ ڈال دینا
تَجَرَّعَ (۴) گھونٹ گھونٹ پینا	عَتَبَ (ض) عتاب کرنا۔ ملامت کرنا
حَالَ (ن۔و) حائل ہونا۔ آڑے آنا	لَقّٰی (۲۔ی) کسی کو کوئی چیز دے دینا
اِرْتَاحَ (یَرْتَاحُ۔۷۔و) راحت پانا	(۴) حاصل کرنا
رَوٰی (ض) روایت کرنا	مَاتَ (ن۔و) مرنا (۱) مار ڈالنا
رَوِیَ (س) سیراب ہونا (۱) سیراب کرنا	وَلِیَ (یَلِیْ۔ح۔ی) قریب ہونا۔ متصل
زَالَ (یَزُوْلُ) زائل ہونا۔ دفع ہونا	ہونا (۲) والی بنانا۔ پیٹھ پھیرنا
سَهَا (ن۔و) بھولنا۔ غفلت کرنا	(۴) والی ہونا۔ دوست رکھنا۔ پیٹھ پھیرنا
سَاهٍ (اسم فاعل) بھولنے والا	

اِرْتِقَاءٌ (مصدر) ترقی کرنا

اُسْبُوْعٌ (ج اَسَابِیْعُ) ہفتہ۔ سات دن

اُسْرَۃٌ خاندان۔ کنبہ۔ گھر والے

اَلْاِنٰی (ج آنَاءٌ) دن کا حصہ۔ دن بھر

جِہَۃٌ طرف۔ سبب

حَزِیْنٌ غمگین

حَیْثُ جبکہ

حَنُوْنٌ مہربان

رَشَادٌ سیدھا

سَیْرٌ رفتار

غُصَّۃٌ (ج غُصَصٌ) گلے میں رکنے والا گھونٹ یا لقمہ

غِنًی تونگری۔ بے نیازی

فُسُوْقٌ، سَبٌّ، شَتْمٌ گالی گلوچ

فِرَاسَۃٌ عقل کی تیزی

قَفَا (ج اَقْفِیَۃٌ) پیٹھ

قَطُّ کبھی نہیں (زمانۂ ماضی کی نفی کے لئے آتا ہے)

کِتَابٌ۔ رِسَالَۃٌ۔ مَکْتُوْبٌ خط

لَاسِیَّمَا خصوصًا

کَاَنَّکَ گویا کہ تو

مَنَامٌ نیند

نَضْرَۃٌ تازگی

وَقُوْدٌ ایندھن

وَیْلٌ بڑی مصیبت۔ عذاب

مَاعُوْنٌ گھر میں برتنے کی چیزیں۔ کارِ خیر

مشق نمبر ۳۴

(۱) قِ قَفَاكَ [دیکھو درس] کَیْ لَا یُضْرَبَ قَفَاكَ (۲) اِسْتَحِ مِنَ اللّٰہِ (۳) ھَلَّا تَسْتَحْیُوْنَ یَا اَوْلَادُ؛ (۴) لِمَ لَا تَقِیْ لِسَانَكِ مِنَ الْکِذْبِ وَالْفُسُوْقِ (۵) اِتَّقِ اللّٰہَ وَاتَّقِ الْمَعْصِیَۃَ

(۶) كَانَ وَلِيُّ هٰرُوْنَ الرَّشِيْدِ عَبْدًا حَبَشِيًّا عَلٰى مِصْرَ (۷) لَمْ اَرَ مِثْلَ هٰذِهِ الْاِبْنَةِ قَطُّ (۸) مَالِيْ اَرَاكَ حَزِيْنًا؟ (۹) هَلْ رَاَيْتُمُوْنِيْ اٰتِيْ اِلَيْكُمْ؟ (۱۰) مَا تَرٰى فِيْ هٰذِهِ الْمَسْئَلَةِ اَيُّهَا الْفَاضِلُ؟ (۱۱) اَرٰى اَنَّ رَاْيَكُمْ صَحِيْحٌ (۱۲) اَرِنِيْ كِتَابَكَ (۱۳) اُعْبُدِ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ [اَلْحَدِيْثُ] (۱۴) اِتَّقُوْا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّهٗ يَرٰى بِنُوْرِ اللّٰهِ [الحديث] (۱۵) اَتَرَوْنَ هٰذِهِ [الْمَرْاَةُ] طَارِحَةً وَلَدَهَا فِي النَّارِ؟ [الحديث] (۱۶) كَانَ فِرْعَوْنُ يَقْتُلُ اَبْنَاءَ بَنِيْ اِسْرَاءِيْلَ وَيَسْتَحْيِيْ بَنَاتِهِمْ (۱۷) رَوَيْنَا هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ (۱۸) هٰذِهِ الْحِكَايَةُ مَرْوِيَّةٌ عَنِ الْاَصْمَعِيِّ (۱۹) نَهْرُ النِّيْلِ يُرْوِيْ مَزَارِعَ مِصْرَ

اَشْعَارٌ

(۲۰) وَلَمْ اَرَ بَعْدَ الدِّيْنِ خَيْرًا مِنَ الْغِنٰى ✦ وَلَمْ اَرَ بَعْدَ الْكُفْرِ شَرًّا مِنَ الْفَقْرِ

(۲۱) قُلُوْبُ الْاَصْفِيَاءِ لَهَا عُيُوْنٌ ✦ تَرٰى مَا لَا يَرَاهُ النَّاظِرُوْنَ

مِنَ الْقُرْاٰنِ

(۱) يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا

لہ مَالِیْ کیا ہے مجھے، یعنی کیا سبب؟ اس میں مَا استفہام کے لئے ہے۔ لہ مَا موصولہ ہے، یعنی جو چیز

النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ (۲) فَوَقَاهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقَّاهُمْ نَضْرَةً وَّسُرُوْرًا (۳) اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحَابِ الْفِيْلِ؟ (۴) قَالَ [اِبْرَاهِيْمُ] يَا بُنَيَّ اِنِّيْ اَرٰى فِي الْمَنَامِ اَنِّيْ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى؟ (۵) قَالَ [مُوْسٰى] رَبِّ اَرِنِيْ اَنْظُرْ اِلَيْكَ ، قَالَ لَنْ تَرَانِيْ (۶) فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلٰوتِهِمْ سَاهُوْنَ الَّذِيْنَ هُمْ يُرَاءُوْنَ وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ (۷) اِذْ قَالَ [اِبْرَاهِيْمُ] رَبِّيَ الَّذِيْ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ قَالَ [الْمَلِكُ الْكَافِرُ] اَنَا اُحْيِيْ وَاُمِيْتُ (۸) وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَا اَوْ رُدُّوْهَا

اُردو سے عربی میں ترجمہ کرو

(۱) اپنا منہ بچاؤ تاکہ تمہاری پیٹھ پر مار نہ پڑے [تمہاری پیٹھ ماری نہ جائے] (۲) تم اپنی زبان گالی گلوج سے کیوں نہیں بچاتے؟ (۳) اے میری بہن! اللہ سے ڈر اور گناہ سے بچ (۴) ہم نے کبھی مثل اس پھول کے نہ دیکھا (۵) کیا تو دیکھ رہا تھا کہ ہم تیری طرف آرہے ہیں؟ (۶) اے عالمو! اس مسئلہ میں آپ کی کیا رائے ہے [آپ کیا دیکھتے ہیں؟] (۷) ہماری رائے ہے [ہم دیکھتے ہیں] کہ وہ صحیح نہیں ہے (۸) اللہ کی عبادت اس طرح کرو گویا تم اسے دیکھ رہے ہو کیونکہ اگر

تم اُس کو نہیں دیکھتے تو وہ [تو] تمھیں بیشک دیکھ رہا ہے (۹) ایمان والے اللہ کے نور سے دیکھتے ہیں پس تم اُن کی تیز بینی [فراسة] سے ڈرو (۱۰) مجھے تم اپنی کتابیں بتاؤ [دِکھلاؤ] (۱۱) مسلمانوں کے خلیفہ نے مجھے بغداد پر گورنر [والی] بنایا (۱۲) ایمان والے اپنے آپ کو اور اپنی اولاد کو [دوزخ کی] آگ سے بچائیں (۱۳) اے لڑکیو! اللہ سے شرم کیا کرو اور اسی سے ڈرا کرو ۔

«كِتَابٌ مِنْ وَالِدٍ إِلَى وَلَدِهٖ»

وَلَدِي الْعَزِيْزَ[1]

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ ۔ مَالَكَ يَا بُنَيَّ مَضَيْتَ شَهْرَيْنِ وَلَمْ تَكْتُبْ لَنَا سَطْرَيْنِ ؛ حَتّٰى نَقِفَ عَلٰى أَحْوَالِكَ وَسَيْرِكَ فِي الْعِلْمِ ۔ أَمَرَضٌ حَالَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ إِرْسَالِ الْمَكْتُوْبِ ؟ أَمْ عَدَمُ نَجَاحِكَ فِي الْاِمْتِحَانِ دَعَاكَ إِلٰى هٰذَا السُّكُوْتِ الْمَعْتُوْبِ ؟

كَيْفَ نُبْدِيْ عَلَى الْقِرْطَاسِ حَالَ قُلُوْبِنَا ؛ لَا سِيَّمَا

---

[1] اصل میں یا وَلَدِيَ الْعَزِيْزَ ہے۔ حرفِ ندا محذوف ہے۔ [وَلَدَ] منادیٰ مضاف ہونے کی وجہ سے حالتِ نصبی میں ہے (دیکھو درس ۱۱-۶) مگر ضمیر متکلم کی وجہ سے زبر نہیں پڑھا جا سکتا [الْعَزِيْزَ] ولد کی صفت ہے اس لئے وہ بھی منصوب ہے ۔

حَالَ أُمِّكَ الْحَنُوْنَةِ يَا لَيْتَ كُنْتَ تَدْرِيْ كَيْفَ تَتَجَرَّعُ أُمُّكَ غُصَصَ الْهُمُوْمِ وَالْأَفْكَارِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَأَطْرَافَ النَّهَارِ۔

أَلَمْ تَرَ إِلٰى رُفَقَاءِكَ السُّعَدَاءِ كَيْفَ يَكْتُبُوْنَ كُلَّ أُسْبُوْعٍ مَكْتُوْبًا إِلٰى أُسْرَتِهِمْ، فَتَرْتَاحُ صُدُوْرُهُمْ وَيُسَرُّ قُلُوْبُهُمْ وَنَحْنُ مِنْ جِهَتِكَ مُبْتَلَوْنَ فِي الْهُمُوْمِ وَالْأَحْزَانِ، لَا يَهْنَأُ لَنَا طَعَامٌ وَلَا رُقَادٌ۔

اِرْحَمْنَا يَا بُنَيَّ وَأَفِدْنَا عَمَّا أَنْتَ عَلَيْهِ لِيَطْمَئِنَّ قُلُوْبُنَا وَتَزُوْلَ عَنَّا الْأَفْكَارُ۔

نَدْعُوْ لَكَ دَائِمًا أَنْ يَحْفَظَكَ اللّٰهُ مَعَ الْعَافِيَةِ وَالْهَنَاءِ وَيَرْزُقَكَ عِلْمًا يَهْدِيْكَ إِلٰى سَبِيْلِ الرَّشَادِ وَالْاِرْتِقَاءِ وَالسَّلَامُ

وَالِدُكَ

خالد

اَلدَّرْسُ الْخَامِسُ وَالثَّلٰثُوْنَ

بَقِيَّةُ أَبْوَابِ الثُّلَاثِيِّ الْمَزِيْدِ

۱۔ پہلے حصّے میں ثلاثی مزید کے دس ابواب لکھے گئے ہیں وہی کثیر الاستعمال ہیں اور قرآن مجید میں انہی کا استعمال ہوا ہے۔

باقی دو باب یعنی ثلاثی مزید کا گیارہواں اور بارہواں باب جو قلیل الاستعمال ہیں ذیل میں لکھے جاتے ہیں :۔

(۱۱) اِفْعَوْعَلَ : اِخْشَوْشَنَ (بہت سخت ہونا)

اِخْشَوْشَنَ يَخْشَوْشِنُ اِخْشَوْشِنْ مُخْشَوْشِنٌ اِخْشِيْشَانٌ

(۱۲) اِفْعَوَّلَ : اِجْلَوَّذَ (تیز دوڑنا)

اِجْلَوَّذَ يَجْلَوِّذُ اِجْلَوِّذْ مُجْلَوِّذٌ اِجْلِوَّاذٌ

تنبیہ ۱۔ مذکورہ دونوں ابواب لازم ہیں اس لئے اسم مفعول نہیں لکھا گیا۔ دونوں ابواب کے معنی میں مبالغہ پایا جاتا ہے +

۲۔ کتب صرف میں ثلاثی مزید کے اور بھی کئی ابواب لکھے ہیں۔ ان میں سے اکثر فَعْلَلَ (رباعی مجرّد) کے ہم وزن ہیں۔ اور باقی چند ابواب رباعی مزید کے تینوں ابواب (تَفَعْلَلَ، اِفْعَنْلَلَ اور اِفْعَلَّلَ) کے ہم وزن ہیں۔ فرق اتنا ہے کہ ان میں اصلی حروف تین ہی ہیں۔ وہ تمام ابواب بہت کم استعمال ہوتے ہیں۔ اس لئے اس ابتدائی کتاب میں انھیں درج کرنے کی ضرورت نہیں +

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۳۳

اِحْدَوْدَبَ (۱۱) کوزہ پشت ہونا	اِجْلَوْلَى گاؤں گاؤں پھرتے رہنا
اِخْلَوْلَقَ (۱۱) کپڑے کا پرانا ہونا	اِخْرَوَّطَ (۱۲) لکڑی کا تراشنا

اِعْلَوَّطَ (۱۲) اونٹ کی گردن پکڑ کے چڑھنا	زِیٌّ ہیئات۔ فیشن
اِمْلَوْلَحَ (۱۱) پانی کا کھارا ہونا	ظَهْرٌ (ج اَظْهَارٌ) پیٹھ
سَبَقَ (ض) آگے بڑھنا	غُرْفَةٌ (ج غِرَافٌ) پانی کا گھونٹ
كَادَ (يَكَادُ) قریب ہونا	° (ج غُرَفٌ) کمرہ۔ بالاخانہ
اَرِيكَةٌ (ج اَرَائِكُ) زینت دار کرسی	فَاخِرَةٌ اعلیٰ درجے کی۔ امیرانہ
جَوَادٌ (ج جِيَادٌ) گھوڑا تیز رفتار۔ سخی آدمی	

مشق نمبر ۳۵

(۱) اِحْدَوْدَبَ الرَّجُلُ وَاخْشَوْشَنَ ظَهْرُهُ (۲) اِخْلَوْلَقَتْ ثِيَابُ الْعَبْدِ (۳) اِعْلَوَّطْنَا النَّاقَةَ فَاجْلَوَّذَتْ وَكَادَتْ تَسْبِقُ الْاَفْرَاسَ (۴) اِخْرَوِّطْ اَيُّهَا النَّجَّارُ ذَاكَ الْخَشَبَ وَاصْنَعْ مِنْهُ اَرِيكَةً فَاخِرَةً (۵) اِمْلَوْلَحَ مَاءُ النَّهْرِ حَتّٰی[1] لَا يَقْدِرَ اَحَدٌ اَنْ يَشْرَبَ مِنْهُ غُرْفَةً وَاحِدَةً (۶) قَدْ تَجْلَوِّذُ النَّاقَةُ حَتّٰی[1] تَسْبِقَ الْجِيَادَ (۷) اِجْلَوَّذْنَا بِلَادًا وَقُرًى كَثِيرَةً لِنَلْتَقِيَ عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلِصِيْنَ فِيْ خِدْمَةِ الْاِسْلَامِ وَالْمُسْلِمِيْنَ لٰكِنْ مَا وَجَدْنَا غَيْرَ رَجُلٍ وَهُوَ فِيْ زِيِّ الْاَغْنِيَاءِ فَاَلْفَيْنَاهُ[2] مُخْلِصًا، غَيْرَ مُرَاءٍ، حَرِيصًا عَلٰی اِحْيَاءِ عَظَمَةِ الْمُسْلِمِيْنَ ◆

[1] و [1] حتّٰی کے بعد مضارع کو نصب دیا جاتا ہے (دیکھو درس ۲-۳) ◆

[2] اَلْفٰی (ا-ی) پانا ◆

«كِتَابٌ مِنْ تِلْمِيذٍ إِلَى أَبِيهِ»

إِلَى حَضْرَةِ الْوَالِدِ الْمُكَرَّمِ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ۔ وَصَلَنِي يَا أَبِي الْعَطُوفَ[1] كِتَابُكَ الْعَزِيزُ بِالْأَمْسِ فَعَلِمْتُ مِنْ عُنْوَانِ[2] الْغِلَافِ[3] مَصْدَرَهُ[4] الشَّرِيفَ، فَقَبَّلْتُهُ[5] إِكْرَامًا، ثُمَّ فَضَضْتُهُ[6] مُشْتَاقًا إِلَى أَخْبَارِكُمُ السَّارَّةِ[7] وَإِذَا[8] هُوَ يَرْمِينِي بِسِهَامِ الْعِتَابِ وَيُنَبِّهُنِي[9] عَلَى الْقَلَقِ وَالْأَلَمِ مَا لَحِقَكُمْ[10] وَلَا سِيَّمَا الْأُمِّيَ الْحَنُونَةَ، فَمَا تَمَّمْتُ قِرَاءَتَهُ حَتَّى أَمْطَرَتْ[11] عَيْنَايَ دُمُوعَ[12] النَّدَمِ وَأَخَذْتُ أَلُومُ نَفْسِي، فَالْعَفْوَ الْعَفْوَ يَا أَبَتِ

فَإِنَّ لِي عُذْرًا وَالْعُذْرُ عِنْدَ كِرَامِ النَّاسِ مَقْبُولٌ

وَهُوَ أَنِّي مَا أَحْبَبْتُ أَنْ أُكَدِّرَ[13] خَاطِرَكُمْ بِاطِّلَاعِكُمْ عَلَى مَا لَا يَسُرُّكُمْ، وَذٰلِكَ أَنِّي لَمْ أَكُنْ نَاجِحًا فِي الْإِمْتِحَانِ الشَّهْرِ الْمَاضِي، وَسَبَبُهُ أَنِّي رَجَعْتُ إِلَى الْمَدْرَسَةِ مُتَأَخِّرًا بَعْدَ عُطْلَةِ رَمَضَانَ لِكَوْنِي مَرِيضًا، فَرُفَقَائِي سَبَقُونِي وَخَلَّفُونِي[14] أَذْرِفُ[15] مِنَ النَّدَمِ دَمَعَاتٍ، لٰكِنْ لَا يَرُدُّ الدَّمْعُ مَا قَدْ فَاتَ[16]، فَتَفَرَّغْتُ[17] عَنْ جَمِيعِ الْأُمُورِ لِتَلَافِي مَا فَاتَنِي، وَعَزَمْتُ أَنْ أَكُونَ فِي الْإِمْتِحَانِ الْآتِي مِنَ النَّاجِحِينَ الْأَوَّلِينَ۔ أَرْجُو مِنَ اللّٰهِ أَنْ أُبَشِّرَكُمْ فِي الْقَرِيبِ بِمَا يَسُرُّكُمْ، وَأَسْأَلُكَ وَأُمِّيَ الْمُكَرَّمَةَ أَنْ تَشْمَلَانِي[18] بِدُعَائِكُمْ۔ أَطَالَ اللّٰهُ بَقَاءَكُمَا لِابْنِكُمَا الْمُطِيعِ۔

محمد رفیع

[1] بڑا مہربان۔ [2] پتہ۔ [3] لفافہ۔ [4] نکلنے کی جگہ جہاں سے وہ آیا ہے۔ [5] میں نے اس کو بوسہ دیا۔ [6] فَضَّ (ن) کھولنا۔ توڑنا۔ [7] خوش کرنے والی۔ [8] یہاں إِذَا مفاجاۃ کا ہے یعنی یکایک۔ [9] نَبَّهَ: آگاہ کرنا۔ [10] لاحق ہوا۔ [11] برسایا۔ [12] دَمْعٌ: آنسو۔ [13] كَدَّرَ: میلا کرنا۔ [14] پیچھے ڈال دیا۔

[15] ذَرَفَ (ض) آنسو بہانا۔ [16] جو کچھ فوت ہوگیا۔ [17] تَفَرَّغَ: سب کچھ چھوڑ کر ایک کام کے درپے ہوجانا۔ [18] شَمِلَ (س) شامل کر لینا۔

سوالات نمبر ۱۵

(۱) ناقص کا دوسرا نام کیا ہے؟

(۲) حالتِ جزمی میں فعل ناقص کے لام کلمہ کے ساتھ کیا سلوک ہوتا ہے؟

(۳) ناقص سے مضارع معروف ومجہول کی گردانوں میں کون کون صیغے باہم مشابہ ہیں؟

(۴) ناقص سے باب تَفَعَّلَ کا مصدر کس وزن پر آتا ہے؟

(۵) ناقص سے باب تَفَعَّلَ اور تَفَاعَلَ کے مصدروں میں کیا تغیر ہوتا ہے؟

(۶) اجوف سے باب اَفْعَلَ اور اِسْتَفْعَلَ کا مصدر کیسا ہوتا ہے؟

(۷) لفیف کی تعریف کرو۔

(۸) لفیف کی کون سی قسم میں تغیر زیادہ ہوتا ہے؟

(۹) ذیل کے صیغے پہچانو اور اُن کی اصلیت بتاؤ:-

دَعَوْنَ، رَضُوْا، يَدْعُوْنَ، تَدْعُوْنَ، تَرْضَيْنَ، تُلْقَيْنَ، اِرْمِ، اِرْمِيْ، لَقُوْا، مَدْعَيّ، مِدْعَاءٌ، مَرَامِيْ، مُرَامِيٌّ، اَدْعٰى، اَلْقَى، قِ، قُوْا، قِيْنَ، اِتَّقُوْا، اَلْمَوْلٰى، دَاعُوْنَ، اَرِ، اَرِيْ، يَرَوْنَ، حَيُّوْا، اَسْتَحِيْ، اِسْتَحِيْ، يَحْيٰى، تَحِيَّةٌ

(۱۰) ثلاثی مزید کے کُل ابواب تم نے کتنے پڑھے ہیں اُن میں کثیر الاستعمال کتنے ہیں اور قلیل الاستعمال کتنے ہیں؟

اَلدَّرْسُ السَّادِسُ وَالثَّلٰثُوْنَ

خَاصِّیَاتُ الْاَبْوَابِ

۱۔ فعل مجرّد کو ابواب مزید کی طرف نقل کرنے سے ان میں کئی خاص معانی پیدا ہوتی ہیں جو ان ابواب کی خاصِّیَّت کہلاتی ہیں +

۲۔ خود مجرّد کے ابواب میں سے ہر ایک باب کی کچھ خصوصیتیں ہیں لیکن اُن کی طرف توجہ بہت کم جاتی ہے۔ البتّہ یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ باب سَمِعَ میں زیادہ تر اوصاف عارضی اور عوارضِ نفسانی کے معنی پائے جاتے ہیں: فَرِحَ (خوش ہونا) حَزِنَ (غمگین ہونا) وَجِلَ (ڈرنا) دوسرے یہ کہ باب مذکور اکثر لازم ہوتا ہے جیسا کہ اوپر کی مثالوں سے ظاہر ہے +

باب کَرُمَ میں اوصافِ دائمی کے معنی پائے جاتے ہیں۔ اور وہ ہمیشہ لازم ہوتا ہے: حَسُنَ (خوبصورت ہونا) شَجُعَ (بہادر ہونا) جَبُنَ (بزدل ہونا) +

باب فَتَحَ میں ایک لفظی خصوصیت ہے کہ اِس باب سے جتنے فعل آتے ہیں اُن کے عین یا لام کلمہ کی جگہ حرفِ حلقی (دیکھو درس ۲۹ تنبیہ ۳) ضرور ہوگا۔ صرف چند مادّے اس سے مستثنٰی ہیں +

باب حَسِبَ سے صرف دو فعل صحیح آئے ہیں: حَسِبَ، نَعِمَ (تروتازہ ہونا) اور چند افعال مثال واوی کے آئے ہیں: وَرِمَ (سُوج جانا)

وَرِثَ (وارث ہونا)۔

۳۔ ابواب ثلاثی مزید کی خاصیّات حسبِ ذیل ہیں :۔

تنبیہ ۱۔ ذیل میں لفظ مَاخَذ بہت جگہ آئیگا۔ اس سے مُراد وہ لفظ ہے جو مصدر نہ ہو اور اس سے کوئی فعل بنایا جائے، عِرَاق سے اَعْرَقَ (عراق میں پہنچا) پس لفظ عراق اَعْرَقَ کا ماخذ ہے۔

(۱) بابُ اَفْعَلَ

خاصیّات	امثلہ
۱۔ تَعْدِیَہ = لازم کو متعدی بنانا	ذَهَبَ (جانا) سے اَذْهَبَ (لیجانا)
۲۔ بُلُوغ = ماخذ میں آنا یا ماخذ میں پہنچنا	اَصْبَحَ زَيْدٌ (زید صبح کے وقت آیا) ماخذ صُبح، اَعْرَقَ خَالِدٌ (خالد عراق میں پہنچا) ماخذ عراق
۳۔ وِجْدَان = ماخذ سے متصف پانا	اَعْظَمْتُهُ (میں نے اسے صاحب عظمت پایا) ماخذ عظمت
۴۔ صَیرورت = صاحب ماخذ ہونا	اَثْمَرَ الشَّجَرُ (درخت پھلدار ہوا) ماخذ ثمر
۵۔ نِسْبَة اِلَى الْمَاخَذ۔ ماخذ کی طرف نسبت کرنا	اَكْفَرْتُهُ (میں نے کفر کی طرف اس کو منسوب کیا) ماخذ کُفر
۶۔ اِبتداء = نئے معنیٰ کے لئے آنا جو مجرّد کے معنی سے بالکل الگ ہوں	اَشْفَقَ زَيْدٌ (زید ڈرا) مادّہ مجرّد شَفِقَ (مہربانی کرنا)

(۲) بَابُ فَعَّلَ

۱۔ تَعدِیَہ	فَرِحَ (خوش ہونا) سے فَرَّحَ (خوش کرنا)
۲۔ بُلوغ	عَمَّقَ الْمَاءُ (پانی عُمُق [گہرائی] میں پہنچا)
۳۔ صَیرورت	نَوَّرَ الشَّجَرُ (درخت شگوفہ دار رہا) ماخذ نَورٌ کلی شگوفہ
۴۔ نِسبَۃ اِلَی الْمَاخذ	فَسَّقْتُہٗ (میں نے اُسے فِسق کی طرف منسوب کیا)
۵۔ اِبتدا	کَلَّمْتُہٗ (میں نے اُس سے کلام کیا) مادہ کَلِمٌ زخمی کرنا
۶۔ تَحوِیل۔ کسی چیز کو پھیر کر ماخذ یا مثل ماخذ بنانا	نَصَّرَ زَیْدٌ یَھُوْدِیًّا (زید نے ایک یہودی کو نصرانی بنایا) ماخذ نَصْرَانِیٌّ ۔ عیسائی
۷۔ تَکْثِیر۔ کثرت ظاہر کرنا	قَطَّعَ (ٹکڑے ٹکڑے کر دینا) یعنی بہت سے ٹکڑے کر ڈالنا
۸۔ قَصر۔ بڑی بات کو کوتاہ کر دینا	کَبَّرَ (اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہنا)، سَبَّحَ (سُبْحَانَ اللّٰہِ کہنا)

(۳) بَابُ فَاعَلَ

۱۔ مُشَارَکَت۔ کسی کام میں دو شخصوں کا باہم شریک ہونا	قَاتَلَ زَیْدٌ عَمْرًا (زید اور عمرو باہم لڑے)
۲۔ مُوَافَقَتِ مجرّد۔ مجرّد کے ہم معنی ہونا	سَافَرَ حَامِدٌ۔ سَفَرَ کا ہم معنی ہے (حامد نے سفر کیا)
۳۔ مُوَافَقَتِ اَفْعَلَ	بَاعَدْتُہٗ بمعنی اَبْعَدْتُہٗ (میں نے اُسے دُور کیا)

لہ جن اصطلاحی الفاظ کے معنی پہلے لکھے جا چکے ہیں وہ دوبارہ نہیں لکھے جائیں گے۔

خاصیات	امثلہ
۴۔ مُوَافَقَتِ فَعَّلَ	ضَاعَفَ بمعنی ضَعَّفَ (کئی چند کرنا)
(۴) بابُ تَفَاعَلَ	
۱۔ مُشَارَکَت ٭	تَضَارَبَ خَالِدٌ وَعَابِدٌ (خالد اور عابد نے باہم مار پیٹ کی)
۲۔ تَخْیِیل = خود میں ایسی صفت ظاہر کرنا جو موجود نہ ہو	تَمَارَضَ یُوْسُفُ (یوسف نے خود کو مریض ظاہر کیا)
۳۔ مُطَاوَعَتِ[1] فَاعَلَ یعنی فَاعَلَ کے بعد اس لئے آنا کہ پہلے فعل کا اثر قبول کیا جانا سمجھا جائے	نَاوَلْتُهٗ فَتَنَاوَلَ (میں نے اُسے دیا تو اُس نے لے لیا)
۴۔ اِبتدا	تَبَارَكَ اللّٰهُ (اللہ برکت والا ہے) مادہ بَرَكَ = اونٹ کا بیٹھنا
(۵) بابُ تَفَعَّلَ	
۱۔ تکلّف[2] = کسی صفت کو خود میں بہ تکلّف پیدا کرنا	تَشَجَّعَ مَحْمُوْدٌ (محمود بہ تکلّف بہادر بنا)
۲۔ تَجَنُّب = ماخذ سے بچنا	تَاَثَّمَ عَلِیٌّ (علی گناہ سے بچا) ماخذ اِثْمٌ = گناہ
۳۔ اِتّخاذ = کسی چیز کو ماخذ بنا لینا	تَبَنَّیْتُ اَحْمَدَ (میں نے احمد کو بیٹا بنا لیا) ماخذ اِبْنٌ = بیٹا
۴۔ تَحَوُّل = کسی چیز کا عینِ ماخذ یا مثلِ ماخذ ہونا	تَنَصَّرَ یَھُوْدِیٌّ (ایک یہودی نصرانی ہو گیا) ماخذ نصرانیٌّ

٭ بابِ فَاعَلَ اور تَفَاعَلَ دونوں میں مشارکت کے معنی ہوتے ہیں۔ لیکن فرق یہ ہے کہ بابِ فَاعَلَ میں بظاہر پہلا اسم فاعل اور دوسرا مفعول ہوتا ہے اور تَفَاعَلَ میں دونوں فاعل ہوتے ہیں۔

[1] مُطاوعت اور مُوافقت کے معنوں کا فرق خوب سمجھ لو۔ [2] تکلّف اور تخییل کا فرق یاد رکھو۔

خاصیات	امثلہ
۵۔ صَیرُورت	تَمَوَّلَ (مالدار ہونا) ماخذ مَال
۶۔ اِبتدا	تَکَلَّمَ (کلام کرنا) مادّہ کَلِمَ = زخمی کرنا
	(۶) بابُ اِنْفَعَلَ
۱۔ لُزُوم = لازم ہونا	کَسَرَ (توڑنا) سے اِنْکَسَرَ (ٹوٹنا)
۲۔ مُطاوعتِ فَعَّلَ	کَسَّرْتُہٗ فَانْکَسَرَ (میں نے اسے توڑا تو وہ ٹوٹ گیا)
۳۔ مطاوعتِ مجرّد	قَطَعْتُہٗ فَانْقَطَعَ (میں نے اُسے کاٹا تو وہ کٹ گیا)
۴۔ اِبتدا	اِنْطَلَقَ (چلنا) مادہ طَلَقَ = جُلا ہونا
	(۷) بابُ اِفْتَعَلَ
۱۔ اِتّخاذ	اِجْتَحَرَ الْفَأْرُ (چوہے نے بِل بنایا) ماخذ جُحْر = بِل
۲۔ مُطاوعتِ فَعَّلَ	حَمَّلْتُہٗ فَاحْتَمَلَ (میں نے اُس پر لادا تو وہ لد گیا)
	(۸) و (۹) بابُ اِفْعَلَّ و اِفْعَالَّ
۱۔ لُزُوم } یہ دونوں باب ہمیشہ لازم ہوتے ہیں اور	
۲۔ لَوْن } لَوْن یعنی رنگ کے	اِحْمَرَّ، اِحْمَارَّ (سُرخ ہونا)
۳۔ عَیب } معنی میں یا عیب کے معنی میں آتے ہیں	اِحْوَلَّ، اِحْوَالَّ (بھینگا ہونا)

خاصیات	امثلہ
	(۱۰) بابُ اِسْتِفْعَل
۱۔ اِتّخاذ	اِسْتَوْطَنْتُ الْهِنْدَ (میں نے ہندوستان کو وطن بنایا)
۲۔ طلب	أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ (میں اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں)
۳۔ قصر	اِسْتَرْجَعَ (اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ کہنا)
۴۔ حِسْبان، گمان کرنا	اِسْتَحْسَنْتُهٗ (میں نے اُسے اچھا گمان کیا)
	(۱۱) بابُ اِفْعَوْعَل
۱۔ لُزوم ۲۔ مُبالغہ	اِخْشَوْشَنَ (بہت سخت ہونا)
	(۱۲) بابُ اِفْعَوَّل
۱۔ لُزوم — اکثر لازم ہوتا ہے ۲۔ مُبالَغَہ — معنی میں مبالغہ ہوتا ہے ۳۔ اِبتِدا — اس باب کا کوئی فعل مادہ مجردہ کے ہم معنی نہیں ہے	اِجْلَوَّذَ (تیزی سے دوڑنا)
	اَبْوابِ رُباعی مُجَرَّد وَمَزِیْدفِیْہ
	(۱) بابُ فَعْلَل
۱۔ قصر	حَمْدَلَ (اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہنا) بَسْمَلَ (بِسْمِ اللّٰهِ کہنا)

خاصیات	امثلہ
۲۔ اِلْبَاس۔ کسی کو ماخذ پہنانا	بَرْقَعْتُهُ (میں نے اسے بُرقع پہنایا) ماخذ بُرْقُعٌ = بُرقع
۳۔ اِتِّخاذ	قَنْطَرَ (پُل بنانا) ماخذ قَنْطَرَةٌ
	(۲) بابُ تَفَعْلَلَ
۱۔ تَحَوُّل	تَزَنْدَقَ (زندیق ہوجانا) ماخذ زِنْدِيْق = بے دین
۲۔ مُطَاوَعَتِ فَعْلَلَ	دَحْرَجْتُ الْكُرَةَ فَتَدَحْرَجَ (میں نے گیند کو لُڑھکایا تو وہ لُڑھک گئی)
۳۔ تَلَبُّس = ماخذ کو پہن لینا	تَبَرْقَعَتْ زَيْنَبُ (زینب نے بُرقع پہنا)
	(۳) بابُ اِفْعَلَّلَ
۱۔ اِبْتِدا ۲۔ مُبالَغہ	اِشْرَأَبَّ (نہایت چوکنّا ہوا) رَأَيْتُ جَارِيَةً[1] تَشْرَئِبُّ كَالظَّبْيِ[2]
	(۴) بابُ اِفْعَنْلَلَ
۱۔ مُبالَغہ	اِحْرَنْجَمَ (بہت جمع کرنا)
۲۔ اِبْتِدا	اِعْرَنْفَطَ الرَّجُلُ (مرد مُنقبض ہوگیا)

[1] جَارِيَةٌ لونڈی۔ لڑکی ۔ [2] ظَبْيٌ ہرن ۔

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۳۱

إِنْ اگر۔ نہیں
اَلْأَبُ الْيَسُوْعِيُّ پادری
أَسَفٌ افسوس
اِخْتَانَ (و۔۷) خیانت کرنا
اِسْتَغَاثَ (و۔۱۰) فریاد چاہنا
أَكْلٌ کھانا
اِنْتَشَرَ پھیل جانا
تِجَارَةٌ بیوپار
تَدَيَّنَ کسی دین پر چلنا
ثَلٰثٌ وَثَلٰثُوْنَ ۳۳
سُوْءٌ برا
شُرْبٌ پینا
شَرْقِيٌّ مشرق کا رہنے والا
صِنَاعَةٌ ہنرمندی۔ کاریگری
صَنَمٌ بت
عَابِدٌ (ج عبدة) پوجنے والا

عَلَيْكَ تجھ پر۔ تجھ پر لازم ہے
فِطْرَةٌ اصلی طبیعت۔ طبعی دین۔ اسلام
تَمَجَّسَ (۲) مجوسی بنانا
مُسْتَشْرِقٌ مغرب (یورپ) کا وہ شخص جو مشرق (ایشیا) میں رہ کر اہلِ مشرق کے علوم اور حالات سے اچھی واقفیت حاصل کرے
مَنَامٌ سونے کا وقت۔ نیند
مَنْسُوْخٌ رد کیا ہوا
مَوْلُوْدٌ بچہ
نَائِبَةٌ (ج نَوَائِبُ) آفت
نُصُبٌ (ج أَنْصَابٌ) تھان یا مقبرہ جسے پوجا جائے
هَوَّدَ (۲) یہودی بنانا
هُنُوْدٌ (هِنْدِيٌّ کی جمع ہے) ہندوستان کے رہنے والے۔ یہ لفظ زیادہ تر ہندوؤں کے لئے بولا جاتا ہے

مشق نمبر ۳۴

(۱) فَلَمَّا رَأَيْنَهٗ أَكْبَرْنَهٗ وَقَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ وَقُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا إِنْ هٰذَا إِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ (۲) لَمَّا أَصْبَحَتْ عَلَيْهِمُ الْمَصَائِبُ وَأَمْسَتْ عَلَيْهِمُ النَّوَائِبُ قَامُوْا يَسْتَغِيْثُوْنَ اللّٰهَ وَحْدَهٗ وَأَعْرَضُوْا عَنْ أَصْنَامِهِمْ وَأَنْصَابِهِمْ (۳) كُلُّ مَوْلُوْدٍ يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهٖ أَوْ يُنَصِّرَانِهٖ أَوْ يُمَجِّسَانِهٖ (۴) اَلْآبَاءُ الْيَسُوْعِيُّوْنَ انْتَشَرُوْا فِي الْبِلَادِ وَنَصَّرُوْا كَثِيْرًا مِنَ الْهُنُوْدِ وَعَبَدَةِ الْأَصْنَامِ وَالْأَسَفُ عَلٰى بَعْضِ الْمُسْلِمِيْنَ الَّذِيْنَ تَنَصَّرُوْا لِاتِّبَاعِ الشَّهَوَاتِ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ أَنَّ النَّصْرَانِيَّةَ دِيْنٌ مَنْسُوْخٌ لَا يَقْدِرُ الْيَسُوْعِيُّوْنَ بِأَنْفُسِهِمْ أَنْ يَتَدَيَّنُوْا بِهَا (۵) سَبِّحُوْا بَعْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلٰثًا وَثَلٰثِيْنَ مَرَّةً وَحَمِّدُوْا ثَلٰثًا وَثَلٰثِيْنَ وَكَبِّرُوْا أَرْبَعًا وَثَلٰثِيْنَ وَهٰكَذَا عِنْدَ الْمَنَامِ (۶) لَا تُكَفِّرُوْا وَلَا تُفَسِّقُوْا أَحَدًا بِالظَّنِّ السُّوْءِ (۷) تَمَوَّلَ أَهْلُ أَمْرِيْكَا وَأُرُبَّا وَالْيَابَانِ بِالتِّجَارَةِ وَالصِّنَاعَةِ (۸) إِذَا سَمِعْتُمْ مَوْتَ أَحَدٍ أَوْ أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيْبَةٍ فَاسْتَرْجِعُوْا (۹) وَجَدْنَا كَثِيْرًا مِنَ الْمُسْتَشْرِقِيْنَ يَخْتَانُوْنَ فِيْ بَيَانِ أَحْوَالِ الشَّرْقِيِّيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ خُصُوْصًا (۱۰) عَلَيْكَ بِالْبَسْمَلَةِ قَبْلَ الْأَكْلِ وَالشُّرْبِ وَالْحَمْدَلَةِ بَعْدَهُمَا ؎

اَلدَّرْسُ السَّابِعُ وَالثَّلٰثُوْنَ

اَلْاَفْعَالُ التَّامَّةُ وَالنَّاقِصَةُ

۱- افعال تامّہ وہ ہیں جو اگر لازم (دیکھو درس ۱۸-۱) ہوں تو صرف فاعل کے ساتھ مِل کر پُوری بات (مرکب تام یا جملہ) بن جائیں اور متعدّی (دیکھو درس ۱۷-۱) ہوں تو فاعل اور مفعول کے ساتھ مِلکر: جَاءَ زَیْدٌ (زید آیا) اور ضَرَبَ زَیْدٌ فَرَسًا (زید نے گھوڑے کو مارا)۔

عام افعال اسی قسم کے ہوتے ہیں +

۲- افعال ناقصہ وہ، جو ہیں تو "لازم" لیکن فاعل پر تمام نہیں ہوتے بلکہ اُن کے فاعل کے متعلّق کسی صفت کے بیان کرنے کی ضرورت باقی رہتی ہے: صَارَ زَیْدٌ (زید ہوگیا) یہ کوئی پوری بات نہیں ہوتی جب تک کہ یہ نہ کہیں کہ وہ کیا ہوگیا؟ پس جب کہا جائیگا صَارَ زَیْدٌ غَنِیًّا (زید غنی ہوگیا)، تو یہ ایک بات پُوری ہوگی +

تنبیہ ۱- پچھلے سبقوں میں جو افعال ناقصہ (= معتل اللام) مذکور ہوئے ہیں وہ لفظ کے لحاظ سے ناقص ہیں یعنی اُن کے آخر میں حرف علّت آتا ہے اور یہ افعال ناقصہ معنی کے لحاظ سے ناقص ہیں +

۳- فعل ناقص کے فاعل کو اس کا اسم اور صفت کو اُس کی

خبر کہتے ہیں +

۴ - فعل ناقص کا اسم حالتِ رفعي میں ہوتا ہے اور خبر حالتِ نصبي میں : کَانَ خَالِدٌ شُجَاعًا (خالد بہادر تھا) +

۵ - یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ افعالِ ناقصہ جملۂ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں اس وقت مبتدا تو بدستور حالتِ رفعي میں رہتا ہے مگر خبر حالتِ نصبي میں آجاتی ہے +

۶ - جملے کے اعراب میں تبدیلی پیدا کرا دینے کی وجہ سے افعالِ ناقصہ کو نواسِخ جملہ (اگلی بات بدل دینے والے) بھی کہتے ہیں +

۷ - اسی موقع پر یہ بھی سمجھ لینا مناسب ہے کہ اِنَّ[1] اور اُس کے اَخَوات (بہنیں) یعنی اَنَّ، کَاَنَّ، لَيْتَ، لٰكِنَّ اور لَعَلَّ بھی نواسِخ جملہ کہلاتے ہیں۔ مگر اِن کا عمل فعل ناقص کے برعکس ہوتا ہے یعنی اِنَّ مبتدا کو نصب دیتا ہے اور خبر کو رفع۔ دیکھو ذیل کی مثالیں اور ہر ایک کا فرق ذہن نشین کر لو :-

جملۂ اسمیہ	کَانَ داخل ہوتا ہے	اِنَّ داخل ہوتا ہے
اَلرَّجُلُ حَاضِرٌ	كَانَ الرَّجُلُ حَاضِرًا	اِنَّ الرَّجُلَ حَاضِرٌ
اَلرَّجُلَانِ حَاضِرَانِ	كَانَ الرَّجُلَيْنِ حَاضِرَيْنِ	اِنَّ الرَّجُلَيْنِ حَاضِرَانِ

[1] اِنَّ کا کچھ بیان حصۂ دوم سبق ۲۵ (ب) میں گذر چکا ہے۔ حصۂ چہارم میں بالتفصیل بیان ہوگا +

جملۂ اسمیہ	کَانَ داخل ہوتا ہے	اِنَّ داخل ہوتا ہے
اَلرِّجَالُ حَاضِرُوْنَ	کَانَ الرِّجَالُ حَاضِرِیْنَ	اِنَّ الرِّجَالَ حَاضِرُوْنَ
اَلْاُمَّهَاتُ حَاضِرَاتٌ	کَانَتِ الْاُمَّهَاتُ حَاضِرَاتٍ	اِنَّ الْاُمَّهَاتِ حَاضِرَاتٌ

۸۔ افعال ناقصہ یہ ہیں:۔

کَانَ (تھا۔ ہُوا۔ ہے)، صَارَ (ہُوا)، اَصْبَحَ (صبح کے وقت ہُوا۔ ہُوا)، اَمْسٰی (شام کے وقت ہُوا۔ ہُوا)، اَضْحٰی (چاشت کے وقت ہُوا۔ ہُوا)، ظَلَّ (دن میں ہُوا۔ ہُوا)، بَاتَ (رات میں ہُوا۔ ہُوا)، دَامَ (ہمیشہ ہُوا۔ رہا)، مَازَالَ (ہمیشہ ہُوا۔ رہا)، مَابَرِحَ (ہمیشہ رہا)، مَافَتِئَ [مَافَتَأَ بھی آتا ہے] (ہمیشہ رہا)، مَاانْفَكَّ (ہمیشہ رہا)، مَادَامَ (جب تک رہا)، لَيْسَ (نہیں ہے)۔

تنبیہ ۲۔ مذکورہ سب صیغے ماضی کے ہیں۔ ان کے مصدری معنی کے بجائے ماضی ہی کے معنی لکھنے مناسب معلوم ہوئے۔ لَيْسَ بھی فعلِ ماضی ہی ہے مگر زیادہ تر زمانۂ حال ہی کے لئے استعمال ہوتا ہے:

لَيْسَ الْوَلَدُ كَاذِبًا (لڑکا جھوٹا نہیں ہے)۔

۹۔ مَادَامَ[1] اور لَيْسَ کے سوا تمام افعال ناقصہ سے مضارع بھی بن سکتا ہے اور شروع کے آٹھ فعلوں سے امر اور نہی بھی بنتا ہے۔

۱۰۔ لَيْسَ کی گردان اِس طرح ہوگی:۔ لَيْسَ، لَيْسَا، لَيْسُوْا، لَيْسَتْ، لَيْسَتَا، لَسْنَ، لَسْتَ، لَسْتُمَا، لَسْتُمْ، لَسْتِ، لَسْتُمَا،

[1] مَادَامَ سے مضارع بنا لیتے ہیں۔

لَسْتُمَا، لَسْتُ، لَسْنَا ۔

۱۱۔ دَامَ کے تو تمام افعال مستعمل ہیں۔ مگر مَادَامَ سے صرف ماضی کا استعمال ہوتا ہے۔ اس سے مضارع بہت کم آتا ہے ۔

۱۲۔ کَانَ یَکُوْنُ کی گردانیں قَالَ یَقُوْلُ جیسی ہوتی ہیں جو تم نے دوسرے حصّے میں پڑھ لی ہیں۔ صَارَ یَصِیْرُ اور بَاتَ یَبِیْتُ کی گردانیں بَاعَ یَبِیْعُ جیسی ہونگی، اَصْبَحَ یُصْبِحُ کی اَکْرَمَ جیسی اَمْسٰی یُمْسِیْ اور اَضْحٰی یُضْحِیْ کی اَلْقٰی یُلْقِیْ جیسی ظَلَّ یَظَلُّ کی فَرَّ جیسی دَامَ یَدُوْمُ کی قَالَ جیسی زَالَ یَزَالُ کی خَافَ یَخَافُ جیسی بَرِحَ یَبْرَحُ اور فَتِئَ یَفْتَؤُ کی سَمِعَ جیسی اور اِنْفَکَّ یَنْفَکُّ کی گردانیں اِنْشَقَّ جیسی ہونگی ۔

۱۳۔ مذکورہ افعالِ ناقصہ کے متعلق چند ضروری باتیں ذیل میں لکھی جاتی ہیں :-

(۱) کَانَ سے زمانۂ ماضی میں کسی اسم کا کسی صفۃ سے مُتَّصِف ہونا سمجھا جاتا ہے : کَانَ زَیْدٌ عَالِمًا (زید عالم تھا) یعنی زمانۂ ماضی میں زید عِلْم کی صفۃ سے مُتَّصِف تھا ۔

تنبیہ ۳۔ مگر اَللّٰہ کے ساتھ زمانۂ ماضی کی یا کسی زمانے کی قید نہیں ہوتی : کَانَ اللّٰہُ عَلِیْمًا (اللہ تعالیٰ بڑا علم والا ہے) ایسے

موقع پر لفظ کَانَ محض تحسینِ کلام یا تاکید کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔

(۲) صَارَ سے ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف منتقل ہونا سمجھا جاتا ہے: صَارَ الطِّيْنُ خَزَفًا (کیچڑ ٹھیکری ہو گئی) یعنی کیچڑ ٹھیکری میں منتقل ہو گئی۔ صَارَ رَشِيْدٌ عَالِمًا (رشید عالم ہو گیا) یعنی رشید کی جَہْل کی صفت عِلْم سے مُبدّل ہو گئی۔

(۳) افعال نمبر ۳ سے نمبر ۷ تک کے معنوں میں کبھی تو ان وقتوں کے معنی ملحوظ ہوتے ہیں جو ان افعال میں پائے جاتے ہیں (یعنی صبح، شام، چاشت، دن، رات): اَصْبَحَ حَامِدٌ غَنِيًّا (حامد صبح کے وقت غنی ہو گیا)، اَمْسٰى خَالِدٌ حَزِيْنًا (خالد شام کے وقت آزردہ ہو گیا)

کبھی صَارَ کی مانند محض "ہونے" کے معنی لئے جاتے ہیں: اَصْبَحَ زَيْدٌ غَنِيًّا (زید غنی ہو گیا) اسی طرح اَضْحٰى، ظَلَّ اور بَاتَ کے معنی کئے جاتے ہیں۔

(۴) نمبر ۸ "دَامَ" کو اکثر دُعا کے موقع پر استعمال کرتے ہیں: دَامَ عَدُوُّكَ مَخْذُوْلًا (تیرا دشمن ہمیشہ ذلیل رہے)۔

(۵) نمبر ۹ سے ۱۲ تک اپنی خبر کے اِستمرار (ہمیشگی) کیلئے استعمال ہوتے ہیں: مَا زَالَ زَاهِدٌ ذَكِيًّا (زاہد ہمیشہ تیز فہم رہا)۔

اِن چار فعلوں میں "مَا" نافیہ (نفی کے معنی پیدا کرنے والا) ہے

چونکہ اِن چاروں فعلوں کے معنوں میں "قائم رہنے" کی نفی ہے۔ اِس لئے اِس پر مائے نافیہ لگانے سے نفی کی نفی ہو جاتی ہے اور "قائم رہنا" کے معنی پیدا ہوتے ہیں: زَالَ کے معنی ہیں "زائل ہوا" یعنی "قائم نہ رہا" تو مَا زَالَ کے معنی ہونگے "زائل نہ ہوا یعنی قائم رہا"۔ اسی طرح مَا بَرِحَ وغیرہ۔

(۶) مادام میں "ما" ظرفیہ ہے جس کے معنی ہیں "جب تک" اسی لئے مَا دَامَ کے قبل یا بعد ہمیشہ ایک جملے کی ضرورت ہوتی ہے: قَامَ التَّلَامِذَةُ مَا دَامَ الْأُسْتَاذُ قَائِمًا (شاگرد لوگ کھڑے رہے جب تک کہ استاد کھڑا رہا)۔

تنبیہ ۴۔ فعلوں پر صرف مَا لگانے سے یہ معنی پیدا کئے جا سکتے ہیں:
قَامَ التَّلَامِذَةُ مَا قَامَ الْأُسْتَاذُ یا مَا قَامَ الْأُسْتَاذُ قَامَ التَّلَامِذَةُ (جب تک استاد کھڑا رہا شاگرد کھڑے رہے)۔

(۷) لَيْسَ نفی کے لئے آتا ہے: لَيْسَ الْوَلَدُ عَالِمًا (لڑکا عالم نہیں ہے)۔

تنبیہ ۵۔ لَيْسَ کی خبر پر عموماً بِ لگا کر مجرور کر دیتے ہیں: لَيْسَ الْوَلَدُ بِعَالِمٍ (لڑکا عالم نہیں ہے) مگر معنی میں فرق نہیں پڑتا (دیکھو سبق ۶-۸)۔

تنبیہ ۶۔ فعلِ ناقص کا کچھ اور بیان اگلے سبق میں دیکھو۔

سلسلة الالفاظ نمبر ۳۵

حَامِضٌ کھٹا	عَرْجَاءُ (اَعْرَجُ کا مؤنث) لنگڑی
زِحَامٌ بھیڑ	غَزِيرٌ بہت زیادہ۔ موسلا دھار

غَمَامٌ ابر	مِصْبَاحٌ (ج مَصَابِيْحُ) چراغ
قَصِيْرٌ (ج قِصَارٌ) کوتاہ	مَطَرٌ ج اَمْطَارٌ بارش
قَمِيْصٌ (قُمْصَانٌ) پیرہن	مُهَذَّبٌ تہذیب پایا ہوا
كَثِيْفٌ گھنا	نَشِيْطٌ خوش دل۔ چست
مُتَاَلِّمٌ دردناک۔ تکلیف زدہ	هَادِئٌ باآرام۔ باسکون
مُتَّقِدٌ سلگا ہوا۔ روشن	جَوٌّ فضا۔ زمین آسمان کی درمیانی جگہ

مشق نمبر ۲۷

تنبیہ ۷۔ دیکھو ایک طرف جملۂ اسمیہ ہے۔ دوسری طرف اسی جملے پر فعل ناقص لگا کر خبر کو حالتِ نصبی میں بتلایا گیا ہے؛

(۱) اَلْبَيْتُ نَظِيْفٌ	كَانَ الْبَيْتُ نَظِيْفًا
(۲) اَلْقَمِيْصُ قَصِيْرٌ	صَارَ الْقَمِيْصُ قَصِيْرًا
(۳) اَلْجَوُّ مُعْتَدِلٌ	اَصْبَحَ الْجَوُّ مُعْتَدِلًا
(۴) اَلْغَمَامُ كَثِيْفٌ	اَمْسَى الْغَمَامُ كَثِيْفًا
(۵) اَلزِّحَامُ شَدِيْدٌ	اَضْحَى الزِّحَامُ شَدِيْدًا
(۶) اَلْمَطَرُ غَزِيْرٌ	ظَلَّ الْمَطَرُ غَزِيْرًا
(۷) اَلْمِصْبَاحُ مُتَّقِدٌ	بَاتَ الْمِصْبَاحُ مُتَّقِدًا
(۸) هَلِ النَّهْرُ جَارٍ؟	نعم! دَامَ النَّهْرُ جَارِيًا

(۹) هَلِ الْبَابُ مَفتوحٌ	لَيْسَ الْبابُ مفتوحًا
(۱۰) هل الشَّاةُ عَرْجَاءُ	لَيْسَتِ الشاةُ عَرْجَاءَ
(۱۱) اَلْوَلَدُ صَالِحٌ	مَازَالَ الْوَلَدُ صَالِحًا
(۱۲) اَلْوَلَدَانِ صَالِحَانِ	مَازَالَ الْوَلَدَانِ صَالِحَيْنِ
(۱۳) اَلْاَوْلَادُ صَالِحُوْنَ	مَازَالَ الْاَوْلَادُ صَالِحِيْنَ يا صُلَحَاءَ
(۱۴) اَلْبِنْتُ مُهَذَّبَةٌ	مَازَالَتِ الْبِنْتُ مُهَذَّبَةً
(۱۵) اَلْبَنَاتُ مُهَذَّبَاتٌ	لَاتَزَالُ الْبَنَاتُ مُهَذَّبَاتٍ

تنبیہ ۸۔ مذکورہ پندرہ جملوں پر إِنَّ داخل کرکے صحیح اعراب کے ساتھ تلفظ کرو۔

(۱۶) هَلِ التِّلْمِيْذُ حَاضِرٌ	مَافَتِئَ التِّلْمِيْذُ حَاضِرًا
(۱۷) أَاَنْتَ جَالِسٌ اِلَى الظُّهْرِ؟	انا اَجْلِسُ مَادَامَ اَبِیْ جَالِسًا
(۱۸) اَهٰذَا اَخِیْ	لَيْسَ هٰذَا اَخَاكَ
(۱۹) هَلِ الرُّمَّانُ حَامِضٌ	لَيْسَ الرُّمَّانُ بِحَامِضٍ

مشق نمبر ۳۸

مذکورہ الفاظ اور جملوں کی مدد سے ذیل کے جملوں میں خالی جگہ کو پُر کرو۔

(۱) كَانَ الْوَلَدُ ...... (۳) كَانَ الرَّجُلَانِ ......

(۲) صَارَ الْجَوُّ ...... (۴) اَصْبَحَ الرِّجَالُ ......

(۵) كَانَتِ الْبِنْتُ ...... (۱۱) لَيْسَ الْقَمِيصُ ......

(۶) صَارَتِ الْمَرْأَتَانِ ...... (۱۲) أَنَا أَقُومُ مَادَامَ ......

(۷) أَصْبَحَتِ الْبَنَاتُ ...... (۱۳) أَلَيْسَ ..... صَادِقًا

(۸) أَمْسَى الْمَطَرُ ..... (۱۴) مَازَالَ الْغَمَامُ ......

(۹) بَاتَ الْمَرِيضُ ...... (۱۵) أَلَيْسَتِ ..... مُهَذَّبَاتٍ

(۱۰) سَيَكُونَ التَّلَامِذَةُ ..... (۱۶) ..... مَادَامَ الْأُسْتَاذُ جَالِسًا

مشق نمبر ۳۹ ذیل کے جملوں کی تحلیل نحوی کرو

(۱) صَارَ الطِّينُ خَزَفًا

(صَارَ) فعلِ ناقص، ماضی، مبنی ہے فتحہ پر

(الطِّينُ) اسم ہے فعلِ ناقص کا۔ اس لئے مرفوع ہے

(خَزَفًا) خبر ہے فعلِ ناقص کی۔ اس لئے منصوب ہے

فعلِ ناقص اسم وخبر کے ساتھ مل کر جملۂ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۲) قَدْ يَصِيرُ الْجَاهِلُونَ عَالِمِينَ (کبھی جاہل لوگ عالم بن جاتے ہیں)

(قَدْ) حرف تبعیض ہے۔ یہ حرف ماضی پر تحقیق کے معنی میں آتا ہے اور مضارع پر تبعیض[1] کے معنی میں۔

(يَصِيرُ) فعل ناقص، مضارع، مرفوع ہے

(الْجَاهِلُونَ) اسم ہے فعل ناقص کا۔ اس لئے مرفوع ہے۔ اِس کے

[1] "بعض اوقات" کے معنی ہیں۔

رفع کی علامت ـُـوْنَ ہے۔

(عَالِمِیْنَ) خبر ہے فعل ناقص کی۔ اس لئے منصوب ہے اس لئے نصب کی علامت ـِـیْنَ ہے۔

فعل ناقص اسم و خبر سے مل کر جملۂ فعلیہ خبریہ ہوا۔

مشق نمبر ۴۰

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) مکان کشادہ تھا (۲) خادم چست تھا (۳) پیرہن لمبا ہوگیا (۴) شام کے وقت بھیڑ سخت ہوگئی (۵) بیمار نے آرام سے رات گذاری (۶) لڑکیاں ہمیشہ مہذب رہیں (۷) ہمارے لڑکے ہمیشہ نیک رہتے ہیں (۸) بارش دن میں موسلا دھار رہی (۹) فضا رات میں کثیف رہی (۱۰) سڑک کے چراغ روشن نہیں تھے (۱۱) لڑکیاں ابھی حاضر ہونگی (۱۲) جب تک تم بیٹھے رہوگے میں کھڑا رہونگا۔

اَلدَّرْسُ الثَّامِنُ وَالثَّلٰثُوْنَ

اَلْاَفْعَالُ النَّاقِصَةُ

(گذشتہ سے پیوستہ)

۱۔ پچھلے سبق میں تم نے چودہ الفاظ فعلِ ناقص کے پڑھے ہیں۔ دراصل وہی افعالِ ناقصہ ہیں۔

چند الفاظ اور ہیں جو ہیں تو افعالِ تامّہ (دیکھو درس ۲۷۔۱) لیکن کبھی وہ صَارَ کے معنی میں بھی ہوتے ہیں۔ اس وقت وہ افعالِ ناقصہ بن جاتے ہیں۔ وہ یہ ہیں:۔

عَادَ یَعُوْدُ (لوٹنا۔ ہونا)، تَحَوَّلَ یَتَحَوَّلُ (پلٹ جانا۔ ہوجانا)، اِرْتَدَّ یَرْتَدُّ (پھر جانا۔ ہوجانا)، اِسْتَحَالَ یَسْتَحِیْلُ (محال یا شکل ہونا۔ بن جانا)

ان کے سوا اور بھی کئی افعال فعلِ ناقص کے طور پر آجاتے ہیں۔

ہر لفظ کے ۲ معنی لکھے ہیں۔ پہلے معنی کے لحاظ سے تامّہ ہیں اور دوسرے معنی کے لحاظ سے ناقصہ ہیں: عَادَ الْخَلِیْلُ مِنْ مَکَّۃَ (خلیل مکہ سے لوٹا)، عَادَ الْخَلِیْلُ حَاجًّا (خلیل حاجی ہوگیا)، تَحَوَّلَ زَیْدٌ مِنَ الْمَشْرِقِ اِلَی الْمَغْرِبِ (زید مشرق سے مغرب کی طرف پھر گیا)، تَحَوَّلَ اللَّبَنُ جُبْنًا (دودھ پنیر بن گیا)، اِرْتَدَّ زَیْدٌ عَنْ دِیْنِہٖ (زید اپنے دین سے

پھر گیا)، اِرْتَدَّ الْأَعْمٰی بَصِیْرًا (اندھا بینا ہو گیا)۔ اِسْتَحَالَ الْأَمْرُ (کام مشکل ہو گیا)، اِسْتَحَالَتِ الْخَمْرُ خَلًّا (شراب سرکہ بن گئی)۔

۲۔ کبھی کَانَ بھی تامّہ ہوتا ہے۔ اس وقت اس کے معنی ہوتے ہیں "موجود ہونا" یا "پایا جانا": کَانَ اللّٰهُ وَلَمْ يَكُنْ غَيْرُهٗ (اللہ [موجود] تھا اور اس کے سوا کوئی نہیں [موجود] تھا) اس مثال میں کَانَ اور لَمْ یَکُنْ کا صرف فاعل آیا ہے۔ اور بغیر خبر کے جملہ پورا ہو گیا ہے اس لئے وہ تامّہ کہلائیگا۔

۳۔ اَصْبَحَ اور اَمْسٰی بھی تامّہ ہو جاتے ہیں جبکہ ان کے معنی ہونگے "صبح کرنا" یا "صبح کے وقت آنا"۔ "شام کرنا" یا "شام کے وقت آنا": اَصْبَحْنَا یا اَمْسَیْنَا بِالْخَیْرِ (ہم نے صبح کی یا شام کی خیریت سے)۔ اَصْبَحَ یا اَمْسٰی عَلَیْهِمُ الطُّوْفَانُ (صبح کے وقت یا شام کے وقت ان پر طوفان آپہنچا)۔

۴۔ دعا کے موقع پر دَامَ بھی تامّہ ہو جاتا ہے: دَامَ مَجْدُكُمْ (آپ کی بزرگی ہمیشہ رہے)۔

۵۔ یاد رکھو دعا میں یا بددعا میں اکثر فعلِ ماضی ہی بولا جاتا ہے مگر معنی مضارع کے لئے جاتے ہیں اور مائے نافیہ کی جگہ لَا کا استعمال کرتے ہیں: کَانَ اللّٰهُ فِیْ عَوْنِكَ (اللہ تیری مدد میں رہے)۔ لَا زِلْتُمْ سَالِمِیْنَ (تم ہمیشہ سلامت رہو)۔ طَالَ عُمْرُهٗ (اس کی عمر دراز ہو)۔ لَا بَارَكَ

اَللّٰہُ فِیْكَ (اللہ تجھ میں برکت نہ دے۔ یہ بددعا ہے)۔ کبھی کبھی مضارع کا استعمال بھی ہو جاتا ہے: یَغْفِرُ اللّٰہُ لَکُمْ (اللہ تمھیں بخش دے)۔

۶۔ فعلِ ناقص کی خبر کو اس کے اسم (مبتدا) پر مقدم کرسکتے ہیں: کَانَ قَائِمًا زَیْدٌ (زید کھڑا تھا)۔ اس کو کَانَ الْقَائِمَ زَیْدٌ بھی کہہ سکتے ہیں۔ کبھی خبر کو خود فعل ناقص پر بھی مقدم کردیتے ہیں صَغِیْرًا کَانَ اَوْ کَبِیْرًا[1]۔

اور جب مبتدا نکرہ ہو اور خبر جار مجرور یا ظرف تو عموماً خبر کو مقدم کیا جاتا ہے: کَانَ لِیْ غُلَامٌ۔ کَانَ عِنْدِیْ غُلَامٌ (اس کا بیان چوتھے حصے میں مفصل ہوگا)۔

۷۔ یَکُوْنُ (کَانَ کا مضارع) پر کوئی حرفِ جازم (دیکھو سبق ۲۱-۲) داخل ہو تو بعض اوقات اس کا نون حذف بھی کردیا جاتا ہے یعنی لَمْ یَکُنْ (وہ نہیں تھا) سے لَمْ یَكُ، لَا تَکُنْ سے لَا تَكُ، لَمْ اَکُنْ سے لَمْ اَكُ ہو جاتا ہے: لَمْ اَكُ جَبَّارًا شَقِیًّا (میں جابر بدبخت نہیں تھا)۔

لیکن جب مابعد سے ملا کر پڑھنے کا موقع ہو تو حذف نہیں ہوسکتا: لَمْ یَکُنِ الْوَلَدُ کَاذِبًا (لڑکا جھوٹا نہیں تھا) یہاں لَمْ یَكُ الْوَلَدُ نہیں کہا جائے گا۔

۸۔ اس کتاب کے پہلے اور دوسرے حصے میں تمھیں کسی قدر معلوم ہو چکا ہے اور چوتھے حصے میں زیادہ تفصیل سے معلوم ہوگا کہ جملۂ اسمیہ میں خبر کبھی مفرد ہوتی ہے تو کبھی مرکّب بھی ہوتی ہے (دیکھو سبق ۶-۷)

[1] چھوٹا ہو یا بڑا۔

خبر کی جگہ جملہ (فعلیہ ہو یا اسمیہ) بھی آسکتا ہے اور شِبْہِ جملہ یعنی جار و مجرور اور ظرف بھی آسکتا ہے۔ اسی طرح فعلِ ناقص اور إِنَّ اور اُس کے اَخوات کی خبر کی جگہ بھی وہ سب کچھ آسکتا ہے۔ دیکھو ذیل کی مثالیں:-

خَالِدٌ يَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ [1]	كَانَ خَالِدٌ يَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ [2]	إِنَّ خَالِدًا يَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ [3]
اَلشِّتَاءُ بَرْدُهٗ شَدِيْدٌ [4]	كَانَ الشِّتَاءُ بَرْدُهٗ شَدِيْدٌ [5]	إِنَّ الشِّتَاءَ بَرْدُهٗ شَدِيْدٌ
اَلْهِرَّةُ فِي الْبَيْتِ	كَانَتِ الْهِرَّةُ فِي الْبَيْتِ	إِنَّ الْهِرَّةَ فِي الْبَيْتِ
اَلْحَارِسُ عِنْدَ الْبَابِ	كَانَ الْحَارِسُ عِنْدَ الْبَابِ	إِنَّ الْحَارِسَ عِنْدَ الْبَابِ

مذکورہ چاروں سطروں میں غور کرو۔ سمجھ جاؤ گے کہ پہلی سطر کی تینوں مثالوں میں خبر کی جگہ فعل آیا ہے۔ اس میں ضمیر هُوَ مُسْتَتِرٌ (پوشیدہ) ہے جو مبتدا کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ یہی ضمیر فاعل ہے۔ القرآن مفعول ہے۔ فعل، فاعل اور مفعول مِل کر جملۂ فعلیہ ہوگیا۔ یہ جملۂ فعلیہ خبر ہے مبتدا (خَالِدٌ) کی۔ مبتدا اور خبر مِل کر جملۂ اسمیہ ہوا۔

پہلی اور تیسری مثال میں تو یہ جملہ حالتِ رفعی میں سمجھا جائیگا۔ مگر درمیانی مثال میں چونکہ یہ جملہ کَانَ کی خبر واقع ہوا ہے اس لئے حالتِ نصبی میں سمجھا جائیگا۔

دوسری سطر میں خبر کی جگہ جملۂ اسمیہ آیا ہے۔ اس میں بھی ایک ضمیر مبتدا کی طرف لوٹنے والی موجود ہے۔ تیسری سطر میں جار و مجرور

[1] خالد قرآن پڑھتا ہے۔ [2] خالد قرآن پڑھتا تھا۔ [3] بیشک خالد قرآن پڑھتا ہے۔ [4] موسم سرما کی سردی سخت ہے۔ [5] موسم سرما کی سردی سخت تھی۔

ہے۔ اور چوتھی میں (عِنْدَ) ظرف ہے۔ ان خبروں کی اعرابی حالت وہی ہوگی جو پہلی سطر کی مثالوں کی بتائی گئی ہے۔

تنبیہ ۱۔ اعراب محلّی اور تقدیری،

تم جانتے ہو کہ مبتدا ہو یا خبر، فاعل ہو یا مفعول ہر ایک کے لئے ایک اعرابی حالت مقرر ہوتی ہے۔ اگر یہ سب اسم معرب ہیں تو اُن پر اعراب کی حالت ظاہر کی جاسکتی ہے۔ اور اگر مَبْنِي ہیں یا مرکّب تو محل و موقع کے مطابق ان پر اعراب فرض کر لیا جاتا ہے ایسے فرضی اعراب کو اعرابِ محلّی کہتے ہیں مثلاً جَاءَ هٰذَا[1] میں "هٰذَا" فاعل ہے اور فاعل مرفوع ہوتا ہے۔ مگر مَبْنِي ہونے کی وجہ سے اس پر کوئی اعراب نہیں آسکتا۔ اس لئے اس جملے میں "هٰذَا" کو محلاً مرفوع یا مرفوع المحل کہینگے۔ رَأَيْتُ هٰذَا میں "هٰذَا" مفعول ہے اس لئے اسے محلاً منصوب یا منصوب المحل کہا جائیگا اور قُلْتُ لِهٰذَا میں "هٰذَا" حرفِ جرّ کے بعد آیا ہے اس لئے اسے محلاً مجرور یا مجرور المحل کہینگے۔ تم نے حصۂ اول (سبق ۱۰) میں پڑھ لیا ہے کہ اسمِ مقصور (جس اسم کے آخر میں الف ہوا کرتا ہے) پر تینوں حالتوں میں کوئی اعراب

[1] تم نے پڑھا ہے کہ اسمِ اشارہ مَبْنِي ہوتا ہے۔

نہیں پڑھا جاتا اور اسمِ منقوص (جس کے آخر میں ی ہو) پر حالتِ رفعی وجرّی میں اعراب نہیں پڑھا جاتا ایسے اسموں پر جو اعراب فرض کرلیا جائے، ہے تو وہ بھی محلی، مگر کتبِ صرف میں اسے تقدیری کہتے ہیں۔

مشق نمبر ۱۴۱

ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو

۱۔ قَدْ يَصِيْرُ الْفَاسِقُ صَالِحًا (کبھی بدکار نیک بن جاتا ہے)

(قَدْ) حرفِ تقلیل [قَدْ ماضی پر داخل ہو تو تاکید کے معنی ہوتے ہیں اور مضارع پر داخل ہو تو تقلیل یعنی کم کرنے کے معنی میں آتا ہے]۔

(يَصِيْرُ) فعلِ ناقص، مضارع، مرفوع ہے۔

(الْفَاسِقُ) اسم ہے فعلِ ناقص کا۔ اس لئے مرفوع ہے۔

(صَالِحًا) خبر ہے فعلِ ناقص کی۔ اس لئے منصوب ہے۔

فعلِ ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملۂ فعلیہ ہوا۔

۲۔ بَاتَ الْمَرْضٰى مُتَأَلِّمِيْنَ (بیماروں نے دُکھ میں رات گذاری)

(بَاتَ) فعلِ ناقص، ماضی ہے مبنی ہے فتحہ پر۔

(الْمَرْضٰى) جمع ہے مَرِيْضٌ کی۔ اسم ہے فعلِ ناقص کا حالتِ رفعی میں ہے مگر اسمِ مقصور ہونے کے سبب اس پر اعراب نہیں پڑھا جاسکتا

اس لئے اسے محلاً مرفوع کہا جائیگا۔

(مُتَأَلِّمِيْنَ) خبر ہے فعل ناقص کی اس لئے منصوب ہے۔ اس کے نصب کی علامت ـِـيْنَ ہے۔ کیونکہ جمع مذکر سالم ہے (دیکھو سبق ۱-۵)

فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملۂ فعلیہ ہوا +

۳۔ صَارَ الشِّتَاءُ بَرْدُهُ شَدِيْدٌ (لفظی معنی= ہُوا جاڑا اس کی سردی سخت یعنی جاڑے کی سردی سخت ہوگئی)

اس جملے میں (الشِّتَاءُ) اسم ہے فعل ناقص کا اور (بَرْدُهُ شَدِيْدٌ) جملۂ اسمیہ ہو کر خبر ہے۔ تفصیل حسب ذیل ہے:۔

(صَارَ) فعل ناقص، ماضی، مبنی ہے فتحہ پر۔

(الشِّتَاءُ) اسم ہے فعل ناقص کا اس لئے مرفوع ہے۔ دراصل یہ پہلا مبتدا ہے۔

(بَرْدُهُ) بَرْد دوسرا مبتدا ہے، مرفوع ہے۔ ہٗ ضمیر مجرور ہے۔ مبنی ہے۔ مضاف الیہ ہے اس لئے محلاً مجرور کہینگے۔

(شَدِيْدٌ) خبر ہے دوسرے مبتدا کی مرفوع ہے۔

مبتدا ثانی اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر خبر ہے پہلے مبتدا (الشِّتَاءُ) کی جو کہ اسم ہے فعل ناقص کا۔ اب یہ جملہ فعل ناقص کی خبر کی جگہ واقع ہے اس لئے محلاً منصوب کہا جائیگا۔

فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

۴۔ مَازِلْنَا نَرٰی عَجَائِبَ خَلْقِ اللّٰہِ (ہم ہمیشہ اللہ کی مخلوقات کے عجائبات دیکھتے رہے)۔

اِس جملے میں (مَازِلْنَا) فعل با فاعل ہے یعنی فعل ناقص اور اُس کا اسم ہے۔ باقی سب جملہ فعلیہ ہو کر خبر ہے فعل ناقص کی۔ نیچے تفصیل دیکھو:-

(مَازِلْنَا) فعل ناقص، ماضی جمع متکلم مَازَال سے۔ اِس میں (نَا) ضمیر ہے۔ مَبْنِي ہے جو فاعل یعنی اسم ہے فعل ناقص کا اِس لئے محلاً مرفوع

(نَرٰی) فعل مضارع، محلاً مرفوع ہے۔ اس میں ضمیر جمع متکلم کی پوشیدہ ہے وہی اُس کا فاعل ہے اور محلاً مرفوع

(عَجَائِبَ) مفعول ہے اس لئے منصوب ہے۔ مضاف بھی ہے۔

(خَلْقِ اللّٰہِ) مضاف الیہ ہے اِس لئے مجرور ہے۔

فعل مضارع اپنے فاعل و مفعول سے مِل کر جملۂ فعلیہ ہو کر خبر ہے فعل ناقص کی۔ اس لئے اسے محلاً منصوب کہا جائیگا۔

فعل ناقص اسم و خبر سے مِل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

سلسلة الالفاظ نمبر ۳۶

اِخْتَرَعَ (۷) کوئی نئی چیز ایجاد کرنا
اَوْصٰی (۱) وصیت کرنا
تَدَارَكَ (۵) تلافی کرلینا۔ اصلاح کرلینا
تَوَفَّقَ (۴) توفیق پانا۔ مقصد کو پہنچنا
ثَابَرَ (۳) درپے ہوجانا۔ لگاتار کوشش کرنا
جَادَ (ن۔و) سخاوت کرنا

عَبَرَ (ن) عبور کرنا۔ پار کرنا
عَكَفَ (عَلَيْهِ) کسی چیز کے پاس ٹھیرے رہنا
حَقَّقَ (۲۔ اس کا مصدر تَحْقِيق ہے) ثابت کر دکھانا
هَدَّدَ (۲۔ اس کا مصدر تَهْدِيدٌ ہے) ڈرانا۔ دھمکانا

اَلْاَلْمَانُ جرمنی
اِدِيْسُوْنَ ایڈیسن، امریکہ کا مشہور موجد
اَمَلٌ (ج آمَالٌ) امید
اَنّٰى (اسم استفہام ہے) کس طرح؟
اِنْتِقَالٌ ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا
بِسَاطٌ فرش۔ غالیچہ
بَغِيٌّ سرکش۔ بدکار
اَلْحَاكِيْ نقال۔ آج کل فونوگراف کے لئے استعمال ہوتا ہے

زَهْرَةٌ تازگی۔ خوشنمائی۔ پھول
سَمَاحَةٌ سخاوت۔ چشم پوشی
سَوَاءٌ برابر
طَائِفَةٌ گروہ
طَائِرٌ پرندہ
طَائِرَةٌ یا طَيَّارَةٌ ہوائی جہاز
طَيَرَانٌ (مصدر ہے طَارَ کا) اڑنا
طَيَّارٌ ہوائی جہاز چلانے والا
طِيْنٌ کیچڑ

عَزْمٌ پختہ ارادہ	مُذْنِبٌ گناہگار
فَتَاةٌ جوان عورت (اس کا مذکر فتی)	مِرْيَةٌ شک
فُضُولٌ ضرورت سے زیادہ ۔ بچا ہوا	مُسْتَحِيلٌ مشکل ۔ محال
لَدٰى پاس لَدَيْكَ تیرے پاس	مُسْتَرِيحٌ باآرام
مَبْلَغٌ رسائی ۔ پہنچنے کی حد	مُنْتَصِرٌ مدد پانے والا
اَلْمُحِيطُ بڑا سمندر	مَوَدَّةٌ دوستی
اَلْمُحِيطُ الْاِطْلَنْطِيُّ بحر اٹلانٹک	نَجَاحٌ کامیابی
	هَفْوَةٌ (ج هَفَوَاتٌ) لغزش ۔ غلطی

مشق نمبر ۴۲

ذیل کے جملوں میں افعالِ ناقصہ اور ان کے اسموں اور خبروں کو غور سے دیکھو۔

(۱) لَا اَخَافُ اَنْ اُصْبِحَ فَقِيرًا لٰكِنِّيْ اَخَافُ اَنْ اُمْسِيَ مُذْنِبًا (۲) قَدْ يُضْحِي الْعَبْدُ سَيِّدًا (۳) يَا فَتَاةُ كُوْنِيْ مُطْمَئِنَّةً (۴) ظَلَّ الْكُفَّارُ عَاكِفِيْنَ عَلٰى اَصْنَامِهِمْ (۵) بَاتَ الْمَرِيْضُ مُسْتَرِيْحًا وَاَضْحٰى صَحِيْحًا (۶) دُمْتُمْ سَالِمِيْنَ (۷) اَلَسْتَ ابْنَ الْاَمِيْرِ؟ (۸) اَلنَّاسُ لَيْسُوْا سَوَاءً (۹) مَا زِلْنَا نَاظِرِيْنَ اِلٰى زَهْرِ الْوَرْدِ (۱۰) لَا نَزَالُ نَعْبُدُ اللّٰهَ وَحْدَهٗ (۱۱) لَا يَبْرَحُ الْحَقُّ مُنْتَصِرًا (۱۲) مَا

أَنفَكَّ الْبَاطِلُ مَهْزُومًا (۱۳) مَا فَتِئَتْ طَائِفَةٌ قَائِمَةً عَلَى الْحَقِّ (۱۴) أَسْكُتُ مَا دَامَ السُّكُوتُ نَافِعًا (۱۵) إِنِّي لَا أُبَالِي بِالتَّهْدِيدِ مَا دُمْتُ بَرِيئًا (۱۶) مَا بَرِحَ إِدِيسُونُ الْأَمْرِيكِيُّ يُجَرِّبُ حَتَّى تَوَفَّقَ إِلَى اخْتِرَاعِ الْحَاكِي [الْفُونُوغْرَاف] الَّذِي يَحْفَظُ الصَّوْتَ وَيُعِيدُهُ (۱۷) قَدْ يَسْتَحِيلُ الْهَوَاءُ مَاءً (۱۸) كُونُوا مُسْلِمِينَ وَلَا تَعُودُوا كُفَّارًا (۱۹) لَا تَجْلِسْ مَا لَمْ يَجْلِسْ أَبُوكَ (۲۰) اللّٰهُ فِي عَوْنِ عَبْدِهِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ (۲۱) إِنَّ الْعَدَاوَةَ تَسْتَحِيلُ مَوَدَّةً ، بِتَدَارُكِ الْهَفَوَاتِ بِالْحَسَنَاتِ (۲۲) لَيْسَ الْعَطَاءُ مِنَ الْفُضُولِ سَمَاحَةً ، حَتَّى تَجُودَ وَمَا لَدَيْكَ قَلِيلُ

مِنَ الْقُرْآنِ

(۱) قَالَتْ [مَرْيَمُ] أَنَّى يَكُونُ لِي غُلَامٌ وَلَمْ يَمْسَسْنِي بَشَرٌ وَلَمْ أَكُ بَغِيًّا (۲) فَلَا تَكُ فِي مِرْيَةٍ مِنْهُ، إِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ (۳) قَالَتِ الْيَهُودُ لَيْسَتِ النَّصَارَى عَلَى شَيْءٍ وَقَالَتِ النَّصَارَى لَيْسَتِ الْيَهُودُ عَلَى شَيْءٍ (۴) وَقَالُوا لَنْ نَبْرَحَ عَلَيْهِ عَاكِفِينَ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَيْنَا مُوسَى (۵) وَانْظُرْ إِلَى إِلٰهِكَ الَّذِي ظَلْتَ [ظَلَلْتَ] عَلَيْهِ عَاكِفًا (۶) أَوْصَانِي بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَيًّا (۷) فَمَا اسْتَقَامُوا لَكُمْ فَاسْتَقِيمُوا لَهُمْ (۸) فَلَمَّا أَنْ جَاءَ الْبَشِيرُ أَلْقَاهُ

له، عه، كه اور شه میں مَا کے معنی ہیں "جب تک" یہ "مَا" ظرفیہ ہے۔ عه "مَا" موصولہ ہے یعنی "جو کچھ"

[اَلْقِیْ قَمِیْصَ یُوْسُفَ] عَلٰی وَجْهِهٖ [عَلٰی وَجْهِ یعقوب] فَارْتَدَّ بَصِیْرًا (۹) فَسُبْحَانَ اللّٰهِ حِیْنَ تُمْسُوْنَ [تامّہ] وَحِیْنَ تُصْبِحُوْنَ [تامّہ] (۱۰) خَالِدِیْنَ فِیْهَا مَا دَامَتِ [تامّہ] السَّمٰوَاتُ وَالْاَرْضُ ۔

مشق نمبر ۳۴

ذیل کی عبارت میں افعالِ ناقصہ اور اِنَّ اور اُس کے اَخَوَات کے اسموں اور خبروں کو پہچانو۔ اکثر خبریں جملہ یا شِبْہِ جملہ کی صورت میں پیش کی گئی ہیں ۔

کَانَ النَّاسُ یَظُنُّوْنَ اَنَّ فَنَّ الطَّیَرَانِ نَجَاحُهٗ مُسْتَحِیْلٌ وَصَارُوْا یَسْخَرُوْنَ مِنْ کُلِّ مَنْ یَظَلُّ یَعْمَلُ لِتَحْقِیْقِهٖ لِاَنَّهُمْ یَرَوْنَ اَنَّ الْاِنْسَانَ عَزْمُهٗ مَحْدُوْدٌ، وَاَنَّهٗ لَنْ یَزَالَ عَلٰی حَالَتِهِ الَّتِیْ خُلِقَ عَلَیْهَا مَا دَامَ لَمْ یُخْلَقْ کَالطَّائِرِ، وَلٰکِنَّ الْمُخْتَرِعِیْنَ اٰمَالُهُمْ بَعِیْدَةٌ، فَثَابَرُوْا حَتّٰی تَمَّ نَجَاحُ الطَّیَرَانِ، وَاَصْبَحَتِ الطَّیَّارَاتُ مِنْ اَحْسَنِ وَسَائِلِ الْاِنْتِقَالِ، وَاسْتَطَاعَ النَّاسُ اَنْ یَعْبُرُوْا بِهَا الْمُحِیْطَ الْاِطْلَنْطِیَّ مِنْ اَمْرِیْکَا اِلٰی اُوْرُبَّا بِلَاخَوْفٍ کَاَنَّهُمْ فَوْقَ بِسَاطِ سلیمان وَاَصْبَحَ حُکَمَاءُ الْاَلْمَانِ سَبَقُوْا حُکَمَاءَ الْعَالَمِ بِاخْتِرَاعِ

طَائِرَةٍ تَطِيْرُ بِنَفْسِهَا بِغَيْرِ طَيَّارٍ وَتَذْهَبُ حَيْثُ أُرْسِلَتْ، فَإِنَّهَا مِنْ عَجَائِبِ مَبْلَغِ الْعِلْمِ الْإِنْسَانِيِّ وَصِرْنَا نَعْتَرِفُ أَنَّ فَوْقَ كُلِّ ذِي عِلْمٍ عَلِيْمٌ (من النحو الواضح بتصرف)

مشق نمبر ۴۴

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) کبھی بخیل سخی ہو جاتا ہے (۲) تم سچے رہو جھوٹ نہ بولو (۳) ہم حاضر تھے اور وہ غائب تھے (۴) کافر [جمع] مسلمان ہو گئے۔
(۵) تم نے کس طرح صبح کی؟ (۶) ہم نے خیریت سے صبح کی (۷) کیا تم [عورتیں] مسلمان نہیں ہو؟ (۸) کیا تم نے تکلیف میں رات گذاری؟ (۹) نہیں ہم نے آرام میں [مُطْمَئِنِّيْنَ] رات گذاری (۱۰) محنتی ہمیشہ عزیز ہوتا ہے (۱۱) ہم ہمیشہ ان کی تلاش کرتے رہے یہاں تک کہ ہم نے انھیں پالیا (۱۲) جب تک تو زندہ رہے نماز مت چھوڑ (۱۳) تم ہمیشہ عافیت میں رہو [دعا ہے]۔

اَلدَّرْسُ التَّاسِعُ وَالثَّلٰثُوْنَ

اَفْعَالُ الْمُقَارَبَۃِ

۱۔ کَادَ (قریب ہونا)، کَرَبَ (قریب ہونا)، اَوْشَکَ (قریب ہونا)، عَسٰی (اُمید ہے۔ شاید) افعالِ مقاربہ کہلاتے ہیں +

تنبیہ: کَرَبَ اور اَوْشَکَ قرآن مجید میں استعمال نہیں ہوا ہے +

۲۔ یہ افعال اکیلے مستعمل نہیں ہوتے بلکہ اُن کے بعد کسی فعلِ مضارع کا آنا ضروری ہے: کَادَ الطِّفْلُ یَقُوْمُ (قریب ہے کہ بچہ کھڑا ہو جائے) +

مذکورہ مثال سے تم سمجھ سکتے ہو کہ افعالِ مقاربہ بھی افعالِ ناقصہ کی طرح جملۂ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں۔ فرق یہ ہے کہ افعالِ مقاربہ کی خبر کی جگہ فعلِ مضارع کا آنا لازم ہے۔ یہ فعلِ مضارع اپنے فاعل کے ساتھ جو کہ اکثر ضمیر مُسْتَتِر ہوتی ہے جملۂ فعلیہ بن کر خبر واقع ہوتا ہے۔ افعالِ مقاربہ کا اسم حالتِ رفعی میں اور خبر حالتِ نصبی میں سمجھو +

۳۔ اِن فعلوں کے بعد جو مضارع آتا ہے اُس پر کبھی اَنْ داخل کرتے ہیں کبھی نہیں۔ لیکن عَسٰی اور اَوْشَکَ کے بعد اَنْ کا لانا ہی بہتر ہے: عَسٰی زَیْدٌ اَنْ یَقُوْمَ (قریب ہے کہ زید کھڑا ہو جائے)، کَادَ اور کَرَبَ کے بعد

نہ لانا بہتر ہے۔

۴۔ عَسٰی اور اَوْشَكَ کے بعد فعلِ مضارع کو اسم پر مقدم بھی کر سکتے ہیں: عَسٰی اَنْ یَقُوْمَ زَیْدٌ (قریب ہے کہ زید کھڑا ہو جائے)۔ اور کَادَ وغیرہ میں یہ صورت جائز نہیں۔

۵۔ کَادَ کا مضارع یَکَادُ (خَافَ، یَخَافُ کے جیسا) اور اَوْشَكَ کا یُوْشِكُ ہے۔ اِن دونوں کا ماضی اور مضارع دونوں مستعمل ہیں۔ عَسٰی کا صرف ماضی مستعمل ہے۔ اس کی گردان رَمٰی کی طرح کرلو۔ کَرَبَ کا بھی مضارع مستعمل نہیں ہے۔

۶۔ شَرَعَ، طَفِقَ، جَعَلَ، قَامَ اور اَخَذَ بھی افعالِ مقاربہ کی طرح استعمال ہوتے ہیں۔ لیکن اُن کے بعد اَنْ نہیں آتا۔ اِن سب کے معنی ہیں "شروع کرنا" یا "کرنے لگنا": اَخَذَ الطِّفْلُ یَمْشِیْ (بچہ چلنے لگا)۔

مشق نمبر ۴۵

ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو:۔

(۱) عَسَی اللّٰہُ اَنْ یَّشْفِیَكَ (اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھے تندرست کردے)

(۲) تَکَادُ السَّمٰوٰتُ یَتَفَطَّرْنَ (قریب ہے کہ آسمان پھٹ جائیں)

(۳) اَوْشَكَ اَنْ یُفْتَحَ بَابُ الْمَدْرَسَةِ (قریب ہے کہ مدرسہ کا دروازہ کھولا جائے)

ان کی تحلیل اس طرح کرو:۔

(عَسٰی) فعلِ مقاربہ،

(اللہ) فعلِ مقاربہ کا اسم،

(اَنْ) حرفِ ناصب مضارع،

(یَشْفِیْ) فعلِ مضارع معروف، منصوب ہے اَنْ کی وجہ سے، اس میں ضمیر (ھُوَ) مُستتر ہے جو لفظ اللہ کی طرف راجع ہے اور وہی اس کا فاعل ہے،

(کِ) ضمیرِ منصوب متّصل، واحد مؤنّث مخاطب، مفعول ہے، اس لئے اسے منصوب المحل کہینگے،

فعلِ مضارع اپنے فاعل و مفعول سے مِل کر جملۂ فعلیہ ہو کر خبر ہے عَسٰی کی محلًّا منصوب، عَسٰی اپنے اسم و خبر سے مِل کر جملۂ فعلیّہ ہوا +

اسی طرح دوسرے اور تیسرے جملہ کی تحلیل کرو۔ لیکن خیال رکھو کہ تیسرے جملہ میں فعلِ مقاربہ کی خبر مقدّم ہے اور اسم مُؤخّر +

سلسلة الالفاظ نمبر ۳۷

اَبٰی (یَأْبٰی) انکار کرنا	اَذَابَ (و-ا) پگھلانا
اَحْرَقَ جلانا	اِشْتَعَلَ (ء) بھڑکنا

أَسْفَرَ (۱) صبح کا خوب اُجالا ہونا
أَقْبَلَ متوجہ ہونا۔ کسی کی طرف مُنہ کرنا
أَنْفَقَ (۱) خرچ کرنا
بَادَرَ (۳) جلدی کرنا
بَعَثَ (ف) بھیجنا۔ اُٹھانا
تَفَحَّصَ (۴) تلاش کرنا
تَفَطَّرَ (۴) پھٹ جانا
جَرٰی (ض-ی) جاری ہونا۔ دوڑنا
خَصَفَ (ض) لپٹانا
طَارَ (ی-ض) اُڑنا
فَاقَ (و-ن) بڑھ جانا (مرتبہ میں)
فَقِهَ (س) سمجھنا
قَطَفَ (س) توڑنا (پھلوں یا پھولوں کا)
لَامَ (و-ن) ملامت کرنا
وَقَعَ (يَقَعُ) گرنا۔ واقع ہونا
أُمْنِيَّةٌ (ج أَمَانِيُّ) آرزو
حَطَبٌ جلانے کی لکڑی

خَيْلٌ (اسم جمع ہے) گھوڑے
دُوْنَ بغیر۔ سوا
رُكُوْبٌ سواری
سِبَاقٌ اور مُسَابَقَةٌ (۳) ایک دوسرے سے آگے بڑھنا۔ گھڑ دوڑ
شَابٌّ (ج شُبَّانٌ) جوان
عَادِيٌّ معمولی
غَزَالٌ ہرن
فَرَجٌ کشادگی
فَرَحٌ یا فَرْحَةٌ خوشی
مَقَامٌ مَحْمُوْدٌ جس مقام سے جناب رسولِ خدا قیامت کے روز اللہ تعالیٰ سے شفاعت کی التماس کرینگے
هَوْنٌ وقار۔ نرمی
وَرَقٌ پتہ۔ کتاب کا ورق
وَطْأَةٌ شدت

مشق نمبر ۴۶

(۱) كِدْنَا نَطِيرُ مِنَ الْفَرَحِ (۲) أَوْشَكَتْ أَمَانِيُّ الْكَسْلَانِ تَقْتُلُهُ لِأَنَّ يَدَيْهِ تَأْبَيَانِ الْعَمَلَ (۳) أَخَذْتُ أَلُومُ نَفْسِي (۴) لَمَّا أَسْلَمَ عَمَّارٌ كَانَ كُفَّارُ مَكَّةَ يُحْرِقُونَهُ بِالنَّارِ فَمَرَّ عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعَلَ يَمْسَحُ رَأْسَهُ وَيَدْعُو لَهُ (۵) كَرَبَ الْحَطَبُ يَشْتَعِلُ لَمَّا عَظُمَتْ وَطْأَةُ الْحَرِّ (۶) يُوشِكُ الْحَرُّ يُذِيبُ الْأَجْسَامَ (۷) أَخَذْنَا نُصْلِحُ ثِيَابَنَا وَأَسْلِحَتَنَا (۸) عَسَيْنَ أَنْ يَحْضُرْنَ فِي الْمَدْرَسَةِ لِتَفَحُّصِ أَحْوَالِ أَوْلَادِهِنَّ (۹) تَكَادُ الْمَرْءَةُ تَفُوقُ زَوْجَهَا فِي الْعِلْمِ (۱۰) إِذَا أَسْفَرَ الصُّبْحُ شَرَعَ الْبُسْتَانِيُّ يَقْطِفُ الْأَزْهَارَ وَالْأَثْمَارَ (۱۱) كِدْنَ يَمُتْنَ مِنْ شِدَّةِ الْأَلَمِ

(۱۲) عَسَى الْهَمُّ الَّذِي أَمْسَيْتُ فِيهِ + يَكُونُ وَرَاءَهُ فَرَجٌ قَرِيبٌ

(۱۳) إِذَا انْصَرَفَتْ نَفْسِي عَنِ الشَّيْءِ لَمْ تَكَدْ + إِلَيْهِ بِوَجْهٍ آخِرَ الدَّهْرِ تُقْبِلُ

مِنَ الْقُرْآنِ

(۱۴) فَذَبَحُوهَا وَمَا كَادُوا يَفْعَلُونَ (۱۵) عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا (۱۶) طَفِقَا [آدَمُ وَحَوَّاءُ] يَخْصِفَانِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَرَقِ الْجَنَّةِ (۱۷) عَسٰى أَنْ تُحِبُّوا شَيْئًا وَهُوَ شَرٌّ لَكُمْ

(۱۸) تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ (۱۹) لَا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ حَدِيْثًا (۲۰) عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَنِيْ بِهِمْ جَمِيْعًا (۲۱) قَالَ هَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ اَنْ لَّا تُقَاتِلُوْا (۲۲) ظُلُمَاتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ اِذَا اَخْرَجَ يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ يَرٰهَا وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ +

مشق نمبر ۴۷

تنبیہ۔ ذیل کی عبارت کو صحیح اعراب لگاؤ اور ترجمہ کرو:-

کان لی حصان عربی جمیل المنظر سمّیناه بالغزال لانّه کان سریع السّیر، حتّی کاد ان یسبق السّیارات، وکان لایزال یسبق الخیل فی السّباق[1]، وفاز بکثیر من الانعامات، حتّی صرت غنیًا بسببه۔

یومًا رأیته قد اصبح مریضا واوشك ان یموت، فظلّ قلبی متألما، وبادرت الٰی علاجه وانفقت علیه الف ربّیة لیعود الٰی حاله السابق، لکن لم یعد صحیحا کما کان اوّلا، وما انفکّت واحدة من رجلیه ضعیفة فلم یبق اهلا للمسابقة، لکنّه مابرح یجری جریًا[2] عادیًا۔ فلم ازل استعمله للرّکوب مادام شابًا قویًا۔

[1] گھڑدوڑ [2] معمولی چال

وکان ولدی الصغیر یرکبه فیفرح ویصهل لیسر الولد ویمشی به هونا لکیلا یخاف الولد ولا یقع علی الارض۔ وکان یفهم القول والاشارة کالانسان ویفعل ما یقال له، فکان ذلک الحیوان کان یجیبنا بغیر اللسان۔ وفی السنة الماضیة مرض ومات فتأسفنا کثیرا۔ وبعد ذلک الحصان ما وجدنا مثله الی الآن ◆

اشعار

انّ الغزال حصاننا	قد کان کالانسان
هو کان یفهم قولنا	ویجیب دون لسان
ولد صغیر یرکبه	فیسرّ کالفرحان
یمشی ویصهل فرحة	یجری بالاطمئنان

الدَّرْسُ الْأَرْبَعُوْنَ

(۱) اَفْعَالُ الْمَدْحِ وَالذَّمِّ

۱۔ نِعْمَ (دراصل نَعِمَ) مدح (تعریف) کے لئے ہے اور بِئْسَ (دراصل بَئِسَ) مذمت کے لئے۔ ان کا فاعل اکثر معرف باللام ہوتا ہے یا وہ اسم جو معرف باللام کی طرف مضاف ہو۔ فاعل کے بعد

ایک اور اسم ہوتا ہے جو مقصود بالمدح یا بالذّم ہوتا ہے:
نِعْمَ الرَّجُلُ خَالِدٌ (خالد اچھا مرد ہے) بِئْسَ غُلَامُ الرَّجُلِ عَاصِمٌ (عاصم مرد کا بُرا غلام ہے) اِن مثالوں میں خالد اور عاصم مقصود بالمدح اور مقصود بالذّم ہیں۔ ترکیب میں خالد اور عاصم کو مبتدا مؤخّر سمجھتے ہیں اور فعل وفاعل مل کر خبرِ مقدّم مانتے ہیں +

۲۔ کبھی فاعل کی جگہ لفظ مَا (بمعنی شَیْءٌ) آتا ہے: نِعِمَّا هِيَ (دراصل نِعْمَ مَا هِيَ = اچھی چیز ہے وہ) اور کبھی اسم نکرہ منصوب واقع ہوتا ہے: نِعْمَ رَجُلًا خَالِدٌ (خالد مرد کی حیثیت سے اچھا ہے) اِس صورت میں نِعْمَ کے اندر ضمیر (هُوَ) پوشیدہ ہے اور وہی اس کا فاعل ہے اور رَجُلًا اس کی تمیز واقع ہوا ہے اسی لئے منصوب ہے (تمیز کا بیان چوتھے حصے میں آئیگا) فعل وفاعل اور تمیز مل کر جملۂ فعلیہ ہو کر خبرِ مقدّم اور خالد جو مقصود بالمدح ہے وہ مبتدا مؤخّر ہے۔ مبتدا اور خبر مل کر جملۂ اسمیہ ہوا +

۳۔ کبھی مقصود بالمدح یا بالذّم کو حذف کر دیتے ہیں:
نِعْمَ الْعَبْدُ (یعنی نِعْمَ الْعَبْدُ اَيُّوْبُ = ایوب اچھا بندہ ہے) نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ [اَللّٰهُ] (اللہ تعالیٰ اچھا آقا اور اچھا مددگار ہے) +

نِعْمَ کا مؤنث نِعْمَتْ اور بِئْسَ کا بِئْسَتْ ہے: نِعْمَتِ

اَلْاِبْنَةُ فَاطِمَةُ وَبِئْسَتِ الْمَرْءَةُ غَادِرَةٌ (فاطمہ اچھی لڑکی ہے غادرہ بُری عورت ہے)۔

۴۔ مذکورہ دونوں فعلوں کے باقی صیغے مستعمل نہیں ہیں۔ فاعل کی وحدت، تثنیہ اور جمع کا ان پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔

۵۔ حَبَّذَا (اچھا ہے وہ) کو نِعْمَ کے معنی میں اور لَاحَبَّذَا اور سَاءَ کو بِئْسَ کے معنی میں استعمال کرتے ہیں: حَبَّذَا الْاِتِّفَاقُ وَلَا حَبَّذَا (یا سَاءَ) الْاِخْتِلَافُ (اتّفاق اچھا ہے اور اختلاف بُرا ہے)۔

تنبیہ ۱۔ حَبَّ فعل ماضی ہے اور ذَا اسم اشارہ ہے اور وہی فاعل ہے اور اس کا مابعد مقصود بالمدح ہے۔

تنبیہ ۲۔ سَاءَ (بُرا ہونا۔ بُرا لگنا۔ بگاڑنا) عام فعلوں کی طرح بھی مستعمل ہے اور اس کی گردان قَالَ یَقُوْلُ کی طرح ہوتی ہے۔

(۲) صِیْغَتَا التَّعَجُّبِ
تعجب کے ۲ دو صیغے

۱۔ مَا اَفْعَلَهٗ اور اَفْعِلْ بِهٖ یہ دونوں وزن تعجب کے معنی میں مستعمل ہیں اور ان دونوں کو صِیْغَتَا التَّعَجُّبِ (تعجب کے ۲ دو صیغے) کہتے ہیں: مَا اَحْسَنَهٗ یا اَحْسِنْ بِهٖ (وہ کیا ہی خوبصورت ہے) اسی طرح هٗ اور هٖ کی جگہ بقیہ تمام ضمیریں اور ہر قسم کا اسم ظاہر (مذکر، مؤنث،

واحد، تثنیہ یا جمع لگا سکتے ہیں۔ مذکورہ دونوں صیغوں میں ان کے مابعد کے اثر سے کوئی تغیر نہیں ہوتا، مَا اَحْسَنَ رَشِيْدًا (رشید کیا ہی خوبصورت ہے) اور اَحْسِنْ بِرَشِيْدٍ (رشید کیا ہی خوبصورت ہے)۔ مَا اَطْوَلَ الرَّجُلَيْنِ (دو مرد کتنے لمبے ہیں)۔ اَقْصِرْ بِالنِّسَاءِ (عورتیں کتنی کوتاہ ہیں)۔

۲۔ مَا اَحْسَنَ رَشِيْدًا کے لفظی معنی ہونگے "کس چیز نے حَسِين (صاحبِ حُسن) بنایا رشید کو" گویا تعجب سے ہم خود ہی اپنے آپ کو پوچھتے ہیں۔ مطلب یہ نکلتا ہے کہ "رشید کتنا حَسِین ہے"۔

اَحْسِنْ بِرَشِيْدٍ کے لفظی معنی ہونگے "رشید کو حَسِین سمجھ" یعنی رشید اتنا حَسِین ہے کہ ہر ایک کو حکم دیا جاتا ہے کہ اس کے حُسن کا اعتراف کرے۔ اِس میں ب زائد ہے۔ شاید اسی معنی کی طرف اشارہ کرنے کے لئے بڑھایا گیا ہو۔

تنبیہ ۔ نحویوں نے مذکورہ دونوں صیغوں کے معنوں میں اور ترکیب میں بہت کچھ اختلاف کیا ہے۔ مگر اس ناچیز مؤلف کی سمجھ میں یہی آسان اور ٹھیک معلوم ہوا۔ اس کی ترکیب ابھی مشق نمبر ۴۸ میں لکھی جائیگی۔

۳۔ ماضی کے لئے کَانَ اور مستقبل کے لئے يَكُوْنُ بڑھا کر

بولتے ہیں: مَا كَانَ أَجْمَلَ مَنْظَرَ الرِّيَاضِ (باغ کا منظر کیا ہی خوشنما تھا)، مَا يَكُونُ أَطْيَبَ مَنْظَرَ الْبَحْرِ (سمندر کا منظر کیا ہی پاکیزہ ہوگا)۔

۴۔ ثلاثی مزید یا رباعی سے مذکورہ صیغے نہیں بن سکتے اور ثلاثی مجرد کے جو مادے رنگ یا عیب کے معنی میں ہوں اُن سے بھی تعجب کے مذکورہ دونوں صیغے نہیں بنائے جاتے۔ لیکن ان کے مصدر پر أَشَدَّ یا أَشْدِدْ یا أَعْظَمَ یا أَعْظِمْ لگانے سے یہ معنی پیدا کئے جا سکتے ہیں: مَا أَشَدَّ إِعْزَازَ النَّاسِ لِلْعُلَمَاءِ (لوگ علماء کو کتنی بڑی عزت دیتے ہیں)، أَعْظِمْ بِمُسَابَقَةِ الْمُبَذِّرِ إِلَى الْفَقْرِ (فضول خرچی کرنے والا فقر کی طرف کتنی جلد دوڑتا ہے) مَا أَعْظَمَ حُمْرَةَ وَجْنَةِ الْاِبْنَةِ (لڑکی کا رُخسار کیا ہی سرخ ہے) مَا أَشَدَّ عَمَى الْجَاهِلِ (جاہل کیا ہی اندھا ہوتا ہے)۔

مشق نمبر ۴۸

ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو:-

(۱) مَا أَحْسَنَ رَشِيْدًا

(۲) أَحْسِنْ بِرَشِيْدٍ

اس طرح:-

(مَا) اسم تعجب ہے، مبنی، محلاً مرفوع ہے کیونکہ مبتدا ہے،
(أَحْسَنَ) فعل ماضی، مبنی ہے فتحہ پر، اس میں ضمیر (هُوَ)

مُسْتَتِر ہے جو مَا کی طرف راجع ہے وہ فاعل ہے محلاً مرفوع،
(رَشِیْدًا) مفعول ہے اس لئے منصوب ،
فعل و فاعل و مفعول ملکر جملۂ فعلیہ ہو کر خبر ہے محلاً مرفوع،
مبتدا و خبر ملکر جملۂ اسمیہ ہوا +

(اَحْسِنْ) فعل امر، تعجّب کے لئے ہے، مبنی ہے سکون پر،
اس میں ضمیر اَنْتَ پوشیدہ ہے۔ جو فاعل ہے محلاً مرفوع،
(بِ) حرف جار ہے۔ اس جگہ زائد واقع ہوا ہے،
(رَشِیْدٍ) بظاہر مجرور ہے مگر معنی کے لحاظ سے مفعول ہے اس لئے
منصوب المحل ہے،
فعلِ تعجّب فاعل اور مفعول کے ساتھ ملکر جملۂ فعلیہ ہوا +

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۳۸

اَوَّابٌ بہت ہی رجوع ہونے والا خدا کی طرف	رَابِعَةَ عَشْرَةَ چودہویں
اَخْفٰی (ا) چھپانا	شِرْكٌ شریک کرنا
اِبْيِضَاضٌ سفیدی (اِبْيَضَّ کا مصدر)	شَفَقٌ غروبِ آفتاب کے بعد آسمان کے کنارے کی سُرخی
خِيَارٌ ککڑی۔ کھیرا	عَاذِرٌ عذر قبول کرنے والا

عَاذِلٌ ملامت کرنے والا	مَا اَجْوَدَ کیا ہی عمدہ ہے (جَیِّدٌ سے بنا ہے)
عَاقِبَةٌ انجام	مُرْتَفَقٌ آرامگاہ
عَشِیْرٌ دوست ۔ رشتہ دار	مُشْرِكٌ اللہ کے ساتھ کسی اور کو خاص صفول یا خاص تعظیم میں شریک کرنے والا
قُتِلَ وہ ہلاک کیا جائے (بددعا ہے)	مَقْتٌ غصہ
قُصْوَاءُ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک اونٹنی کا نام ہے	مَوْلَی آقا
مَا اَحْلٰی کیا ہی میٹھا ہے (حُلْوٌ سے بنا ہے)	هَوًی محبت، عشق، خواہش
مَا اَرْدَءَ کیا ہی ردی ہے (رَدِیْءٌ سے بنا ہے)	

مشق نمبر ۴۹

(۱) نِعْمَ هٰؤُلَاءِ الْاَوْلَادُ مَا اَحْسَنَهُمْ (۲) بِئْسَ هٰذَا الْخِيَارُ مَا اَرْدَاَهُ (۳) نِعْمَ الصِّدْقُ وَنِعْمَتْ عَاقِبَتُهُ وَبِئْسَ الْكِذْبُ وَبِئْسَتْ عَاقِبَتُهُ (۴) حَبَّذَا اِطَاعَةُ الْوَالِدَيْنِ وَلَا حَبَّذَا عِصْيَانُهُمَا (۵) سَاءَتِ الْمَرْءَةُ سَلْمٰی مَا اَقْبَحَهَا (۶) مَا اَسْبَقَ الْفَاسِقَ اِلٰی مَقْتِ اللّٰهِ (۷) مَا اَكْبَرَ مَقْتَ اللّٰهِ عَلَی الْمُشْرِكِ (۸) مَا اَحْسَنَ هٰذِهِ الْمَرْءَةَ وَمَا اَقْبَحَ تِلْكَ الْاِبْنَةَ (۹) هٰذَا الْكِتَابُ سَهْلٌ وَمَا اَسْهَلَهُ وَتِلْكَ الْكُتُبُ صَعْبَةٌ وَمَا اَصْعَبَهَا (۱۰) نِعْمَتِ النَّاقَةُ قُصْوَاءُ مَا اَجْوَدَهَا (۱۱) مَا اَشَدَّ تَكْرِيْمَ

الْعُلَمَاءِ وَمَا أَعْظَمَ تَذْلِيلَ الْجُهَلَاءِ (۱۲) نِعْمَ الْوَلَدُ أَنْتَ وَمَا أَحْسَنَكَ (۱۳) أَعْظِمْ بِعِلْمِهِ وَأَشْدِدْ بِجَهْلِكَ (۱۴) نِعْمَتِ الشَّجَرَةُ نَخْلَةٌ (۱۵) مَا أَشَدَّ حُمْرَةَ الشَّفَقِ الْبَارِحَةَ (۱۶) مَا يَكُونُ أَعْظَمَ ابْيِضَاضَ نُورِ الْقَمَرِ فِي اللَّيْلَةِ الرَّابِعَةَ عَشْرَةَ (۱۷) اَلْمِدَادُ فِي هٰذِهِ الدَّوَاةِ [يَا الْمِحْبَرَةِ] أَسْوَدُ مَا أَشَدَّ سَوَادَهُ (۱۸) سَرَّنِي مَا سَمِعْتُ وَسَاءَنِي مَا رَأَيْتُ

(۱۹) أَلَا! حَبَّذَا عَاذِرِي فِي الْهَوٰى ، وَلَا حَبَّذَا الْعَاذِلُ الْجَاهِلُ

مِنَ الْقُرْاٰنِ

(۲۰) قُتِلَ الْإِنْسَانُ مَا أَكْفَرَهُ (۲۱) أَسْمِعْ بِهِ وَأَبْصِرْ (۲۲) بِئْسَ الشَّرَابُ وَسَاءَتْ مُرْتَفَقًا (۲۳) نِعْمَ الْعَبْدُ إِنَّهُ أَوَّابٌ (۲۴) لَبِئْسَ الْمَوْلٰى وَلَبِئْسَ الْعَشِيرُ (۲۵) بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهِ أَنْفُسَهُمْ (۲۶) إِنْ تُبْدُوا الصَّدَقَاتِ فَنِعِمَّا هِيَ وَإِنْ تُخْفُوهَا وَتُؤْتُوهَا الْفُقَرَاءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ (۲۷) سِيْئَتْ وُجُوهُ الَّذِينَ كَفَرُوا ؛

مشق اردو سے عربی نمبر ۵۰

(۱) یہ کتاب کیا ہی اچھی ہے (۲) وہ گھوڑا خوبصورت ہے اور کیا ہی خوبصورت ہے (۳) محمود ایک علم والا مرد ہے اور کیا ہی علم والا ہے (۴) شرک بُری چیز ہے اور کتنی بُری ہے (۵) یہ تربوز نکما ہے اور کیا ہی

ردی ہے (۶) میری اونٹنی کتنی عمدہ ہے (۷) نماز اچھی چیز ہے اور وہ اللہ کے پاس کیا ہی محبوب ہے (۸) گائے ایک اچھا جانور ہے اور اس کا دودھ کیا ہی مفید ہے (۹) سخاوت اچھی ہے اور اس کا انجام کیا ہی اچھا ہے اور بخل بری چیز ہے اور اس کا انجام کیا ہی برا ہے (۱۰) برا ہے فضول خرچ اور برا ہے فضول خرچی کا انجام (۱۱) تمہارا لڑکا کیا ہی صالح ہے اور کیا ہی سمجھدار ہے ✦

مشق (كِتَابٌ مِنْ تِلْمِيْذٍ اِلٰى اَبِيْهِ) نمبر ۱۵

سَيِّدِى الْوَالِدَ الْاَمْجَدَ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔ بَعْدَ اِهْدَاءِ وَاجِبِ الْاِحْتِرَامِ اَعْرِضُ لِحَضْرَتِكَ اَنِّىْ طَالَمَا[1] تَمَنَّيْتُ[3] اَنْ اَكْتُبَ اِلَيْكَ رِسَالَةً تَسُرُّكَ وَاُمِّىَ الْمُحْتَرَمَةَ وَجَمِيْعَ اَهْلِ الْبَيْتِ۔ وَحَيْثُ اِنِّىْ ظَفِرْتُ[2] الْيَوْمَ بِمُنَاىَ[3] بَادَرْتُ بِهٖ لِمَسَرَّتِكُمْ اَجْمَعِيْنَ۔

اَوَّلًا، اَنِّىْ تَمَّمْتُ بِحَوْلِ[4] اللّٰهِ وَقُوَّتِهٖ مَعْرِفَةَ الْاَفْعَالِ وَاَقْسَامِهَا فَالْاٰنَ اَنَا اَسْتَطِيْعُ اَنْ اَعْرِفَ عَنْ كُلِّ فِعْلٍ زَمَانَهٗ وَصِيْغَتَهٗ وَقِسْمَهٗ وَلِهٰذَا قَدِ ازْدَادَتْ لِىْ قُوَّةُ الْفَهْمِ وَالتَّكَلُّمِ فِى الْعَرَبِيَّةِ۔

ثَانِيًا، اُبَشِّرُكُمْ جَمِيْعًا بِغَايَةِ السُّرُوْرِ اَنِّىْ نِلْتُ بِفَضْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى

---

[1] عرصۂ دراز سے [2] ظَفِرَ (س) کامیاب ہونا [3] مُنٰی آرزو ✦ [4] طاقت ✦

وَبِبَرَكَةِ دُعَائِكُمْ شَهَادَةَ النَّجَاحِ فِي الْاِمْتِحَانِ وَالْمَزِيْدُ اَنِّيْ صِرْتُ الْاَوَّلَ فِيْ فَصْلِيْ۔

يَا اَبِي الْمُحْتَرَمَ! اِنِّيْ لَا اَقْدِرُ اَنْ اَسْكُتَ عَنْ بَيَانِ قِصَّةِ الْاِمْتِحَانِ وَذٰلِكَ اَنَّهٗ قَدْ اَجْرٰى[1] حَضَرَاتُ الْمُفَتِّشِيْنَ اِمْتِحَانَاتٍ عَلَى الطُّلَّابِ فِي الْمَوَادِّ الَّتِيْ تَلَقَّوْهَا فِيْ مُدَّةِ ثَلٰثَةِ الْاَشْهُرِ الْمَاضِيَةِ، وَاسْتَمَرَّ الْاِمْتِحَانُ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اَعْنِيْ[2] قَبْلَ اَمْسِ، وَاَمْسِ وَالْيَوْمَ اِلَى الْعَصْرِ، ثُمَّ بَعْدَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اجْتَمَعَ الْمُفَتِّشُوْنَ وَالْاَسَاتِذَةُ، فَدَعَا الْمُدِيْرُ التَّلَامِذَةَ فَصْلًا بَعْدَ فَصْلٍ وَاَعْلَنَ كُلَّ وَاحِدٍ بِدَرَجَتِهٖ[3] وَنَتِيْجَةِ اِمْتِحَانِهٖ۔

وَلَمَّا جَاءَتْ نَوْبَةُ فَصْلِيْ وَاصْطَفَّ[4] التَّلَامِذَةُ اَعْلَنَ الْمُدِيْرُ اَنِّيْ كُنْتُ الْاَوَّلَ فِيْ فَصْلِيْ۔ فَتَوَجَّهَتْ نَحْوِيْ[5] الْوُجُوْهُ وَشَخَصَتْ[6] اِلَيَّ الْاَبْصَارُ وَرَمَقَنِيْ[7] الْمُدِيْرُ بِعَيْنِ الرِّضَا وَالسُّرُوْرِ وَقَالَ "اَكْرِمْ بِتِلْمِيْذٍ مُجْتَهِدٍ قَدْ عَرَفَ الْغَرَضَ مِنْ وُجُوْدِهٖ فِي الْمَدْرَسَةِ وَجَعَلَ حُسْنَ مُسْتَقْبَلِهٖ نُصْبَ الْعَيْنِ، نِعْمَ التِّلْمِيْذُ اَنْتَ وَمَا اَعْقَلَكَ، بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكَ يَا بُنَيَّ وَوَفَّقَكَ لِخَيْرِ الْاَعْمَالِ"۔

اَمَّا اَنَا يَا وَالِدِيْ! فَبَقِيْتُ كَاَنِّيْ مَلَكْتُ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَشَرَعَ

---

[1] جاری کرنا۔ [2] عَنٰی یَعْنِیْ قصد کرنا، مراد لینا۔ [3] یہاں دَرَجَۃ کے معنی نمبر کے ہیں۔ [4] اِصْطَفَّ۔ اِصْتَفَفَ (ا) صف باندھنا۔ [5] طرف۔ [6] نظر کی ٹکٹکی بندھ جانا۔ [7] کن انکھیوں سے دیکھنا۔

قَلْبِي يَرْقُصُ وَكِدْتُ أَطِيرُ بِالسُّرُورِ، وَتَحَوَّلَ تَرَحِي فَرَحًا، وَالْجُرْحُ[1] الَّذِي كَانَ أَصَابَنِي بِالسُّقُوطِ[2] فِي الْاِمْتِحَانِ الْمَاضِي صَارَ مُنْدَمِلًا۔

يَا أَبَتِ! بِمَا أَنَّكَ عَوَّدْتَنِي[3] عَلَى أَدَاءِ شُكْرِ اللهِ عَزَّ[4] وَجَلَّ عِنْدَ كُلِّ نِعْمَةٍ بَادَرْتُ بَعْدَ ذٰلِكَ إِلَى الْمَسْجِدِ وَصَلَّيْتُ رَكْعَتَيِ الشُّكْرِ وَحَمِدْتُ اللهَ كَثِيرًا عَلَى مَا أَسْبَغَ[5] عَلَيَّ مِنْ نِعَمِهِ الظَّاهِرَةِ وَالْبَاطِنَةِ۔

وَلِمَا أَنَّ فِي الْمَدْرَسَةِ عُطْلَةً غَدًا وَبَعْدَ الْغَدِ نَطْلُعُ مَعَ الْأَسَاتِذَةِ لِلتَّفَرُّجِ عَلَى الْجِبَالِ الْقَرِيبَةِ وَنَلْبَثُ هُنَاكَ يَوْمَيْنِ۔ ثُمَّ نَعُودُ إِلَى الْمَدْرَسَةِ۔ إِنَّمَا قَصَصْتُ هٰذِهِ الْقِصَّةَ وَطَوَّلْتُ الْمَكْتُوبَ لِيَزِيدَ انْبِسَاطُكُمْ[6] جَمِيعًا وَتَطْمَئِنَّ قُلُوبُكُمْ۔

هٰذَا[*]۔ وَأُهْدِي إِلَى السَّيِّدَةِ الْوَالِدَةِ وَإِخْوَتِي وَأَخَوَاتِي سَلَامًا مَحْفُوفًا[7] بِأَشْوَاقٍ مُشَاهَدَتِكُمْ[8] أَجْمَعِينَ۔

أَطَالَ اللهُ ظِلَّ عِزِّكَ وَعَاطِفَتِكَ عَلَيَّ وَعَلَى جَمِيعِ أَهْلِ الْبَيْتِ۔ وَالسَّلَامُ

اِبْنُكَ الْمُطِيعُ
محمد رفیع

---

[1] جُرْحٌ زخم ۔ [2] گر جانا ۔ فیل ہو جانا ۔ [3] عَوَّدَ عادت ڈالنا ۔ [4] صاحب جلال ہونا ۔ [5] خوب عطا کرنا ۔ [6] اِنْبِسَاطٌ (۶) خوشی ۔ [7] حَفَّ (ن) ہر طرف سے لپیٹ لینا ۔ [8] دیکھنا ۔ ملاقات کرنا ۔ [*] یہ ہے جو کہہ چکا اور اس کے علاوہ ...

سوالات نمبر ۱۶

(۱) افعالِ ناقصہ و تامہ کی تعریف کرو۔ درس ۳۲ میں افعالِ ناقصہ کیسے ہیں؟

(۲) افعالِ ناقصہ کا دوسرا نام کیا ہے اور کیوں ہے؟

(۳) اِنَّ کے اَخوات کیا ہیں؟

(۴) افعالِ ناقصہ کا عمل کیا ہے اور اِنَّ اور اُس کے اَخوات کا عمل کیا ہے یعنی اُن کے اثر سے جملۂ اسمیّہ کے اعراب میں کیا تغیر ہوتا ہے؟

(۵) اِنَّ اور کَانَ کے عمل میں فرق کیا ہے؟

(۶) ایسے پانچ جملے بناؤ جن میں کَانَ یا اُس کے اَخوات کا استعمال ہوا ہو۔

(۷) " " " " " " " اِنَّ " " " " " " " "

(۸) افعالِ ناقصہ اور افعالِ مقاربہ میں کیا فرق ہے؟

(۹) افعالِ مقاربہ میں کون کون سے فعل کے بعد اَنْ آتا ہے؟

(۱۰) افعالِ مقاربہ سے دس جملے مرتب کرو۔ پانچ اَنْ کے ساتھ اور پانچ بغیر اَنْ کے۔

(۱۱) افعالِ مدح کون سے ہیں اور افعالِ ذم کون کون سے ہیں؟

(۱۲) افعالِ مدح و ذم سے دس جملے مرتب کرو۔

(۱۳) ان جملوں کی تحلیل کرو :-

قَدْ یُمْسِی الْعَدُوُّ صَدِیْقًا۔ کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ - کَادَ الْاَعْدَاءُ یُوَلُّوْنَ اَدْبَارَھُمْ۔ نِعْمَتِ الْبِنْتُ صِدِّیْقَۃُ۔ عَسٰی اَنْ یَنْزِلَ الْحُجَّاجُ عَلَی السَّاحِلِ۔ دُمْتُمْ سَالِمِیْنَ۔ مَا بَرِحْنَا نَتَعَلَّمُ الْقُرْاٰنَ مَا اَجْمَلَ وَجْنَتَیْہِ۔ اَخَذَ الْمُفَتِّشُ (انسپکٹر) یَکْتُبُ اَسْمَاءَ الْاَوْلَادِ۔ نِعْمَ الْعَبْدُ۔ اَعْظِمْ بِعِلْمِ عَلِیٍّ +

(۱۴) ذیل کی عبارت کو اعراب لگاؤ :-

تنبیہ - جو الفاظ سابق میں نہیں گذرے ہیں اُن کے معنی حاشیے پر لکھ دئے ہیں +

کان لاسرۃ غنیۃ صبی لم تبلغ سنہ خمس سنین، وکان جمیلا وما اجملہ۔ فبات لیلۃ من لیالی الشتاء بغیر لحاف[1] فاصبح مریضا بالزکام والحمّٰی واوشک ان یموت۔ فظل الوالدان مغمومین ودعوا الطبیب، فجاء وشخص[2]، ثم التفت الی ابویہ وقال لا باس ان شاء اللہ تعالی۔ انما مسہ البرد، سیبرئ[3] بحول اللہ تعالی الی الغد۔ ثم اعطی دواء واشرب[4] المریض شربۃ واحدۃ بیدہ وذھب

[1] لحاف رضائی + [2] تشخیص کیا + [3] بری ئ (س) تندرست ہو جانا + [4] پلایا +

فاضحى الصبىّ بعد ساعة قد فتح عينيه وصار ينظر الى ابويه وجعل يتبسّم، ففرحا وفرح جميع اهل الاسرة حتّٰى كادوا يطيرون فرحا ويرقصون سرورا۔ ثم اعطوه الدواء كما هداهم الطبيب۔ حتّٰى انّه بفضل الله امسى الصبىّ صحيحا۔

فحمدوا الله حمدا كثيرا وتصدّقوا اموالا كثيرة فى سبيل الله الذى يشفى المرضٰى ⁂

الدَّرْسُ الْحَادِيْ وَالْأَرْبَعُوْنَ

اَلضَّمَائِرُ

۱ ۔ ضمیر وہ مختصر سا لفظ ہے جو کسی نام کی جگہ بولا جائے ۔ یا تو متکلم کے لئے ہو: اَنَا، نَحْنُ ۔ یا مخاطب کے لئے: اَنْتَ، اَنْتُمْ یا غائب کے لئے: هُوَ، هُمَا، هُمْ +

تنبیہ ۱ ۔ متکلم بات کرنے والا: اَنَا، مخاطب جس سے بات کی جائے: اَنْتَ اور غائب سے مراد وہ شخص یا چیز ہے جس کا ذکر کیا جائے: هُوَ +

تنبیہ ۲ ۔ ذیل میں ضمیروں کے بارے میں جو کچھ لکھا گیا ہے اس میں سے اکثر تم نے مختلف سبقوں میں پڑھ لیا ہے یہاں اعادہ سمجھو +

۲ ۔ لفظی صورت کے لحاظ سے ہر ایک ضمیر دو قسم کی ہوتی ہے، مُنْفَصِلَہ اور مُتَّصِلَہ +

(۱) منفصلہ تلفظ میں ایک مستقل لفظ کے جیسی ہوتی ہے: اَنَا، اَنْتَ، هُوَ وغیرہ اور اِيَّايَ، اِيَّاكَ، اِيَّاهُ وغیرہ (دیکھو د. سبق ۶ اور ۱۵) +

(۲) ضمائرِ متصلہ کا تلفظ مستقل نہیں ہو سکتا بلکہ کسی اسم یا فعل یا حرف کے ساتھ مل کر بولی جاتی ہیں: كِتَابِي، كِتَابُنَا میں ي اور نَا

كَتَبْتُ، كَتَبْنَا میں تُ اور نَا۔ لِيْ، لَنَا میں ي اور نَا +

۳۔ ضمائر تو مبنی ہیں۔ ان پر کوئی اعراب نہیں آسکتا۔ مگر محلِ اعراب کے اعتبار سے ان کی بھی تین قسمیں ہو جاتی ہیں (۱) مرفوع جو فاعل یا مبتدا واقع ہوں (۲) منصوب جو مفعول ہوں یا اور کسی وجہ سے حالتِ نصبی میں واقع ہوں اور (۳) مجرور جو حرفِ جر کے بعد یا مضاف کے بعد واقع ہوں۔ مثالیں اوپر کے فقرے میں گذریں +

مرفوع اور منصوب تو متّصل بھی ہوتی ہیں اور منفصل بھی۔ مگر مجرور صرف متّصل ہوا کرتی ہیں +

۴۔ اس طرح ضمائر کی پانچ قسمیں ہو جاتی ہیں :۔

(۱) ضمیرِ مرفوع متّصل وہ ضمیریں ہیں جن سے افعال کے مختلف صیغے بنتے ہیں: كَتَبَ، كَتَبَا، كَتَبُوْا الخ[1] (دیکھو درس ۱۲-۴) اور يَفْتَحُ، يَفْتَحَانِ، يَفْتَحُوْنَ (دیکھو درس ۱۵-۲) +

(۲) ضمیرِ مرفوع مُنفصل: هُوَ، هُمَا، هُمْ، هِيَ الخ (دیکھو درس ۶) +

(۳) ضمیرِ منصوب مُتّصل: عَلَّمَهٗ، عَلَّمَهُمَا، عَلَّمَهُمْ الخ (دیکھو درس ۱۵-۶) +

(۴) ضمیرِ منصوب منفصل: اِيَّاهُ، اِيَّاهُمَا، اِيَّاهُمْ الخ (دیکھو درس ۱۵-۶) +

[1] الخ یہ مختصر ہے اِلٰی اٰخِرِہٖ کا۔ یعنی یہ گردان آخر تک پڑھو +

(۵) ضمیر مجرور متصل: لَهٗ، لَهُمَا، لَهُمْ۔ کِتَابُهٗ، کِتَابُهُمَا الخ (دیکھو درس ۱۱-۴)

جہاں تک ممکن ہو ضمائرِ متصلہ کا ہی استعمال کرنا چاہیئے۔ جب متصلہ کا استعمال مشکل ہو یا منفصلہ کے بغیر خاص مقصد حاصل نہ ہوتا ہو تو منفصلہ کا استعمال کرنا پڑتا ہے۔ مثلاً ضمائر مرفوعہ منفصلہ کا استعمال اکثر جملے کے شروع میں ہوتا ہے جہاں ضمیرِ متصل آ ہی نہیں سکتی: هُوَ رَجُلٌ۔ یا تاکید کے لئے: ذَهَبْتَ اَنْتَ (تو ہی گیا)۔ منصوبہ منفصلہ کا استعمال اکثر تاکید یا تخصیص کے لئے ہوا کرتا ہے: اَعْطَيْتُكَ اِيَّاكَ (میں نے تجھی کو دیا)، اِيَّاكَ نَعْبُدُ (ہم خاص تجھی کو پوجتے ہیں) اور ضمیر مجرور تو منفصل ہوتی ہی نہیں۔

اَلضَّمِيْرُ الْبَارِزُ وَالْمُسْتَتِرُ

ضمائرِ مرفوعہ متصلہ (جو فعل کے مختلف صیغے بناتی ہیں) دو قسم کی ہیں:-

(۱) بارز [ظاہر] جن کے لئے ظاہر میں کوئی لفظ ہو: كَتَبْتُ میں تُ اور كَتَبْنَا میں نَا، يَكْتُبَانِ میں الف، تَكْتُبِيْنَ میں ی ضمیرِ بارز ہیں۔ اور اکثر ضمیریں بارز ہی ہوتی ہیں۔

تنبیہ ۳۔ مضارع کے سات صیغوں میں نونِ اعرابی آتا ہے ؎

نہ ضمیر ہے نہ ضمیر کا جزو کیونکہ حالت نصبی اور جزمی میں وہ نون حذف ہو جاتا ہے (دیکھو درس ۲-۲)۔

(۲) مُسْتَتِر [پوشیدہ] وہ ضمیریں ہیں جن کے لئے ظاہر میں کوئی علامت نہیں صرف معنیٰ میں ملحوظ ہوا کرتی ہیں: کَتَبَ کے معنی ہیں "اُس نے لکھا" مگر "اُس" کے لئے اس میں کوئی لفظ نہیں ہے۔ یَکْتُبُ "وہ لکھتا ہے یا لکھے گا" یہاں بھی "وہ" کے لئے کوئی لفظ نہیں ہے۔ مان لیا جاتا ہے کہ اِن میں ھُوَ پوشیدہ ہے اور وہ محلاً مرفوع ہے کیونکہ فاعل ہے۔

۵۔ ماضی کے دو صیغوں کَتَبَ اور کَتَبَتْ میں اور مضارع کے پانچ صیغوں یَکْتُبُ، تَکْتُبُ [واحد مؤنث غائب]، تَکْتُبُ [واحد مذکر مخاطب]، اَکْتُبُ اور نَکْتُبُ میں ضمیریں "مُسْتَتِر" ہیں۔ امر حاضر اور نہی حاضر کے پہلے صیغے [اُکْتُبْ اور لَا تَکْتُبْ] میں بھی اَنْتَ کی ضمیر مستتر مانی جاتی ہے باقی تمام گردانوں کی ضمیریں بارز ہیں۔

تنبیہ ۴۔ یاد رکھو کَتَبَتْ میں تْ محض تانیث کی علامت ہے ضمیر کی علامت نہیں ہے۔ باقی صیغوں کی علامتیں تذکیر یا تانیث کے لئے بھی ہیں اور ضمیر کی علامتیں بھی ہیں۔

نُوْنُ الْوِقَایَۃِ

۶۔ یائے متکلّم (ضمیر متکلّم کی ی) کے پہلے چند مواقع میں ایک نون

بڑھایا جاتا ہے جسے نون الوقایۃ (بچاؤ کا نون) کہتے ہیں۔ کیونکہ وہ لفظ کے آخر کو تغیر سے بچا لیتا ہے۔

ماضي، مضارع اور امر کے کسی صیغے کے آخر میں جب یائے متکلّم لگانے کی ضرورت پڑے، پہلے یہ نون اس يِ پر لگا دینا چاہئے: عَلَّمَنِيْ، عَلَّمُوْنِي، عَلَّمْتَنِيْ، يُعَلِّمُنِيْ، يُعَلِّمَانِنِيْ، تُعَلِّمُوْنَنِيْ، عَلِّمْنِيْ، عَلِّمِيْنِيْ۔ اس سے ہر ایک صیغے کا آخر تغیر سے محفوظ رہ جاتا ہے۔

بعض حروف کے ساتھ بھی نون وقایہ آیا کرتا ہے یعنی مِنْ، عَنْ[1] اور اِنَّ اور اُس کے اَخَوات کے ساتھ بھی آتا ہے: مِنِّيْ (=مِنْ نِيْ)، اِنَّنِيْ، كَاَنَّنِيْ، لَيْتَنِيْ، لٰكِنَّنِيْ (کبھی لٰكِنِّيْ) البتہ لَعَلَّ کے ساتھ بہت کم آتا ہے اکثر لَعَلِّيْ کہا جاتا ہے۔ اِنَّنِيْ کو بھی زیادہ تر اِنِّيْ کہتے ہیں۔

ضَمِيْرُ الشَّاْنِ

۸۔ بعض اوقات جملہ کے شروع میں ایک ضمیر لائی جاتی ہے جس کا کوئی مَرْجَع نہیں ہوتا۔ یعنی اس سے پیشتر کوئی ایسا لفظ مذکور نہیں ہوتا جس کی طرف یہ ضمیر لوٹے یا اشارہ کرے۔ یہ صرف واحد مذکّر یا مؤنّث کی ضمیر ہوتی ہے۔ ایسی ضمیر کو ضمیر الشّأن یا ضمیر الشّان کہتے ہیں اور مؤنّث ہو تو ضمیر القِصّۃ کہا جاتا ہے۔ ترجمہ میں اس کے معنی کرنے کی ضرورت نہیں۔ اور اگر کئے جائیں تو یہ کہہ سکتے ہیں "بات یہ ہے"

[1] مِنْ، عَنْ اور لَيْتَ کے ساتھ نونِ وقایہ لازمی طور پر آتا ہے۔

مثلاً هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ (اللہ ایک ہے)، فَاِنَّهَا لَا تَعْمَى الْاَبْصَارُ وَلٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوْبُ (کیونکہ "بات یہ ہے" کہ آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں بلکہ دِل اندھے ہو جاتے ہیں) +

تنبیہ ۵ - بھولنا نہیں عربی زبان میں پہلے مرجع کا ذکر ہو چکتا ہے اس کے بعد ضمیر آیا کرتی ہے اسم اشارہ اس حکم میں شامل نہیں ہے۔

ضمیرِ فاصل

۹ - جب خبر معرفہ ہو اور صفۃ کے ساتھ مشابہت ہونے کا اندیشہ ہو تو مبتدا اور خبر کے درمیان ایک ضمیرِ مرفوع منفصل بڑھا دینا چاہئے۔ جس کا صیغہ مبتدا کے مطابق ہو: اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ (بے شک اللہ ہی روزی دینے والا ہے)، اُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں) +

اگر درمیان سے ضمیر نکال لیں تو مرکبِ توصیفی بن جائیگا اور مطلب ہی بدل جائیگا۔ اسی لئے اس کو ضمیرِ فاصل یعنی جُدائی کرنے والی کہتے ہیں جو خبر اور صفۃ میں فرق کر دیتی ہے +

اسی طرح خبر کی جگہ اَفْعَلُ التَّفْضِيْل کا صیغہ واقع ہو تو وہاں بھی ایسی ہی ضمیر بڑھائی جاتی ہے: كَانَ حَامِدٌ هُوَ اَفْضَلَ مِنْ خَالِدٍ +

مشق ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو نمبر ۵۲

(۱) اَنْتَ تُکْرِمُنِیْ

(اَنْتَ) ضمیر مرفوع منفصل، واحد مذکر مخاطب، مبتدا ہے،

(تُکْرِمُ) فعل مضارع معروف، مرفوع ہے۔ اس میں ضمیر "اَنْتَ" مُسْتَتِر ہے،

(نِیْ) نون وِقایہ کا ہے، (ی) ضمیر منصوب متصل، واحد متکلّم، مفعول ہے، فعل، فاعل اور مفعول مل کر جملۂ فعلیہ ہو کر خبر۔ یہ جملہ محل رفع میں ہے مبتدا اور خبر مل کر جملۂ اسمیہ ہوا۔

(۲) اَنُلْزِمُکُمُوْهَا؟ (کیا ہم لپٹا وینگے تم سے وہ چیز؟)[1]

(اَ) حرفِ استفہام۔ حرف کے لئے اعراب میں کوئی محل نہیں ہوتا،

(نُلْزِمُ) مضارع معروف، جمع متکلّم، اس میں ضمیر "نحن" مستتر ہے جو فاعل ہے اس لئے محلًّا مرفوع ہے،

(کُمُوْ=کُمْ) ضمیر منصوب متّصل، جمع مخاطب، مفعول ہے اس لئے محلًّا منصوب ہے،

(هَا) ضمیر منصوب متصل، واحد مؤنث غائب، مفعول ثانی ہے اس لئے محلًّا منصوب ہے،

فعل، فاعل اور دونوں مفعول مل کر جملۂ فعلیہ استفہامیہ ہوا۔

[1] اَلْزَمَ (۱) لازم کر دینا۔ زبردستی کوئی چیز لپٹا دینا یا کسی کے سر منڈھ دینا۔

مشق نمبر ۵۲

ذیل کے جملوں میں مضارع کو ماضی بنا کر ضمیریں پہچانو :-

(۱) اَنَا اُكْرِمُ الضَّيْفَ (۴) اَنْتُمَا تَنْصُرَانِ الْمَظْلُوْمَ

(۲) نَحْنُ نَلْعَبُ بِالْكُرَةِ (۵) هُنَّ يُحِبِّنَ الْمَدْرَسَةَ

(۳) اَنْتِ تُنَظِّفِيْنَ الْحُجْرَةَ (۶) هُمْ يَرْحَمُوْنَ الْيَتَامٰى

ذیل کے جملوں میں ماضی کو مضارع سے بدل کر ہر ایک کا فاعل اور ضمیر کی قسمیں پہچانو :-

(۱) اَعْطَيْتُكَ كِتَابًا (۴) رَجَعْنَا اِلَى الْمَنْزِلِ

(۲) وَهَبْتِنِيْ سَاعَةً (۵) هِيَ لَعِبَتْ بِالْكُرَةِ

(۳) مَنَحْتَنِيْ مِقْلَمَةً (۶) سَافَرْنَ اِلٰى دِهْلِيْ

ذیل کی عبارت میں لفظ نَا کون کون سی قسم کی ضمیر واقع ہوا ہے ؟

رَبَّنَا اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ فَاٰمَنَّا بِهٖ +

ذیل کے جملے میں تصرّف کر کے واحد مؤنث، تثنیہ و جمع مذکر و مؤنث کی ضمیریں استعمال کرو :-

هَلْ اَحْضَرْتَ كُتُبَكَ ؟ (کیا تو نے اپنی کتابیں لائیں ؟)

سلسلۃ الفاظ نمبر ۳۹

اِسْتَمَعَ (۷) کان لگا کر سننا	اِمْلَاقٌ (۱) مفلس ہونا، مفلسی

أَوْحَى (ا) وحی بھیجنا۔ دل میں کوئی بات ڈال دینا	رَهِبَ (س) ڈرنا
تَجَدَّدَ (ہ) نیا ہونا۔ نئی بات پیدا ہونا	شَطَطٌ عقل و انصاف کے خلاف باتیں
تُرَابٌ مٹی	صَرَفَ (ض) پھیر دینا۔ ہٹا دینا
خَشْيَةٌ ڈر	فَشِلَ (س) بزدل۔ کم ہمت ہو جانا
رُشْدٌ ٹھیک بات	نَفَرٌ چند لوگ

مشق نمبر ۵۴

پہچانو کہ ذیل کے جملوں اور اشعار میں کون کون قسم کی ضمیریں آئی ہیں؟

(۱) إِذْ يُرِيكَهُمُ اللّٰهُ فِي مَنَامِكَ قَلِيلًا وَلَوْ أَرٰكَهُمْ كَثِيرًا لَفَشِلْتُمْ (۲) فَأَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَسْقَيْنَاكُمُوهُ (۳) قُلْنَا لَا تَخَفْ إِنَّكَ أَنْتَ الْأَعْلٰى (۴) قَالَ يٰقَوْمِ لَيْسَ بِي ضَلٰلَةٌ وَلٰكِنِّي رَسُولٌ مِنْ رَبِّ الْعٰلَمِينَ (۵) لَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا (۶) إِنَّ لَكَ مَوْعِدًا لَنْ تُخْلَفَهُ (۷) قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِنَ الْجِنِّ فَقَالُوا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهِ (۸) وَأَنَّهُ كَانَ يَقُولُ سَفِيهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا (۹) وَأَنَّهُ كَانَ رِجَالٌ مِنَ الْإِنْسِ يَعُوذُونَ بِرِجَالٍ مِنَ الْجِنِّ (۱۰) إِنَّهُ مَنْ يَأْتِ رَبَّهُ مُجْرِمًا فَإِنَّ لَهُ جَهَنَّمَ (۱۱) لَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ إِمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَإِيَّاهُمْ (۱۲) وَإِيَّايَ فَارْهَبُونِ [= فَارْهَبُونِي إِيَّايَ] (۱۳) وَيَقُولُ الْكَافِرُ يٰلَيْتَنِي كُنْتُ تُرَابًا

(۱۴) يَا رَبِّ مَا زَالَ لُطْفٌ مِنْكَ يَشْمَلُنِي ... وَقَدْ تَجَدَّدَ بِي مَا أَنْتَ تَعْلَمُهُ

فَاصْرِفْهُ عَنِّي كَمَا عَوَّدْتَنِي كَرَمًا ... فَمَنْ سِوَاكَ لِهٰذَا الْعَبْدِ يَرْحَمُهُ؟

اَلدَّرْسُ الثَّانِي وَالْأَرْبَعُوْنَ

اَلْمَوْصُوْلَاتُ

۱- اسمِ موصول[1] ایسا اسم ہے جس کے بعد ایک جملہ آکر مقصود کو متعین کر دیتا ہے۔ اسی لئے اس کا شمار اسماءِ معرفہ میں کیا جاتا ہے۔ جس جملے سے اس کے معنی کی تعیین ہوتی ہے وہ اس کا صِلہ[2] ہے۔

اسماءِ موصولہ حسبِ ذیل ہیں:-

	مذکر	مؤنث
واحد	اَلَّذِيْ (جو ایک مرد)	اَلَّتِيْ (جو ایک عورت)
تثنیۃ	اَللَّذَانِ / اَللَّذَيْنِ (جو دو مرد)	اَللَّتَانِ / اَللَّتَيْنِ (جو دو عورتیں)
جمع	اَلَّذِيْنَ (جو بہت مرد)	اَللَّاتِيْ یا اَللَّوَاتِيْ یا اَللَّائِيْ (جو بہت عورتیں)

تنبیہ ۱- اسماءِ موصولہ سب مبني ہیں۔ صرف تثنیہ میں عام قاعدے کے مطابق تصرّف ہوتا ہے۔

تنبیہ ۲- واحد مذکر و مؤنث اور جمع مذکر میں ایک لام لکھتے ہیں باقی میں دو لام۔ مگر اَللَّائِيْ کو اَلَّئِيْ بھی لکھتے ہیں۔

[1] موصول = جوڑا ہوا یعنی جوڑ بغیر یہ اسم اپنے معنی نہیں بتلا سکتا۔ [2] صلہ = جوڑ۔ امداد۔ انعام۔

۲ ۔ مذکورہ الفاظ کے علاوہ یہ چار لفظ بھی اسماءِ موصولہ کے معنی میں آتے ہیں :۔

مَنْ (جو شخص) عاقل کے لئے مخصوص ہے مذکّر مؤنّث دونوں کے لئے ۔

مَا (جو چیز) غیر عاقل کے لئے مذکّر مؤنّث دونوں کے لئے ۔

اَيٌّ (جو شخص یا جو چیز) عاقل و غیر عاقل مذکّر کے لئے ۔

اَيَّةٌ (جو شخص یا جو چیز) " " مؤنّث کے لئے ۔

تنبیہ ۳ ۔ مذکورہ چاروں الفاظ اسماءِ استفہام بھی ہیں (دیکھو درس ۱۲) ۔

تنبیہ ۴ ۔ اسماءِ موصولہ کے معنی اُردو میں "جو، جس، جن، جنھوں، جنھیں، جس کا، جس کی، جس کے، جن کا، جن کی" وغیرہ محاورے کے مطابق کرلینے چاہئیں۔ اس کے سوا "وہ، اُس یا اُن" پہلے بڑھانا پڑتا ہے : رَبُّكَ الَّذِيْ خَلَقَ (تیرا رب "وہ" ہے جس نے تجھے پیدا کیا) ۔ اُحِبُّ مَنْ يَّجْتَهِدُ (میں "اُس کو" پسند کرتا ہوں جو محنت کرتا ہے) ۔

۳ ۔ مَنْ اور مَا اور اَيٌّ اور اَيَّةٌ جملہ میں ہمیشہ مبتدا یا فاعل یا مفعول واقع ہوتے ہیں اور اَلَّذِیْ اور اُس کے تمام صیغے زیادہ تر

صفت واقع ہوتے ہیں اگرچہ مبتدا یا فاعل یا مفعول بھی واقع ہوتے ہیں: مَا مَضٰی فَاتَ (جو کچھ گذر گیا وہ ہاتھ سے نکل گیا) اِس مثال میں "مَا" مبتدا ہے۔ فَازَ مَنِ اجْتَهَدَ (کامیاب ہوا وہ جس نے کوشش کی) اِس مثال میں "مَنْ" فاعل واقع ہوا ہے۔ عَلَّمْتُ مَنْ كَانَ شَائِقًا (میں نے اس کو سکھایا جو شائق تھا) اس مثال میں "مَنْ" مفعول ہے۔ يَعِزُّ اَيُّكُمْ يَجْتَهِدُ (عزت پاتا ہے تم میں سے وہ جو کوشش کرتا ہے) اِس مثال میں اَيٌّ فاعل ہے۔ يُهَانُ اَيُّكُمْ لَا يَجْتَهِدُ (ذلیل کیا جاتا ہے تم میں سے وہ جو کوشش نہیں کرتا) اس مثال میں اَيٌّ مفعول مالم یسم فاعلہ ہے۔

۴۔ اسمِ موصول میں چونکہ اِبْہام (معنی کی غیر تعیین) ہے۔ اس لئے اس کے بعد ایک جملہ لانا پڑتا ہے جو اِبْہام کو صاف کردے۔ اِس جملہ کو صِلہ کہتے ہیں۔ موصول اور صِلہ مل کر جملہ کا کوئی جزو بنتا ہے۔ بغیر صِلہ کے موصول نہ مبتدا ہو سکتا ہے نہ خبر نہ فاعل نہ مفعول۔ صِلہ میں ایک ضمیر ہونی چاہئے جو موصول کے مطابق ہو۔ اس ضمیر کو عائد[1] کہتے ہیں: اَكْرِمِ الَّذِىْ عَلَّمَكَ وَالَّتِىْ عَلَّمَتْكَ وَاللَّذَيْنِ عَلَّمَاكَ وَاللَّتَيْنِ عَلَّمَتَاكَ وَالَّذِيْنَ عَلَّمُوْكَ وَاللَّاتِىْ عَلَّمْنَكَ وَمَنْ عَلَّمَكَ يَا عَلَّمَتْكَ وَاحْفَظْ مَا تَعَلَّمْتَهٗ۔

[1] لوٹنے والا۔ عیادت کرنے والا۔

تنبیہ ۳۔ پہلی، دوسری، ساتویں اور آٹھویں مثال میں عائد ضمیر مُسْتَتِر ہے اور بقیہ مثالوں میں عائد ضمیر بارز ہے +

تنبیہ ۴۔ مَنْ اور مَا کے بعد عائد کو حذف بھی کر سکتے ہیں جبکہ وہ مفعول ہو: هٰذَا مَا رَأَيْتُهُ (یہ وہ ہے جو میں نے دیکھا) کو هٰذَا مَا رَأَيْتُ کہہ سکتے ہیں +

تنبیہ ۵۔ یہ بھی یاد رکھو کہ مَنْ اور مَا کے بعد ماضی منفی لانا ہو تو منفی بِلَمْ (دیکھو درس ۲۰-۲) کا استعمال کریں: مَنْ لَمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللّٰهَ (جس نے آدمیوں کا شکریہ نہیں ادا کیا اس نے اللہ کا شکریہ نہیں ادا کیا۔ الحدیث)۔ مَا شَاءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ (جو اللہ نے چاہا وہ ہوا اور جو نہ چاہا نہ ہوا)+

۵۔ اسمِ موصول کا موصوف ہمیشہ معرفہ ہونا چاہئے کیونکہ اسمِ موصول معرفہ ہوتا ہے: لَقِيْتُ الْوَلَدَ الَّذِيْ تَعَلَّمَ الْكِتَابَةَ (میں اُس لڑکے سے ملا جس نے لکھنا سیکھ لیا ہے) اور جب وہ نکرہ ہو تو موصول کو حذف کر دیتے ہیں: لَقِيْتُ وَلَدًا تَعَلَّمَ الْكِتَابَةَ (میں ایک ایسے لڑکے سے ملا جس نے لکھنا سیکھ لیا ہے)۔ دیکھو اس مثال میں وَلَدًا کے بعد الَّذِيْ کو حذف کر دیا گیا ہے+
اسی طرح اَلْقَاهِرَةُ مَدِيْنَةٌ فِيْهَا عَجَائِبُ كَثِيْرَةٌ (قاہرہ ایک شہر ہے جس میں بہت سے عجائبات ہیں) اِس مثال میں مَدِيْنَةٌ کے بعد سے اَلَّتِيْ

کو حذف کر دیا گیا ہے۔ ایسے جملوں کی ترکیب دیکھو فقرہ ۲ میں ۔

۶۔ اسمِ فاعل اور اسمِ مفعول کے ساتھ لامِ تعریف (اَلْ) اکثر موصول کے معنی میں آتا ہے: اَلضَّارِبُ زَيْدًا بمعنی اَلَّذِیْ ضَرَبَ زَيْدًا (جس نے زید کو مارا)، اَلْمَضْرُوْبُ غُلَامُهٗ بمعنی اَلَّذِیْ ضُرِبَ غُلَامُهٗ، اَلضَّارِبَةُ بمعنی اَلَّتِیْ ضَرَبَتْ، اَلْمُشَارُ اِلَيْهِمَا بمعنی اَللَّذَانِ اُشِيْرَ اِلَيْهِمَا، اَلْمُشَارُ اِلَيْهِمْ بمعنی اَلَّذِيْنَ اُشِيْرَ اِلَيْهِمْ ۔

مشق نمبر ۵۴

۷۔ ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو :۔

(۱) اَلَّذِیْ يَتَعَلَّمُ يَتَقَدَّمُ (جو سیکھ لیتا ہے وہ آگے بڑھ جاتا ہے)

(اَلَّذِیْ) اسمِ موصول واحد مذکر کے لئے، مبنی ہے،

(يَتَعَلَّمُ) فعلِ مضارع اس میں ضمیر هُوَ مُسْتَتِر ہے جو موصول کی طرف لوٹتی ہے وہی فاعل ہے اور اسی کو عائد کہتے ہیں،

فعل و فاعل مِل کر جملہ فعلیہ ہو کر موصول کا صِلہ ہوا،

صِلہ موصول مِل کر مبتدا، محلًّا مرفوع،

(يَتَقَدَّمُ) فعل مضارع اس میں ضمیر فاعل ہے جو محلًّا مرفوع،

فعل و فاعل مِل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر، محلًّا مرفوع،

مبتدا و خبر مِل کر جملۂ اسمیہ ہوا ۔

لہ ماضی کی تخصیص نہیں ہے، حسبِ موقع مضارع کے معنی بھی لئے جا سکتے ہیں ۔

(۲) مَامَضٰی فَاتَ (جو گذر گیا وہ ہاتھ سے نکل گیا)

(مَا) اسمِ موصول،

(مَضٰی) فعلِ ماضی اِس میں ضمیر ھُوَ پوشیدہ ہے جو موصول کی طرف لَوٹتی ہے وہی فاعل ہے،

فعل و فاعل مِلکر جملۂ فعلیہ ہوکر صِلہ ہے موصول کا،

موصول وصِلہ مِلکر مبتدا،

(فَاتَ) فعلِ ماضی، اِس میں ضمیر ھُوَ مُسْتَتِر جو فاعل ہے۔ یہ ضمیر بھی موصول کی طرف لَوٹتی ہے،

فعل و فاعل مِلکر جملۂ فعلیہ ہوکر خبر،

مبتدا و خبر مِلکر جملۂ اسمیہ ہوا۔

(۳) لَقِیْتُ وَلَدًا تَعَلَّمَ الْحِیَاکَۃَ (میں ایک ایسے لڑکے سے ملا جس نے بُننا سیکھا ہے)

(لَقِیْتُ) فعلِ ماضی اس میں ضمیر متکلم فاعل ہے،

(وَلَدًا) مفعول ہے اور موصوف ہے، منصوب،

(تَعَلَّمَ) ماضی، واحد مذکر غائب، اس میں ضمیر ھُوَ مُسْتَتِر ہے جو موصوف کی طرف لَوٹتی ہے۔ وہی فاعل ہے،

(الْحِیَاکَۃَ) مصدر ہے مفعول واقع ہوا ہے، منصوب ہے،

فعل، فاعل اور مفعول مِلکر جملۂ فعلیہ ہوکر صفۃ ہے ولد کی،
پہلا فعل اپنے فاعل اور مفعول اور اس کی صفت سے مِلکر جملۂ
فعلیہ ہوا +

(۴) اَلْمُؤَمَّلُ غَیْبٌ (جس چیز کی توقع کی جاتی ہے وہ پوشیدہ یا نامعلوم ہے)
(اَلْمُؤَمَّلُ) اس میں (اَلْ) بمعنی اَلَّذِیْ اسمِ موصول ہے،
مُؤَمَّلُ بمعنی یُؤَمَّلُ صِلہ ہے موصول کا، اس میں ضمیر هُوَ مُسْتَتِر
ہے جو موصول کی طرف لوٹتی ہے،
موصول اور صلہ مِلکر مبتدا، مرفوع،
(غَیْبٌ) خبر، مرفوع، مبتدا اور خبر مِلکر جملۂ اسمیہ ہوا +

(۵) اِن جملوں کی ترکیب تم خود کرو :- هٰذَا الَّذِیْ سَرَقَ، اِحْتَرِمْ مَنْ عَلَّمَتْكِ، اَلسَّارِقُ تُقْطَعُ یَدُهٗ

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۴۰

اَتْقَنَ (۱) کسی کام کو خوب عمدگی سے کرنا	اِرْتَابَ (۷-ی) شک کرنا
اِحْتَقَرَ (۷)، اِسْتَحْقَرَ حقیر جاننا	اَسْکَرَ (۱) نشہ سے بیہوش کردینا
اِحْتَاجَ (۷-و) حاجتمند ہونا	اِسْتَوٰی (۱۰-ی) برابر ہونا۔ قابض ہونا

اِنْتَسَبَ (۸) نسبت رکھنا۔ تعلق رکھنا

اِلْتَبَسَ (۸) مشتبہ ہونا۔ شُبہ پڑ جانا

اِنْتَصَرَ (۸) مدد دینا۔ غالب ہونا

اَنْفَقَ (۱) خرچ کرنا

بَنٰی (ض۔ی) بِنا کرنا۔ تعمیر کرنا

بَغٰی (ض۔ی) چاہنا۔ تلاش کرنا

جَنٰی (ض۔ی) اور اِجْتَنٰی پھل پھول توڑنا

حَصَدَ (ن) کھیت کاٹنا

حَمَلَ (ض) بوجھ اُٹھانا۔ آمادہ کرنا

رَبّٰی (۲۔و) پرورش کرنا۔ تربیت دینا

رَحُبَ (ک) کشادہ ہونا

زَیَّنَ (۲) سجانا

ضَاقَ (ض۔ی) تنگ ہونا

عَامَلَ (۳) معاملہ کرنا۔ سلوک کرنا

عَلَا (ن۔و) بلند ہونا۔ نرخ چڑھ جانا

غَلَا (ن۔و) مہنگا ہونا۔ مہنگائی

غَنِمَ (س) لُوٹنا (۸) غنیمت جاننا

قَطَفَ (ض) پھل پھول توڑنا

کَالَ (ض۔ی) ناپنا۔ کَیْلٌ ناپ

نَفِدَ (س) ختم ہو جانا۔ ہو چکنا

اُمَّةٌ (ج اُمَمٌ) جماعت۔ قوم

اُنْثٰی (ج اِنَاثٌ) مادہ۔ عورت

بَسَالَةٌ جوانمردی

جَسَدٌ (ج اَجْسَادٌ) بدن۔ جسم

ذَکَرٌ (ج ذُکُوْرٌ) نر۔ مرد

رُقْعَةٌ (ج رِقَاعٌ) چٹھی۔ پیوند

صَانِعٌ (ج صُنَّاعٌ) کاریگر

ضَعِیْفٌ (ج ضُعَفَاءُ) غریب۔ کمزور۔ حقیر

طَلِبَةٌ مُطَالَبَةٌ حق کے ساتھ مانگنا۔ مطالبہ

عِدَّةٌ وہ وقفہ جس کے بعد ایک شوہر سے جدا ہونیوالی عورت کو دوسرا نکاح جائز ہو جاتا ہے

مَجْدٌ بزرگی۔ عزت

مَحِیْضٌ حیض۔ عورتوں کی ماہواری عادت

مَعْرَكَةٌ جنگ ۔ میدانِ جنگ	مُنْكَرٌ ناپسند بات ۔ اجنبی
مَعْرُوفٌ پسندیدہ بات ۔ مشہور	رَاشِدٌ راہِ راست پر چلنے والا

مشق نمبر ۵۵

تنبیہ ۶ ۔ ذیل کے جملوں میں ہر ایک اسمِ موصول اور اس کے صلہ کو پہچانو اور صلہ میں عائد کیا ہے وہ بتلاؤ ۔ یہ بھی یاد رکھو کہ آئندہ سے آسان موقعوں میں اعراب نہیں لکھا جائیگا تم خود موقع کے مطابق اعراب لگا کر پڑھ لیا کرو ۔

(۱) اِنَّ بِالْكَيْلِ الّذى تَكِيْلُوْنَ بِهٖ يُكَالُ لكم (۲) اِنَّ الرَّجلَيْنِ اللّذَينِ يَتَوَلَّيَانِ اَوْقَافَ الْمُسْلِمِيْنَ لَايَعْلَمَانِ اَنَّ الْاَمْوَالَ الّتى فى اَيْدِيْهِما كيف تُنْفق وَعَلٰى مَنْ تُنْفَقُ (۳) اِنّ ما رَاَيْتُهٗ منكَ مِنَ الشَّجَاعَةِ والبَسالةِ اللّتَيْنِ اَظْهَرْتَهما فى الْمَعْرَكَةِ الاخيرة حَمَلَنِى على تكريمك (۴) اَتَعْجَبُ مِنَ النِّساء اللّتِى يُزَيِّنَّ اجسادَهُنَّ الفانيةَ ولا يُزَيِّنَّ نفوسهنّ الباقيةَ (۵) اوّلُ مَنْ اَسْلَمَ من الشُّبَّانِ هوابو بكرِنِ الصّدّيقُ [رضى الله عنه] وهو اوّلُ الخُلَفَاءِ الرّاشدينَ (۶) خلاصةُ ما ذكره الاستاذُ اَنّ العملَ بالقراٰن الذى نُزِّلَ على محمّدٍ يكفينا لِفَلاحِ الدّارَيْنِ (۷) مَنْ زَرَعَ الشَّرَّ حَصَدَ النَّدامةَ (۸) كنتُ كَمَنْ اَسْكَرَهُ الخَمْرُ

(۹) اَلصَّادِقُ لَایَذِلُّ وَالْکَاذِبُ لَا یَعِزُّ (۱۰) وَرَدَتْنِی رُقْعَۃٌ مکتوبٌ فِیْھَا مَا یَأْتِی :- ایھا التلمیذُ النَّبِیْہُ[1] ! قد قَرُبَ الامتحانُ الذی یُمَیِّزُ المجتھدَ مِنَ الْکَسْلَانِ - فکُنْ مِمَّنِ اجْتَھَدَ وَفَازَ یومَ الْاِمْتِحَانِ والسلام (۱۱) اِنَّ الذی یُحِبُّ وَطَنَہٗ ھو مَنْ یَبْذُلُ جُھْدَہٗ فیما یَرْفَعُ قَدْرَ اُمَّتِہٖ التی یَنْتَسِبُ اِلَیْھَا، فالصُّنَّاعُ الذین یُتْقِنُوْنَ اعمالَھم یَخْدِمُون وَطَنَھم، والنساءُ اللَّاتی یُرَبِّیْنَ اَبْنَاءَ ھُنَّ علی الفضیلۃ یَرْفَعْنَ شانَ وَطَنِھِنَّ، والتلامیذُ الذین یَجِدُّوْنَ فی دُرُوسھم یَبْنُوْنَ مَجْدَ اُمَّتِھِمْ ◆

◆

(۱۲) مَامَضٰی فَاتَ والمؤمَّل غَیْبٌ ◆ ولَکَ السَّاعۃُ الَّتی اَنْتَ فیھا

(۱۳) اَنَا کَالَّذی اَحْتَاجُ مَایَحْتَاجُہٗ ◆ فَاغْنَمْ ثَوَابِیْ والثَّنَاءَ الْوَافِی

مشق مِنَ القُراٰن نمبر ۵۶

(۱) یٰاَیُّھَا الَّذینَ اٰمَنُوْا لِمَ تقولونَ ما لا تَفعلون (۲) ھَلْ یَسْتَوِی الَّذین یَعلمون والَّذین لا یعلمون (۳) وَاللَّائِیْ یَئِسْنَ مِنَ الْمَحِیْضِ من نِسَاءِ کُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُھُنَّ ثَلٰثَۃُ اَشْھُرٍ (۴) مَنْ کَانَ فی ھٰذہ الدُّنیا اَعْمٰی فَھُوَ فِی الْاٰخِرَۃِ اَعْمٰی (۵) مَا اٰتٰکُمُ الرَّسولُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھٰکُم عنہ فَانْتَھُوْا (۶) مَا

[1] نَبِیْہٌ = ہوشیار - بیدار مغز ◆

عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وما عند الله باقٍ (۷) مَنْ عَمِلَ صالحًا مِن ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى وهو مؤمنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهُ حَيٰوةً طَيِّبَةً وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَجْرَهُمْ بِأَحْسَنِ ما كانُوا يعملونَ (۸) كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعروفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ المنكرِ

مشق نمبر ۵۷

(۱) مَا هٰذا الَّذِي فِي يَدِكَ يَا إِبْرَاهِيْمُ وَمَنْ ذَاكَ الذي قائمٌ عند الباب؟	يا أخي يوسف! هٰذا ما تَعْلَمُهُ وذاك من تعرِفُهُ
(۲) والله جوابُكَ عجيبٌ، ما فهمتُ ما تقول	هٰذا ما في يدي هو الكتابُ الذي أَعْطَيْتَنِي بِالْأَمْسِ وذٰلك القائمُ بِالْبَاب هو الخادمُ الذي أَرْسَلْتَ إِلَيْنَا قَبْلَ الْأَمْسِ، أَلَسْتَ تعرفه؟
(۳) بلى يا أخي أَعْرِفُهُ لٰكِنَّهُ الْتَبَسَ عَلَيَّ اليومَ لِأَنَّهُ ما لَبِسَ ما كان يَلْبَسُ عندنا	نعم! أَعْطَيْنَاهُ لِباسًا مِثْلَ ما نَلْبَسُ وهٰكذا أَمَرَنا رسولُ الله صلى الله عليه وسلم
(۴) أَحْسَنْتَ يا ابراهيمُ! وَأَيْنَ	ارسلتُ ذَيْنِكَ الرَّجُلَيْنِ اللَّذَيْنِ

ذانِكَ الرَّجُلانِ اللَّذانِ رَأيْتُهُمَا عندكَ قبلَ ساعَتَيْنِ؟

رأيتُهُمَا الى حديقتى لِقَطْفِ الأثمارَ

(٥) واين ذهب أُولٰئك الرِّجالُ الذين كانوا يَسْقُونَ الأشجارَ فى حَدِيقَتِكُمْ؟

أبُوكَ طلب مِنّى أُولٰئِكَ الرِّجالَ لِإصْلاحِ حَدِيقَتِهِ فأرسلتُهم إليها لِأُسْبُوعٍ واحدٍ

(٦) هٰذا مِن فَضْلِكَ! وماذا تَصْنَعُ أولٰئك النِّسْوَةُ اللّاتى كُنَّ يَعْمَلْنَ فى المَعْمَلِ؟

ارسلتُ تلكَ النِّسوةَ الى مَزارِعِ القُطْنِ لِيَجْتَنِيْنَ القُطْنَ، وَلِمَ تَسْأَلُ يا يوسفُ عن هٰؤلاءِ الرجالِ والنِّسوةِ، هل لكَ حاجةٌ فيهم

(٧) نعم إلى حاجةٌ شديدةٌ فى العُمّالِ فإنّ الامورَ كلَّها تكادُ تَفْسُدُ ليس أحَدٌ عندى مَنْ يَحْصُدُ الزَّرْعَ أو يعمل فى المَعْمَلِ وليس اجيرٌ يُساعِدُ النَّجّارِينَ والبَنّائِينَ فى بناءِ بَيْتى

كيف ذٰلك يا اخى! وكان عندكم عَدَدٌ كبيرٌ من العمّال والأُجَراءِ فماذا "يا تُرٰى" أصابَ بِهِمْ؟

(٨) يا اخى! هم كانوا يطلبون أُجْرَةً زائدة، فما قَبِلْنا طَلِبَتَهم،

يا اخى يوسفُ أصْلَحَكَ اللّٰهُ! كان يَنْبَغِى لَكَ أن تقبلَ مُطالَبَاتِهِم

فَاضْرَبُوْا عَنِ الْعَمَلِ

اَلَا تَرٰی کیف غلب الغلاء وعلت الاسواق

(٩) وَاللهِ الْيَوْمَ فَهِمْتُ اَنَّ هٰؤُلَاءِ المساكينَ الذين يعملون فى المصانع والمزارع وَيَبْنُوْنَ بُيُوْتَنَا لهم مدخلٌ عظيمٌ فى الارتقاء وحصولِ الهناءِ والانتصارِ على الاعداءِ

صدقت يا اخى! لَوْلَا هٰؤُلَاءِ الذين نَحْسِبُهُم ضُعَفَاءَ، وَنَحْتَقِرُهُمْ، لَضَاقَتْ عَلَيْنَا الحيٰوةُ وضاقت علينا الارض بما رَحُبَتْ، ولهذا قال المصلحُ الاعظم الرسول الاكرم صلى الله عليه وسلم اِبْغُوْنِيْ فى ضُعَفَاءِكُمْ، فَاِنَّمَا تُنْصَرُوْنَ، وَتُرْزَقُوْنَ بِضُعَفَاءِكُمْ۔ اُنْظُرْ! كَيْفَ اَلْحَقَ نَفْسَهُ الشَّرِيْفَةَ بالضُّعَفَاءِ والمساكينَ العامِلِين كَىْ نُكْرِمَهُمْ ولا نَحْتَقِرَهُمْ

(١٠) اَعْظِمْ بِهٰذَا النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الَّذِى كان رَحْمَةً لِلْعَالَمِيْنَ حَقًّا، مَا اَحْكَمَ كَلَامَهُ وَمَا اَصْدَقَ، كَيْفَ اَقَامَ الْاُمَرَاءَ

صَدَقْتَ وَاللهِ، فَيَنْبَغِى لَنَا اَنْ نَصْنَعَ بِهِمْ مَا نُحِبُّ لِاَنْفُسِنَا وَ نُعَامِلَهُمْ مُعَامَلَةَ الْاِخْوَانِ اِذَا تَهْنَأُ الْمَعِيْشَةُ وَتَصْلُحُ الامور

وَالضُّعَفَاءَ فِي صَفٍّ وَاحِدٍ، يَا لَيْتَنَا لَوِاتَّبَعْنَاهُ مَا زِلْنَا غَالِبِينَ	وَيُنْسَدُّ بَابُ الْإِضْرَابِ

مشق اُردو سے عربی بناؤ نمبر ۵۸

(۱) قرآن وہ کتاب ہے جو محمدؐ [صلی اللہ علیہ وسلم] پر نازل کی گئی ہے۔ (۲) کیا تو اُن دو مردوں کو دیکھ رہا ہے جو ہماری طرف آرہے ہیں؟ (۳) جس نے کہا لا الٰہ الا اللہ وہ جنت میں داخل ہوگیا (۴) وہ دو لڑکیاں جو مدرسے جارہی ہیں وہ میری بہنیں ہیں (۵) وہ عورتیں جو مدرسہ کی طرف جارہی ہیں وہ اُستانیاں ہیں (۶) مجھے دکھادے جو تیرے ہاتھ میں ہے (۷) یہ وہ چیز ہے جسے میں پسند کرتا ہوں (۸) وہ اس جیسے ہوگئے جسے شراب نے مدہوش کردیا ہو (۹) ہم نے جو آپ کا [تیرا] علم دیکھا اس نے ہمیں آپ کی [تیری] تعظیم پر آمادہ کردیا (۱۰) تیرے پاس عنقریب ایک خط آئیگا جس میں وہ لکھا ہوگا جو آگے آتا ہے:۔

بیٹیا[۱]! تم جانتے ہو، جس نے[۲] کوشش کی وہ کامیاب ہوتا ہے مجھے اُمید ہے کہ تم نے سالانہ امتحان کی تیاری کرلی ہوگی۔ تمہارا باپ جس نے تمہاری پرورش[۳] کی ہے اسی طرح تمہارے اساتذہ جنھوں نے تمھیں تعلیم دی ہے تمہاری کامیابی کے منتظر ہیں +

[۱] یَا بُنَيَّ یا صرف بُنَيَّ! [۲] عربی میں واحد کا صیغہ استعمال کرو + [۳] رَبَّاكَ +

سوالات نمبر ۱۷

(۱) ضمیریں کتنی قسم کی ہیں؟

(۲) ضمیرِ بارز کیا اور مستتر کیا؟

(۳) ماضی اور مضارع کے کون کون سے صیغوں میں ضمیرِ مستتر آتی ہے؟

(۴) اعرابی حالت کے لحاظ سے ضمیر کی کتنی قسمیں ہیں اور کون کون سی؟

(۵) اسماءِ موصولہ کون کون سے الفاظ ہیں؟

(۶) اسماءِ موصولہ میں کون کون سا لفظ معرب ہے؟

(۷) اسماءِ موصولہ میں ایسے کون کون سے لفظ ہیں جو اسماءِ استفہام بھی ہوتے ہیں؟

(۸) صِلہ کسے کہتے ہیں اور عائد کیا؟

(۹) ذیل کے جملوں میں خالی جگہ کو ایسے اسمِ موصول سے پُر کرو جو مناسب ہو

يُقَالُ لِلرَّجُلِ .... يُفَصِّلُ الثِّيَابَ وَيَخِيْطُهَا خَيَّاطٌ

اَلْمَرْءَةُ .... تَخْدِمُ الْمَرِيْضَ يُقَالُ لَهَا مُمَرِّضَةٌ

اَلْخَيَّاطُوْنَ هُمْ .... يَخِيْطُوْنَ الثِّيَابَ

وَالْاَسَاكِفَةُ هُمْ .... يَصْنَعُوْنَ النَّعْلَ

(ح) اِشْتَرَيْتَ هَاتَيْنِ الْكَلْبَتَيْنِ.... هُمَا مِنْ كِلَابِ الشَّامِ

(ط) اَلرَّجُلَانِ.... جَاءَكَ هُمَا اَخَوَا يُوْسُفَ

(ی) اَلنِّسَاءُ.... يُعَلِّمْنَ الصِّبْيَانَ وَالصَّبِيَّاتِ يُقَالُ لَهُنَّ مُعَلِّمَاتٌ

(۱۱) ذیل کے جملوں میں ہر ایک اسم موصول کے صلہ کے لئے مناسب جملہ لکھو

(ا) قَرَأْتُ الْكِتَابَ الَّذِى....

(ب) جَاءَ الْوَلَدُ الَّذِى.....

(ج) هٰذَانِ الْكِتَابَانِ اللَّذَانِ....

(د) خُذِ الْكِتَابَيْنِ اللَّذَيْنِ.....

(ه) هَلْ يَسْتَوِى الَّذِيْنَ.... وَالَّذِيْنَ....

(و) هٰذِهِ السَّاعَةُ الَّتِى....

(ز) اَكَلْتُ التُّفَّاحَتَيْنِ اللَّتَيْنِ....

(ح) اَرَأَيْتَ الْمُعَلِّمَاتِ اللَّاتِى....؟

(ط) اِحْتَرِمْ مَنْ....

(ی) كُلْ مَا....

(۱۲) ذیل کے جملے میں الفاظ کے صیغوں کو بدل بدل کر دس جملے بناؤ :-

هُوَ الَّذِى عَلَّمَكَ

اَلدَّرْسُ الثَّالِثُ وَالْاَرْبَعُوْن

اعراب الاسم

۱۔ تم نے دسویں سبق میں پڑھ لیا ہے کہ کوئی اسم جب ترکیب میں فاعل یا مبتدا یا خبر واقع ہو (دیکھو درس ۱۰-۲) یا نائب الفاعل واقع ہو (دیکھو درس ۱۴-۶) تو اِن صورتوں میں وہ اسم مرفوع (حالتِ رفع میں) ہوتا ہے۔ اور جب وہ مفعول واقع ہو یا فاعل مفعول کی ہیأت بتلائے (دیکھو درس ۱۰-۲) یا اِنَّ کا اسم یا کَانَ کی خبر ہو (دیکھو درس ۳۷) تو وہ منصوب (حالتِ نصب میں ہوتا ہے) اور جب کوئی اسم حرفِ جر کے بعد واقع یا مضاف الیہ ہو (دیکھو سبق ۱۰-۲) تو مجرور (حالتِ جر میں) ہوتا ہے۔

۲۔ اسم کے منصوب ہونے کے اور بھی مواقع ہیں۔ جن کا ذکر چوتھے حصّے میں بالتفصیل ہوگا۔ چونکہ ابھی اگلے سبقوں میں ان کی ضرورت پڑے گی اس لئے یہاں بِالْاِختصار بطورِ تمہید کے صرف منصوبات کا ذکر کر دیا جاتا ہے۔

(۱) اَلْمَفْعُوْلُ بِهٖ

۳۔ مفعول بہ وہ اسم ہے جو اس ذات کو بتلائے جس پر فاعل کا فعل واقع ہوا ہو: نَصَرَ مَحْمُوْدٌ مَظْلُوْمًا (محمود نے ایک مظلوم کو مدد دی) اِس جگہ

محمود کی مدد کا اثر مظلوم پر واقع ہوا ہے اس لئے لفظ مظلوم مفعول بہٖ کہلائیگا۔
تنبیہ ا۔ پچھلے سبقوں میں تم نے مفعول کا نام بہت جگہ پڑھا ہے۔
وہ یہی مفعول بہٖ ہے۔

(۲) اَلْمَفْعُوْلُ الْمُطْلَقُ

۴۔ مفعول مطلق ایک مصدر رہے جو اپنے ہی فعل کے بعد تاکید کے لئے یا فعل کی نوعیت یا گنتی بتلانے کے لئے آتا ہے: اِصْبِرْ صَبْرًا جَمِیْلًا (صبر کر اچھا صبر) یہاں صَبْرٌ مصدر ہے اور مفعول مطلق واقع ہوا ہے۔ دَقَّتِ السَّاعَةُ دَقَّتَیْنِ (گھڑی نے دو ٹھوکے لگائے) اس میں دَقَّةٌ مصدر ہے۔

(۳) المفعولُ لَهٗ یا المفعولُ لِاَجْلِهٖ

۵۔ جو مصدر کسی فعل کا سبب بتلانے کے لئے بغیر حرفِ جرّ کے مستعمل ہو اُسے مفعولٌ لَهٗ یا لِاَجْلِهٖ (جس کے لئے کام کیا گیا ہو) کہتے ہیں وہ بھی منصوب ہوتا ہے: ضَرَبْتُهٗ تَأْدِیْبًا (میں نے اُسے ادب دینے کے لئے مارا) اِس جملہ میں تأدیب اَدَّبَ کا مصدر ہے جو مار کا سبب بتلانے کے لئے لایا گیا ہے۔

اگر ضَرَبْتُهٗ لِلتَّأْدِیْبِ کہیں تو مطلب وہی ہوگا مگر ترکیب میں اسے مفعول لہٗ نہیں کہینگے بلکہ مجرور کہینگے۔

اور اگر اَدَّبْتُهٗ تَأْدِیْبًا کہیں تو معنی ہونگے "میں نے اُسے ادب دیا

ایک ادب دینا" اس لئے وہ مفعول مطلق ہو جائیگا۔ کیونکہ فعل اور مصدر کا مادہ ایک ہی ہے۔

(۴) اَلْمَفْعُوْلُ فِیْہِ یا اَلظَّرْفُ

۶۔ مفعول فیہ وہ اسم ہے جو کام کا وقت یا جگہ بتلانے کے لئے جملے میں آیا ہو: حَفِظْتُ الدَّرْسَ صَبَاحًا اَمَامَ الْمُعَلِّمِ (میں نے صبح کو معلّم کے سامنے سبق یاد کیا) صباح وقت بتلاتا ہے اور اَمَام جگہ بتلاتا ہے۔ مفعول فیہ کو ظرف بھی کہتے ہیں۔

تنبیہ ۲۔ مَسَاءً، لَیْلًا، یَوْمًا وغیرہ ظرف زمان ہیں۔
فَوْقَ، تَحْتَ، اَمَامَ، خَلْفَ، عِنْدَ وغیرہ ظرف مکان ہیں۔

(۵) اَلْمَفْعُوْلُ مَعَہٗ

۷۔ مفعول معہ وہ اسم ہے جو واو معیّت کے بعد واقع ہو۔ واو معیّت ایک واو ہے جس کے معنی ہیں "ساتھ"۔ اِس واو کے بعد اسم منصوب ہوتا ہے: ذَهَبْتُ وَالشَّارِعَ الْجَدِیْدَ (میں نئی سڑک کے ساتھ ساتھ چلا گیا)۔ اس مثال میں الشارع کو مفعول معہ کہینگے۔ اس مثال میں واو معیّۃ ہی کے معنی بن سکتے ہیں۔ اگر واو عطف (جس کے معنی ہیں "اور") اِس جگہ سمجھا جائے تو معنی ہونگے "میں گیا اور نئی سڑک گئی" یہ معنی بالکل بے تکے ہو جائینگے۔

تنبیہ ۳۔ مفعول معہ اسی ترکیب میں متعین ہوگا جہاں واو عطف کے معنی نہ بن سکتے ہوں اگر واو عطف اور واو معیّۃ دونوں کے معنی موزوں ہو سکتے ہیں تو واو کے بعد نصب بھی پڑھ سکتے ہیں اور حسب موقع اعراب بھی لگا سکتے ہیں: جاءَ الامیرُ وَالْجُنْدَ یا وَالْجُنْدُ دونوں طرح پڑھ سکتے ہیں۔ معنی ہونگے "سردار لشکر کے ساتھ آیا" یا "سردار اور لشکر دونوں آئے" مگر تَضَارَبَ زَیْدٌ وَعَمْرٌو (زید اور عمرو نے باہم مار پیٹ کی) جیسی مثالوں میں واو عطف ہی ہو سکتا ہے[1]۔

تنبیہ ۴۔ کلام عرب میں مفعول معہ بہت ہی کم آیا ہے۔

(۶) اَلْمُسْتَثْنٰی بِاِلَّا (اِلَّا کے ذریعے اِسْتِثْنَا کیا ہوا)

۸۔ وہ اسم ہے جو اِلَّا کے بعد مذکور ہو تاکہ اسے ماقبل کے حکم سے الگ کر دیا جائے: جَاءَ الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا (لوگ آئے مگر زید) یہاں زید کو قوم سے الگ کر دیا گیا ہے۔ قوم کو مستثنٰی منہ اور زید کو مستثنٰی کہا جائیگا۔ مستثنٰی منہ مذکور ہو اور کلام مُثْبَت ہو تو اِلَّا کے بعد ہمیشہ مستثنٰی منصوب ہوتا ہے، جس کی مثال اوپر گذری۔ اور اگر کلام مَنْفِی ہو تو نصب بھی پڑھ سکتے ہیں اور حالت کے مطابق اور اعراب بھی لگا سکتے ہیں: مَاجَاءَ الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا بھی کہہ سکتے ہیں اور حالتِ فاعلی کی وجہ سے اِلَّا زَیْدٌ بھی کہہ سکتے ہیں۔ اور مستثنٰی مذکور نہ ہو تو حالت کے مطابق

[1] کیونکہ ایسے فعلوں میں دونوں فاعل ہوتے ہیں، دو کی شرکت بغیر فعل کا وقوع ناممکن ہے۔

اعراب ہوگا۔ اس میں اِلَّا کا کوئی دخل نہ ہوگا: ماجاءَ اِلَّا زیدٌ، مَا ضَرَبْتُ اِلَّا لِصًّا۔

تنبیہ ۵۔ استثنا کے لئے لفظ غَیْرُ اور سِوٰی بھی آتا ہے۔ ان کے بعد مستثنٰی مجرور ہوا کرتا ہے اور خَلَا اور عَدَا بھی استعمال کرتے ہیں ان کے بعد بھی اکثر مجرور ہوتا ہے۔ تفصیل چوتھے حصّے میں آئیگی۔

(۷) اَلْحَالُ

۹۔ حال وہ اسم نکرہ ہے جو کسی فعل کے وقوع کے وقت فاعل یا مفعول کی جو ہیئت (حالت) ہو وہ ظاہر کر دے: جاءَ الامیرُ مَاشِیًا (سردار چلتا ہوا آیا)۔

۱۰۔ حال کی شناخت یہ ہے کہ وہ "کس طرح" یا "کس حالت میں" کے جواب میں بولا جائے جیسا کہ اوپر کی مثال میں پوچھا جائے کہ امیر کس حالت میں آیا؟ تو جواب ہوگا پیدل چلتا ہوا آیا۔

۱۱۔ جس کا حال بیان کیا جائے اُسے ذوالحال (صاحبِ حال) کہتے ہیں[1]۔ اس وقت حال اور ذوالحال کے درمیان ایک رابطہ (جوڑنے والے) کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ رابطہ اکثر واو ہوتا ہے جسے واو حالیہ کہتے ہیں: لَا تَاْكُلْ وَالطَّعَامُ حَارٌّ (مت کھا جبکہ کھانا گرم ہو) یا ضمیر ہوتی

[1] یاد رکھو حال کبھی جملہ بھی ہوا کرتا ہے۔

ہے: جاءَ الخلیلُ یَضحَکُ (خلیل ہنستا ہوا آیا) اس فعل میں ھُوَ کی ضمیر مُسْتَتِر ہے جو فاعل بھی ہے اور رابط بھی۔ یہ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہے۔ کبھی واو اور ضمیر دونوں رابط کا کام دیتے ہیں: جاءَ الرشیدُ وھُوَ یَضحَکُ (رشید ہنستا ہوا آیا) یہاں "ھُوَ" مبتدا ہے اور "یَضحَکُ" جملہ فعلیہ ہو کر اس کی خبر ہے۔ مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ ہو کر حال ہے فاعل (رشید) کا، محلًّا منصوب۔

(۸) اَلتَّمْیِیْزُ

۱۲۔ تَمْیِیْز وہ اسم ہے جو ایک مُبْہَم چیز کے مطلب کی تعیین کر دے: رِطْلٌ زَیْتًا (ایک رطل تیل) یہاں رِطْلٌ اسم مُبہم ہے جو بہتیری چیزوں کے لئے بولا جا سکتا ہے۔ زَیْتًا کہنے سے تمام چیزیں الگ ہو کر صرف تیل کی تعیین ہو گئی۔

۱۳۔ تمییز کو مُمَیِّز (الگ کرنے والا) بھی کہتے ہیں اور جس میں سے ابہام دُور کرے اُسے مُمَیَّز (جس میں سے الگ کیا گیا ہو) کہتے ہیں۔

۱۴۔ مُمَیَّز عمومًا عدد، وزن، ماپ یا پیمانے کے نام ہوا کرتے ہیں: اشتریت عشرین کتابًا ومنًّا سمنًا (گھی) وصاعًا[1] بُرًّا (گیہوں)۔

۱۵۔ بعض جملوں میں بھی ابہام ہوا کرتا ہے: کوئی کہے اَنَا اَکْثَرُ مِنْکَ (میں تجھ سے زیادہ ہوں)۔ اِس میں معلوم نہیں ہوتا کہ کس حیثیت سے یا کس لحاظ

[1] صاع۔ ملک عرب کا ایک پیمانہ ہے۔

سے زیادہ ہے۔ جب کہینگے مَالًا یا عِلْمًا تو مطلب معیّن ہو جائیگا کہ مال کی رُو سے یا علم کے اعتبار سے زیادہ ہے ♦

۱۶۔ تمییز کی شناخت یہ ہے کہ "کیا چیز" یا "کس چیز میں سے" یا "کس حیثیت سے" کے جواب میں واقع ہو ♦

۱۷۔ تمام تمییزیں تو منصوب ہوتی ہیں مگر اسماءِ عدد کی بعض تمییزیں مجرور ہوتی ہیں۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ثَلَاثَةٌ سے عَشَرَةٌ تک کی تمییز مجرور اور جمع ہوتی ہے۔ اَحَدَ عَشَرَ (۱۱) سے تِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ (۹۹) تک کی تمییز منصوب اور واحد ہوتی ہے، مِئَةٌ (۱۰۰) اور اَلْفٌ (۱۰۰۰) کی مجرور اور واحد ہوتی ہے ♦

♦ تنبیہ ۶۔ اسماءِ عدد کا خوب مفصّل بیان ابھی چوتھے حصّے کے شروع میں آئیگا اور تمام مرفوعات، منصوبات اور مجرورات کی مزید تشریح بھی چوتھے حصّے میں ملیگی ♦

(۹) اَلْمُنَادٰی

۱۸۔ منادٰی وہ اسم ہے جو حرفِ نِدا (یَا، آیَا وغیرہ) کے بعد واقع ہو۔ منادٰی کا کچھ بیان حصّۂ اوّل سبق ۱۱ میں پڑھ چکے ہو ♦

۱۹۔ منادٰی بھی منصوب ہوتا ہے۔ مگر اس وقت جبکہ مضاف ہو: یَا عَبْدَ اللّٰہِ (اے خدا کے بندے) یا مضاف کے مشابہ ہو: یَا طَالِعًا

جَبَلًا (اے پہاڑ کے پڑھنے والے) یہی مطلب یَاطَالِعَ الْجَبَلِ سے سمجھا جاتا ہے یا نکرہ غیر مقصودہ جیسے کوئی اندھا بغیر تخصیص کے پکار کر کہے یَارَجُلًا خُذْ بِيَدِي (اے آدمی میرا ہاتھ تھام لے)۔

۲۰۔ اگر منادیٰ مفرد ہو (یعنی مضاف نہ ہو) تو وہ حالتِ رفعی میں مبنی سمجھا جاتا ہے۔ پھر وہ اسمِ عَلَم ہو یا نکرہ مقصودہ ہو خواہ واحد ہو خواہ تثنیہ یا جمع: یَاحَامِدُ، یَارَجُلُ، یَارَجُلَانِ، یَامُسْلِمُوْنَ۔

۲۱۔ حرفِ ندا کبھی حذف بھی کر دیتے ہیں: يُوْسُفُ أَعْرِضْ عَنْ هٰذَا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا۔ یَارَبِّيْ کو صرف رَبِّ اکثر بولتے ہیں: رَبِّ هَبْ لِيْ مُلْكًا۔

تنبیہ ۷۔ تم نے پہلے ہی سبق میں پڑھ لیا ہے کہ حرفِ ندا نکرہ پر داخل ہو تو وہ معرفہ ہو جاتا ہے بشرطیکہ نکرہ مقصودہ ہو۔

تنبیہ ۸۔ منادیٰ کے بعد ایک جملہ آتا ہے جسے جوابِ ندا کہتے ہیں۔ منادیٰ اور جوابِ ندا مل کر جملۂ ندائیہ انشائیہ ہوتا ہے۔ کبھی جوابِ ندا کو منادیٰ پر مقدم بھی کر دیتے ہیں: اِغْفِرْ لِيْ یَااَللّٰهُ۔

یہ بھی یاد رکھو کہ یَااَللّٰهُ کی جگہ اَللّٰهُمَّ بھی کہا جاتا ہے۔

(۱۰) اَلْمَنْصُوْبُ بِلَا لِنَفْيِ الْجِنْسِ

۲۲۔ جنس کی نفی کے لئے جب لَا کا استعمال ہو تو اس کے بعد نکرہ کو فتحہ (ایک زبر) پر مبنی سمجھا جاتا ہے: لَا رَجُلَ فِي الْبَيْتِ (گھر میں مرد کی جنس سے کوئی بھی نہیں ہے یعنی کوئی مرد نہیں ہے)۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ (کوئی طاقت ہے نہ کوئی قوت ہے مگر اللہ [کی مدد] سے)۔

مگر مضاف یا شِبْہِ مضاف ہو تو اسے مُعْرَب سمجھا جاتا ہے اور نصب پڑھا جاتا ہے: لَا طَالِبَ عِلْمٍ مَحْرُوْمٌ۔ لَا سَاعِيًا فِي الْخَيْرِ مَذْمُوْمٌ (بھلائی میں کوئی کوشش کرنے والا مذموم نہیں ہوتا)۔ ایسے لَا کے بعد تثنیہ و جمع بھی حالتِ نصبی میں ہونگے: لَا مُتَّحِدَيْنِ مَغْلُوْبَانِ (کوئی بھی دو باہم اتحاد رکھنے والے مغلوب نہیں ہوتے)۔ لَا مُخْتَلِفِيْنَ مَنْصُوْرُوْنَ (کوئی باہم اختلاف رکھنے والے فتحمند نہیں ہوتے)۔

تنبیہ ۹۔ إِنَّ اور اس کے اَخَوَات کا اسم اور کَانَ اور اس کے اخوات کی خبر بھی منصوبات میں داخل ہیں جن کا ذکر سبق ۳۷ میں گذر چکا ہے۔

تنبیہ ۱۰۔ مرفوعات و منصوبات کا مفصل بیان چوتھے حصے میں آئیگا۔

سلسلة الالفاظ نمبر ۴۱

أَبْشَرَ (بِهِ) خوش خبری پانا۔ خوش ہونا
اِسْتَكْبَرَ (۱۰) تکبر کرنا
أَقْبَلَ (۱) سامنے آنا
أَنِسَ (س) مانوس ہونا
تَرَبّٰى (۴۔و) پرورش پانا
أَزَالَ (۱۔و) دور کرنا۔ مٹا دینا
أَبَدًا ہمیشہ
آسِفٌ افسوس کرنے والا
تَحْتَ نیچے
ثِقَةٌ (مصدر ہے وَثِقَ کا) بھروسہ کرنا
جُبْنٌ بزدلی۔ کم ہمتی
دَاءٌ بیماری
دَهْرٌ زمانہ
ذِرَاعٌ (ج أَذْرُعٌ) گز
رَءُوفٌ بڑا نرمی کرنے والا
صَوْنٌ (مصدر ہے صَانَ کا) بچانا

تَمَكَّنَ (مِنْهُ) قابو پالینا۔ قادر ہونا
حَاسَبَ (اس کا مصدر مُحَاسَبَةٌ یا حِسَابٌ) حساب لینا دینا
صَادَفَ (۲) پانا۔ ملنا
عَاشَ (ض۔ی) زندگی گذارنا
وَدَّعَ رخصت کرنا۔ چھوڑ دینا
عَشِيرَةٌ (ج عَشَائِرُ) قبیلہ۔ کنبہ
عِفَّةٌ پاکدامنی
عَيْشٌ زندگی
قَمْحٌ گیہوں
مُرَاعَاةٌ و رِعَايَةٌ رعایت کرنا۔ خیال کرنا
مَعْهَدٌ (ج مَعَاهِدُ) مقام
مَوْرِدٌ (ج مَوَارِدُ) گھاٹ۔ پانی کی جگہ
نَجَاحٌ کامیابی
نَمِرٌ (ج نُمُورٌ و نِمَارٌ) چیتا
مَلْآنُ (غیر منصرف ہے) بھرا ہوا
ظَمْآنُ (غیر منصرف ہے) پیاسا

مشق نمبر ۵۹

ذیل میں ہر قسم کے منصوبات کی مثالوں کو غور سے دیکھو

۱۔ مفعول مطلق کی مثالیں :۔

لَعِبَ خَالِدٌ لَعِبًا ۔ كَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيمًا ۔ تَدُوْرُ الْاَرْضُ دَوْرَةً فِي الْيَوْمِ ۔ يَثِبُ النَّمِرُ وُثُوْبَ الْاَسَدِ ۔ يَعِيْشُ الْبَخِيْلُ عَيْشَ الْفُقَرَاءِ وَيُحَاسَبُ حِسَابَ الْاَغْنِيَاءِ ۔

۲۔ مفعول لہ کی مثالیں :۔

اِخْتَرْتُ الْخَلِيلَ ثِقَةً بِاَمَانَتِهِ وَاعْتِمَادًا عَلٰى عِفَّتِهِ وَاحْتَرَمْتُهُ مُرَاعَاةً لِفَضْلِهِ ۔ يَجُوْبُ النَّاسُ الْبِلَادَ ابْتِغَاءً لِلرِّزْقِ وَطَلَبًا لِلْعِلْمِ وَالْمَجْدِ ۔

۳۔ مفعول فیہ یعنی ظرف زمان وظرف مکان کی مثالیں :۔

عَاشَ نُوْحٌ دَهْرًا وَدَعَا قَوْمَهُ لَيْلًا وَنَهَارًا فَمَا اَجَابُوْهُ وَاسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا (مفعول مطلق ہے) ۔ وَضَعْتُ الْكِتَابَ فَوْقَ الطَّاوِلَةِ وَالْحِذَاءَ تَحْتَهَا ۔ سِرْتُ مِيْلًا مَاشِيًا وَمِئَةَ مِيْلٍ بِالسَّيَّارَةِ وَاَلْفَ مِيْلٍ بِالطَّيَّارَةِ ۔

۴۔ مفعول معہ کی مثالیں ۔ ذیل کی مثالوں میں واو معیۃ ہی ہو سکتا ہے :۔

سِرْتُ وَطُلُوْعَ الْفَجْرِ (میں طلوع فجر کے ساتھ ہی چلا یعنی فجر طلوع ہوتے ہی

میں چل پڑا)۔ حَضَرَ خَالِدٌ وغروبَ الشمسِ۔ سَارَ التِلْمِيذُ والكتابَ۔ اِذْهَبْ والشَّارِعَ الجَدِيْدَ۔ ان مثالوں میں واو عطف کے معنی بن نہیں سکتے کیونکہ سِرْتُ وطلوعَ الفجرِ میں واو عطف ہو تو معنی ہونگے "میں نے اور طلوع فجر نے سیر کی" یہ بے تکی بات ہو جائیگی

ذیل کی مثالوں میں واو معیّة بھی ہو سکتا ہے اور واو عطف بھی

سَافَرَ خَالِدٌ وَاَخَاهُ (یا وَاَخُوْهُ)۔ حَضَرَ الْقَائِدُ والْجُنْدَ (یا والْجُنْدُ) بَحَثَتْ سُعَادُ وَاُخْتَهَا (یا واُخْتُهَا)۔ جاءَ السيّدُ وخَادِمَهُ (یا وخَادِمُهُ)

ذیل کی مثالوں میں ایسے فعل ہیں جن کا وقوع دو شریکوں کے بغیر ناممکن ہے اس لئے ان میں واو عطف ہی آسکتا ہے۔ اسی لئے ان میں مفعول معہ نہیں بن سکتا: تَعَانَقَ خَالِدٌ وَاَخُوْهُ۔ تَخَاصَمَ اَحْمَدُ وَحَسَنٌ۔ اِشْتَرَكَ فِی التِّجَارَةِ نَجِيبٌ ومُحَمَّدٌ

حَال کی مثالیں:۔

عَادَ الجيشُ ظَافِرًا۔ لَا تَشْرَبِ الماءَ كَدِرًا۔ اَقْبَلَ المظلومُ بَاكِيًا۔ إذا اجْتَهَدَ الطَّالِبُ صغيرًا سَادَ كَبِيْرًا۔ رَجَعَ مُوْسٰی اِلٰی قَوْمِهِ غَضْبَانَ اَسِفًا۔ قَابَلْتُ الْقَاضِیَ رَاكِبَيْنِ[1]۔ لَا تَحْكُمْ

[1] رَاكِبَيْنِ فاعل و مفعول دونوں کی حالت بتلاتا ہے یعنی میں قاضی سے ملا جبکہ دونوں سوار تھے۔

[2] لڑکی کا نام ہے۔

وَاَنْتَ غَضْبَانُ

اَلْمُسْتَثْنٰی بِاِلَّا کی مثالیں۔ ذیل کی مثالوں میں مستثنیٰ منہ مذکور ہے اور کلام مثبت ہے اسے کلامِ تام مثبت کہتے ہیں اس میں مستثنیٰ کا نصب متعیّن ہے :-

لِکُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ اِلَّا الْمَوْتَ۔ فَشَرِبُوْا مِنْهُ اِلَّا قَلِیْلًا۔ اَثْمَرَتِ الْاَشْجَارُ اِلَّا شَجَرَةً۔ فَرَّ اللُّصُوْصُ اِلَّا وَاحِدًا

کلام تام منفی۔ اس میں نصب بھی جائز ہے اور حسب حالت اعراب بھی:-

لَمْ يَرْبَحْ اَحَدٌ اِلَّا الْمُجْتَهِدَ (یا اِلَّا الْمُجْتَهِدُ)۔ لَمْ يَسْمَعُوا النُّصْحَ اِلَّا بَعْضَهُمْ (یا اِلَّا بَعْضُهُمْ)۔ لَمْ يُقْطَعِ الْاَشْجَارُ اِلَّا شَجَرَةً (یا شَجَرَةٌ)

ذیل کی مثالوں میں کلام منفی ہے اور مستثنیٰ منہ مذکور نہیں ہے ان میں مستثنیٰ کا اعراب موقع کے مطابق ہوگا۔ اس میں اِلَّا کا کوئی عمل دخل نہیں ہے :-

مَا حَضَرَ فِي الْمَدْرَسَةِ اِلَّا التِّلْمِيْذُ۔ لَمْ يَرْبَحْ اِلَّا الْمُجْتَهِدُ۔ لَا تُصَاحِبْ اِلَّا الْاَخْيَارَ۔ لَا يَقَعُ فِي السُّوْءِ اِلَّا فَاعِلُهُ۔ لَمْ يُقْطَعْ اِلَّا الشَّجَرَةُ

تمییز کی مثالیں۔ تول، ماپ اور پیمائش کے پیمانوں کی تمییز:-

عِنْدِيْ مَنٌّ سَمْنًا وَرِطْلَيْنِ عَسَلًا وَصَاعٌ قَمْحًا وَذِرَاعٌ حَرِيْرًا

عدد کی تمییز:۔

عِنْدِيْ أَحَدَ عَشَرَ شَاةً وَخَمْسَةَ عَشَرَ دَجَاجَةً وَثَلٰثُوْنَ دِيْنَارًا۔

جملوں کی تمییز:

طَابَ الْمَكَانُ هَوَاءً۔ حَسُنَ الغلامُ كلامًا۔ اَلذَّهَبُ أَكْثَرُ مِنَ الْفِضَّةِ وَزْنًا وَقِيْمَةً۔ اَلْأَنْبِيَاءُ أَصْدَقُ النَّاسِ كَلَامًا۔

مُنادیٰ کی مثالیں (منادیٰ مضاف کی مثالیں)

يَا عَبْدَ اللهِ لَا تَعْبُدْ غَيْرَ اللهِ۔ يَا سَيِّدَ الْقَوْمِ كُنْ خَادِمًا لِقَوْمِكَ۔ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ۔

(منادیٰ مشابہ بالمضاف کی مثالیں)

يَا سَامِعًا دُعَاءَ المظلومِ۔ يا سَاعِيًا فِي الْخَيْرِ۔ يَا رَءُوْفًا بِالْعِبَادِ

(منادیٰ نکرہ غیر مقصودہ کی مثالیں)

يَا مُغْتَرًّا دَعِ الْغُرُوْرَ۔ يا مجتهدًا أَبْشِرْ بِالنَّجَاحِ۔ يَا مُؤْمِنًا لَا تَعْتَمِدْ عَلٰى غَيْرِ اللهِ۔

منادیٰ نکرہ مقصودہ کی مثالیں جو مضموم ہوا کرتا ہے:۔

قُمْ يَا وَلَدُ۔ يَا أُسْتَاذُ عَلِّمْنِيْ۔ يَا صِبْيَانُ اجْلِسُوْا۔ لَا تَخَافُوْا

غَیْرَ اللّٰہِ یَااَیُّھَا الْمُؤْمِنُوْنَ (دیکھو درس ۱۱)

مُنَادٰی عَلَم مُفْرَد کی مثالیں :۔

یَا مُحَمَّدُ، یَا اَحْمَدُ، یَا اَللّٰہُ، اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ

لَا لِنَفْیِ الْجِنْسِ کی مثالیں :۔

لَا نِعْمَةَ اَعْظَمُ مِنَ الْاِیْمَانِ۔ لَا شَفِیْعَ اَنْجَحُ مِنَ التَّوْبَةِ۔ لَا اَنِیْسَ اَحْسَنُ مِنَ الْکِتَابِ وَلَا کِتَابَ اَنْفَعُ مِنَ الْقُرْاٰنِ۔ لَا نَاصِرَ حَقٍّ مَخْذُوْلٌ۔ لَا قَبِیْحًا فِعْلُہٗ مَحْمُوْدٌ

تنبیہ ۱۱۔ مفعولٌ بِہٖ، اسمُ اِنَّ اور خبرُ کَانَ کی مثالیں پچھلے سبقوں میں تم نے بہت سی پڑھ لی ہیں اس لئے یہاں نہیں لکھی گئیں +

مشق نمبر ۶۰

ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو :۔

۱۔ اَدَّبْتُ وَلَدِیْ تَاْدِیْبًا (میں نے ادب سکھلایا اپنے لڑکے کو ادب سکھلانا)

تَاْدِیْبًا	وَلَدِیْ	اَدَّبْتُ
		فعل با فاعل۔ مضاف مضاف الیہ مفعول بہٖ۔ مفعول مطلق سب مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا

۲۔ ضَرَبْتُ وَلَدِیْ تَاْدِیْبًا (میں نے اپنے لڑکے کو ادب سکھانے کے لئے مارا)

تَاْدِیْبًا	وَلَدِیْ	ضَرَبْتُ
		فعل با فاعل۔ مرکب اضافی مفعول بہٖ۔ مفعول لہٗ سب مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا

تنبیہ ۱۲۔ لفظ تَأْدِیْبًا پہلے جملے میں مفعول مطلق ہے اور دوسرے جملے میں مفعول لہٗ ہے۔ اس کی وجہ اسی سبق کے فقرہ ۴ اور ۵ میں دیکھو +

۳۔ مَکَثْتُ فِی مَکَّةَ شَهْرًا (میں مکہ میں ایک مہینہ ٹھہرا)

(مَکَثْتُ) فعل لازم ہے اس کے ساتھ فاعل کی ضمیر لگی ہوئی ہے (فِی) حرفِ جر (مکّة) مجرور، غیر منصرف ہے اس لئے حالتِ جری میں اس پر فتحہ آیا ہے (دیکھو درس ۱۰۔۷) جار مجرور متعلق ہے فعل سے (شَهْرًا) ظرفِ زمان، مفعول فیہ۔ یہ بھی فعل سے متعلق ہے۔ فعل، فاعل اور متعلقات ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا

۴۔ سِرْ وَالشَّارِعَ الْجَدِیْدَ (نئی سڑک کے ساتھ ساتھ چلا جا)

(سِرْ) فعل امر حاضر سَارَ سے ہے۔ مبنی ہے سکون پر۔ اس میں ضمیر (أَنْتَ) مستتر ہے جو اس کا فاعل ہے اس لئے اسے محلاً مرفوع کہا جائیگا۔ (وَ) حرفِ معیّت ہے (الشَّارِعَ الْجَدِیْدَ) موصوف اور صفت ملکر مفعول معہ ہے۔ سب ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ کیونکہ جس جملے میں فعل امر یا نہی ہو اُسے انشائیہ کہتے ہیں +

۵۔ عَادَ الْجَیْشُ ظَافِرًا (لشکر فتحمندی کی حالت میں لوٹا)

(عَادَ) فعل ماضی (الْجَیْشُ) فاعل ہے ذُوالحال (ظَافِرًا)

حال ہے فاعل کا۔ اس لئے منصوب ہے۔ سب ملکر جملۂ فعلیہ ہوا +

۶۔ لَا تَشْرَبِ الْمَاءَ كَدِرًا (پانی مت پی اس حالت میں کہ وہ گدلا ہو)

(لَا تَشْرَبْ) فعل با فاعل (الْمَاءَ) مفعول بہ ہے اور ذُوالْحَال ہے (كَدِرًا) حال ہے مفعول کا اس لئے منصوب ہے۔ فعل فاعل مفعول اور حال ملکر جملۂ فعلیہ ہوا +

۷۔ لَا تَحْكُمْ وَاَنْتَ غَضْبَانُ (تو فیصلہ مت کر حالانکہ تو غصہ میں بھرا ہو)

(لَا تَحْكُمْ) فعل نہی حاضر اس میں ضمیر (اَنْتَ) مستتر ہے۔ جو اس کا فاعل ہے اور محلاً مرفوع ہے۔ یہی فاعل ذوالحال ہے (وَ) یہ واو حالیہ کہلاتا ہے (اَنْتَ) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا ہے محلاً مرفوع (غَضْبَانُ) خبر ہے مرفوع ہے۔ مگر غیر منصرف ہے اس لئے اس پر تنوین نہیں آئی۔ مبتدا اور خبر ملکر جملۂ اسمیہ ہوکر حال ہے فاعل کا۔ یہ جملہ اسی لئے محلاً منصوب سمجھا جائیگا۔ فعل فاعل اور حال مل کر جملۂ فعلیہ خبریہ ہوا +

۸۔ اِشْتَرَيْنَا عِشْرِيْنَ كِتَابًا (ہم نے بیس کتابیں خریدیں)

(اشترینا) فعل متعدی با فاعل (عِشْرِيْنَ) اسم عدد، مفعول بہٖ ہے اس لئے منصوب ہے۔ اس کا نصب ی ن سے آیا ہے (دیکھو درس ۱۰-۵) یہ عدد مُمَيَّز ہے، (كِتَابًا) تمیز یا مُمَيِّز ہے اس لئے منصوب ہے

فعل، فاعل اور مفعول بہ مل کر جملۂ فعلیہ خبریہ ہوا۔

۹۔ یَا عَبْدَ الکریمِ اِقْرَأْ هٰذَا الْکتابَ

(یَا) حرف ندا (عَبْد) منادیٰ مضاف ہے اس لئے منصوب ہے (الکریم) مضاف الیہ مجرور ہے (اِقْرَأْ) فعل امر حاضر، مبنی بر سکون، اس میں ضمیر (اَنْتَ) مستتر ہے جو اس کا فاعل ہے مرفوع المحل ہے (هٰذَا) اسم اشارہ مَبنی ہے۔ محلاً منصوب ہے کیونکہ فعل کا مفعول بہ واقع ہوا ہے (الکتابَ) مُشَارٌ اِلَیْہ وہ بھی منصوب ہے کیونکہ اسم اشارہ اور مُشَارٌ اِلَیْہ اعراب میں یکساں ہوتے ہیں۔ فعل امر اپنے فاعل و مفعول کے ساتھ جملۂ انشائیہ ہو کر جواب ہے نِدا کا۔ نِدا اور جواب مل کر جملۂ ندائیہ انشائیہ ہوا۔ (جملۂ ندائیہ بھی انشائیہ ہوتا ہے)۔

مشق نمبر ۱۶

ذیل کی عبارت میں ہر قسم کے منصوبات کی تمیز کرو:۔

لَا شَیْءَ اَعَزُّ عند العاقل من وَطَنِه الذی تَرَبّٰی صغیرًا فوقَ اَرْضِهٖ وتَحْتَ سمائه، وانْتَفَعَ زَمَنًا بِنَبَاتِهٖ وحَیَوَانِهٖ، وعاش فیه اِنسًا واَهْلَه[1] وعَشِیْرَتَه[2]. لم یَاْلِفِ اِلَّا معاهِدَه، ولم یَرِدِ اِلَّا مَوَارِدَه، نظر قبلَ کُلِّ شیءٍ شکلَه، فصادَفَ حُبُّه قلبًا خالیًا فَتَمَکَّنَ مِنه۔ ولا یعیش الانسان عَیشًا رَغَدًا، ولا

[1] و [2] مفعول معہ ہو سکتا ہے۔

يسعد سعادة تامة إلا إذا أصبح أهل بلاده عارفين لحقوقهم وواجباتهم، وأمسى العلم بينهم أرفع الأشياء قيمة، وأعزها مطلوبا۔ فيا طالب الشرف أحبب وطنك حبا وصنه صونا رعاية لحقه۔ فإن حب الوطن من حميد الخصال، بل كما قيل حب الوطن من الإيمان ◆

مشق — مِنَ الْقُرْآنِ — نمبر ۶۲

ہر قسم کے منصوبات کو پہچانو

(۱) إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا (۲) وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَبْتِيلًا (۳) وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا (۴) يَا أَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ قُمِ اللَّيْلَ إِلَّا قَلِيلًا (۵) وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَأَصِيلًا (۶) وَمِنَ اللَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهُ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيلًا (۷) قَالُوا لَبِثْنَا يَوْمًا أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ (۸) وَجَاءُوا أَبَاهُمْ عِشَاءً يَبْكُونَ (۹) أُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ مَتَاعًا لَكُمْ (۱۰) الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاةِ اللَّهِ وَتَثْبِيتًا لِأَنْفُسِهِمْ (۱۱) فَأَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ

---

[۱] بالکل ظاہر ◆ [۲] تَبَتَّلَ (ض) سب سے کٹ کر خدا کا ہو رہنا ◆ [۳] رَتَّلَ ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا ◆ [۴] کملی یا چادر اوڑھنے والا ◆ [۵] صبح سویرے ◆ [۶] شام کا وقت ◆ [۷] فائدہ، کام کی چیزیں ◆ [۸] رضامندی ◆ [۹] مضبوط بنانا ◆ [۱۰] پیچھا کیا ◆

وَجُنُوْدُهٗ بَغْیًا[1] وَّعَدْوًا[2] (۱۲) وَمَا اَرْسَلْنَاكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ (۱۳) اِنَّا اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِیْرًا[3] وَّنَذِیْرًا[4] (۱۴) وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً مُّبٰرَكًا فَاَنْبَتْنَا بِهٖ جَنّٰتٍ وَّحَبَّ الْحَصِیْدِ، وَالنَّخْلَ[5] بٰسِقٰتٍ[6] لَّهَا طَلْعٌ[7] نَّضِیْدٌ[8] رِّزْقًا لِّلْعِبَادِ (۱۵) وَجَزٰىهُمْ بِمَا صَبَرُوْا جَنَّةً وَّحَرِیْرًا، مُّتَّكِئِیْنَ[9] فِیْهَا عَلَى الْاَرَآئِكِ، لَا یَرَوْنَ فِیْهَا شَمْسًا وَّلَا زَمْهَرِیْرًا[10] (۱۶) وَلَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا، اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ[11] الْاَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا (۱۷) اِنِّیْ رَاَیْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا (۱۸) فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَیْنًا (۱۹) وَوٰعَدْنَا مُوْسٰى ثَلٰثِیْنَ لَیْلَةً (۲۰) اَللّٰهُ خَیْرٌ حٰفِظًا وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ (۲۱) كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ (۲۲) كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِیْنَةٌ[12] اِلَّا اَصْحٰبَ الْیَمِیْنِ[13] (۲۳) مَا اُوْتِیْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِیْلًا (۲۴) مَا یَعْلَمُهُمْ اِلَّا قَلِیْلٌ (۲۵) هَلْ جَزَاءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ

---

[1] تلاش کرنا ⁂ [2] دوڑنا ⁂ [3] خوشخبری دینے والا ⁂ [4] ڈرانے والا ⁂ [5] نَخْلٌ (اسم جنس ہے) کھجور کے درخت۔ واحد کے لئے نَخْلَةٌ کہینگے ⁂ [6] بَاسِقٌ اونچا (درخت) ⁂ [7] کیلے یا کھجور کی گیلیں یعنی وہ ڈنڈی جس میں بہت سے پھل لگے ہوتے ہیں ⁂ [8] گچھے دار۔ گندھا ہوا ⁂ [9] اِتَّكَأَ (ء۔ و) تکیہ لگانا۔ ٹیک لگانا ⁂ [10] سخت سردی۔ ٹھر ⁂ [11] خَرَقَ (ض) شگاف ڈالنا ⁂ [12] گروی ⁂ [13] دائیں ہاتھ والے۔ یعنی وہ لوگ جن کو قیامت کے روز دائیں ہاتھ میں نامۂ اعمال دئیے جائینگے ⁂

(۲۶) إِنْ هِيَ إِلَّا أَسْمَاءٌ سَمَّيْتُمُوهَا أَنْتُمْ وَآبَاؤُكُمْ (۲۷) لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ (۲۸) لَا خَيْرَ فِي كَثِيرٍ مِنْ نَجْوَاهُمْ (۲۹) فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ (۳۰) لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ (۳۱) يَا آدَمُ أَنْبِئْهُمْ بِأَسْمَائِهِمْ (۳۲) يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ اذْكُرُوا نِعْمَتِيَ الَّتِي أَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ (۳۳) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ادْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَافَّةً (۳۴) قُلِ اللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ (۳۵) رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ (۳۶) رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا (۳۷) إِنَّ رَحْمَةَ اللّٰهِ قَرِيبٌ مِنَ الْمُحْسِنِينَ (۳۸) إِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيلًا (۳۹) إِنَّ الْمُبَذِّرِينَ كَانُوا إِخْوَانَ الشَّيَاطِينِ

مشق نمبر ۶۳ — مَكْتُوبٌ مِنْ تِلْمِيذٍ إِلَى عَمِّهِ

بسم الله الرحمن الرحيم

عَمِّيَ الْمُحْتَرَمَ! السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ

بَعْدَ إِهْدَاءِ تَحِيَّةِ السَّلَامِ مَعَ الْإِكْرَامِ أُبْدِي لِحَضْرَتِكَ مَا

---

(۱) یہ إِنْ نافیہ ہے۔ یعنی نہیں ◆ (۲) نَجْوٰی سرگوشی۔ تنہائی میں مشورہ کرنا ◆ (۳) ہم بستری ◆ (۴) جھگڑا ◆ (۵) أَكْرَهَ (ا) مجبور کرنا۔ زبردستی کرنا ◆ (۶) أَمْن، صلح، اسلام ◆ (۷) سب کے سب۔ پورے پورے ◆ (۸) نَزَعَ (ض) چھین لینا ◆ (۹) أَخْطَأَ (ا) غلطی کرنا ◆ (۱۰) مشغلہ۔ کاروبار ◆ (۱۱) بَذَّرَ (۲) بیجا خرچ کرنا ◆

يطمئن به قلبك وأبشرك بشارة يسرك ويسر والدي المعظمين (ادامكم الله مسرورين) وهي أني بحول[1] الله وكرمه اتممت الجزء الثالث من كتاب تسهيل الادب في لسان العرب، فأحمد الله حمدًا كثيرا واشكره شكرا جميلا على ما من علي بالعلم والفهم

يا عمي (= يا عمّي) إني ما نسيتُ ولن أنسى ذلك الوقت حين دخلتُ المدرسة طلبًا للعلم ورغبةً في العلوم العربية وكنتُ جاهلا مطلقا عن اللسان العربي، وكان حدثني بعض الطلاب أن العربيّ أصعب اللسان تعلّما وتعليما، فلما اتيت بي عند المدير وأوقفتني[2] امامه دُهِشتُ[3] دهشةً وقمتُ متحيرا متوحشا في بدْءِ[4] الأمْرِ وكاد قلبي ينصرف عن المدرسة جُبْنًا[5] وخوفا حيث لا صديق لي ولا انيس. فعرفت يا عمي الشفوق من بَشَرتي[6] حديث القلب وتوجهت الى توجّه الرحمة والشفقة وتحدثتني باللطف تسليةً[7] لقلبي ودفعًا لخوفي فتشجع[8] بكلامك جاشي[9] واندفع تحيّري ووحشتي. وبعد ذلك لاطف بي المدير ملاطفة[10] الوالد وازال عن قلبي الروع[11]، فصممتُ[12] عزمي على تحصيل

---

[1] طاقت ۔ [2] اَوْقَفَ (۱) کھڑا کرنا ۔ [3] میں دہشت زدہ ہو گیا ۔ [4] شروع میں ۔ [5] بزدلی۔ کم ہمتی ۔ [6] بَشَرَةٌ چہرہ۔ کھال کی سطح ۔ [7] تسلی دینا ۔ [8] دلیر ہو گیا ۔ [9] جَأْشٌ دل ۔ [10] مہربانی سے پیش آنا ۔ [11] خوف ۔ [12] صَمَّمَ اور صَمَّمَ پختہ ارادہ کرنا ۔

العربی ثِقَةً باللّٰہ وتوکّلاً علیہ وبدأت الجزء الاول من الکتاب
المشار الیہ ، فبعد قلیلٍ امتلأ[1] صدری[2] فرحًا وشوقًا حیث
علمتُ انّ تعلّمَ العربی لیس صَعْبًا کما یظنّ بعض الطّلّاب۔ واَقْبلتُ
علی حفظِ الدّروس اِقبالَ الظّمْاٰنِ علی الماء وبذلتُ کُلَّ
جهدی فی تحصیل العلم صباحًا ومساءً۔ لِاَنّی اَتَذَکَّرُ دائمًا یا
سیّدی نصائِحَكَ الثّمینةَ الّتی تَلَقَّیْتُهَا منك حینَ وَدَّعْتَنِی
فی المدرسة ، ومنها قولُكَ " لاینال المجدَ الّا المجتهدُ ولایَخِیبُ
اِلّا الغافلُ الکسلانُ " فبفضل اللّٰہ قرأتُ الجزءَ الاول بثلٰثة
اشهر وهکذا الجزءَ الثانی۔ اَمّا الجزءَ الثالث فَقرأتُهُ فی خمسة
اشهر لانّهٗ مُضاعفٌ فِی الحَجْمِ (یا حجمًا) من الاوّل والثانی۔
فاقتسمت الثّلٰثةَ الاَجْزاءَ فی مُدّةٍ اَحدَ عَشَرَ شَهْرًا ، وَلَمْ
اَشْعُرْ بِکُلْفَةٍ ولاصُعُوبَةٍ۔ وَالْاٰنَ یا سیّدی قلبی مَلْاٰنُ فرحًا
وسُرُورًا وشُکْرًا ، لانّی لَمّا اقرء القراٰن افهم اکثر معانیه
ولا یصعب علیّ فهمُ مطالبه الّا قلیلًا۔ وارجو من اللّٰہ تعالٰی
اَنّی اَکُوْنُ اَفْهَمُ کُلَّهٗ اذا قرأت الجزء الرابع تمامًا۔ فللّٰہ الحمد
اوّلًا واٰخرًا۔

[1] بھر گیا [2] سینہ۔ دل

هٰذا - ولا برح سيدى العمّ في خيرٍ وعافيةٍ مع سائر اهل بيته الاماجد وأهدِىْ إلى والِدَىّ المكرّمين والى جميع اخوتى واخواتى سلاما محفوفا بِأشواقى الى مُشاهَدَتِكم اجمعين

دهلى
يوم الجمعة الحادى والعشرون
من شهر ذى الحجة الحرام سنة ١٣٦٢ھ

دمتَ سالمًا لابن اخيك
رشيد

تَمّ الجزءُ الثالثُ الجديدُ من كتاب تسهيل الادب بحول الله وتوفيقه - ويليه الجزء الرابع تقبّله الله منّى ونفع به الطالبين وسهّل به ويسّر فهم القرآن المبين - وآخر دعوانا اَنِ الحمدُ للهِ ربّ العلمين

سنة ١٣٦٤ھ

بقلم محبوب رقم محمد حبيب الله ذكى

راہِ معرفت

کائنات انسان قیامت

- تخلیقِ کائنات اور اس کا حیرت انگیز نظام
- حیاتِ انسانی کے لئے خالق کی نعمتوں اور حکمتوں کا بیان
- قیامت کا ظہور اور جنت و جہنم کے احوال

تالیف
مولانا کمال الدین المسترشد
خادم الاحادیث النبویۃ ۔ جامعہ مخزن العلوم

قدیمی کتب خانہ ۔ مقابل آرام باغ ۔ کراچی ۱

مُعجم
اَبْوابُ الصَّرف

هٰذا المعجم يشتمل على ١٩٠ لوحات من تصريف الأفعال النموذجية التي يمكن أن يُطَبَّقَ عليها أكثر من ٦٠٠٠ فعلٍ متداولٍ.

•

جدید طرز پر عربی گردانوں کی جامع ترین کتاب جس میں چھ ہزار سے زائد کثیر الاستعمال افعال کے لئے معروف و مجہول کی مکمل گردانیں دی گئی ہیں۔

قدیمی کتب خانہ
آرام باغ
کراچی

